

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, July 28, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at eleven of the clock in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كل نفس ذائقة الموت و انما توفون اجوركم يومه القيمة فن
زحزح عن النار و ادخل الجنة فقد فاز و ما الحياة الدنيا الا
متاع الغرور و لتبطلون في اموالكم و انفسكم و لتسمعن من
الذين اوتوا الكتب من قبلكم و من الذين اشركوا اذى كثيرا و
ان تصبرو و تتقوا فان ذالك من عزم الامور و اذ اخذ الله
ميثاق الذين اوتوا الكتب لتبينه للناس ولا تكتُمونه فنبذوه و رآه
ظهورهم و اشتروا به ثمنا قليلا ط فبئس ما يشترون و لا
تحسبن الذين يفرحون بما اتوا و يحبون ان يحمدوا بما لم يفعلوا
فلا تحسبنهم بمفازة من العذاب ولهم عذاب اليم

SENATE OF PAKISTAN

SENATE DEBATES

Thursday, July 28, 1994

The Senate of Pakistan met in the Senate Hall (Parliament House) Islamabad, at eleven of the clock in the morning with Mr. Chairman (Mr. Wasim Sajjad) in the Chair.

Recitation from the Holy Quran

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

كل نفس ذائقة الموت و انما توفون اجوركم يومه القيمة فن
زحزح عن النار و ادخل الجنة فقد فاز و ما الحياة الدنيا الا
متاع الغرور و لتبلون في اموالكم و انفسكم و لتسمعن من
الذين اوتوا الكتب من قبلكم و من الذين اشركوا اذى كثيرا و
ان تصبرو و تتقوا فان ذالك من عزم الامور و اذ اخذ الله
ميثاق الذين اوتوا الكتب لتبينه للناس ولا تكتُمونه فنبذوه و رآه
ظهورهم و اشتروا به ثمنا قليلا ط فبئس ما يشترون و لا
تحسبن الذين يفرحون بما اتوا و يحبون ان يحمدوا بما لم يفعلوا
فلا تحسبنهم بمفازة من العذاب ولهم عذاب اليم

ترجمہ، ہر جاندار کو موت کا ذاتی چکھنا ہے اور تم کو تمہارے اعمال کے بدلے قیامت کے روز پورے میں سے تو جو دوزخ سے بچا کر جنت میں داخل کیا گیا وہ بے شک کامیاب رہا اور دنیاوی زندگی تو ایک دھوکے کا سامان و گزران ہے۔ یقیناً تم اپنے اسوالم و افراد میں آزمائے جاؤ گے اور یقیناً تم ان سے بھی ایذا سنو گے جنہیں تم سے پہلے کتاب دستور دی گئی اور ان سے بھی بہت دل آزار باتیں سنو گے جو مشرک ہیں اور اگر تم صبر کرو اور تقویٰ متی رہو تو بے شک یہ بڑے مرتبہ کا کام ہے اور وہ عظیم یادگار ہے جب اللہ نے عہد و پیمان لیا ان سے جنہیں کتاب دستور دی گئی کہ تم ضرور اس دستور کو بیان کر دینا سب لوگوں کے لئے اور ہرگز نہ پھپھانا پھر انہوں نے اس میثاق کو بھی اپنے میں پشت پھینک دیا اور اس کے بدلے حیر دام بھی لئے تو کتنا برا کاروبار کر رہے ہیں۔ ہرگز نہیں عذاب خداوندی سے بچ نکلنے والے خیال نہ کرنا جو اپنی دستور دشمن روش پر خوش باش ہیں اور چاہتے ہیں کہ وہ ممدوح بنائے جائیں نیک کرداری سے جو انہوں نے نہیں کی پس انہیں ہرگز عذاب ہے محفوظ نہ جانا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے۔

جناب چیئرمین۔ مولانا عبدالستار خان نیازی صاحب، پوائنٹ آف آرڈر۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ جناب چیئرمین میری گزارش ہے کہ جو

بحث یہاں پر ہو رہی ہے اس بحث کے ذریعے ایک ہزار سال کے اختلافات کے باوجود علماء کے اندر اور ساری امت کے اندر اتحاد کا روملا تیار کرنا ہے۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ ٹی وی اور ریڈیو پر National Historical Board کے ضابطہ افلاق کی جو مثبت باتیں میں نے بیان کیں، باقاعدہ اس کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ attitude یہ ہے کہ علماء کو یہاں پر برا بھلا کہا جانے، گالیاں دی جائیں۔ حالانکہ ہم نے جو کوشش کی ہے جناب والا، تحریک پاکستان میں، تحریک تحفظ ختم نبوت میں، تحریک نظام مصطفیٰ میں، اختلافات کو بجانے خود رکھتے ہوئے ہم ایک لائن میں کھڑے ہو گئے تھے۔ تو میں نے اس کے لئے باقاعدہ ۸۰ صفحے پر مشتمل ایک رپورٹ مرتب کی ہے۔ آپ سے درخواست ہے کہ وزارت مذہبی امور کو آپ باقاعدہ لکھیں کہ اس کی تمام کاپیاں تقسیم کر دی جائیں تاکہ اس بحث کا کوئی نتیجہ مثبت ہو، کوئی تعمیری ہو، ملت کے لئے فلاح و اصلاح ہو۔ یہ نہیں کہ وہاں پر توہین رسالت، مکہ متعلق حکومت پر تنقید ہو تو یہ علماء کو گالیاں دینی شروع کر دیں۔ انہوں نے ٹھیک کیا ہے۔ اور فتوے کے لئے دارالافتاء ہے

ہر جگہ 'دارالافتاء' ہے۔ جیسے کہ شاہ صاحب وکیل ہیں اور غیر وکیل عدالت کے اندر پیش نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح دارالافتاء میں مفتی بات کر سکتا ہے۔ یہ Ideology کونسل فتویٰ دے ' لاس فتویٰ دے ' ان پہ پابندیاں لگا دو۔ پابندی مسلم لیگ پہ بھی لگا دو ' پیپلز پارٹی پہ بھی لگا دو۔ اینکو مومن مولوی بیٹھے ہیں ان پر بھی پابندی لگنی چاہئے۔ میری آپ سے گزارش صرف اتنی ہے کہ آپ براہ مہربانی ایک ایک کاپی ان کو فراہم کر دیں اور یہاں پر attitude جو ہونا چاہئے وہ مثبت ہو تعمیری ہو اور ملک کی صلاح کے لئے صلاح کے لئے اور خیر خواہی کے لئے ہو۔ شکریہ۔

جناب چیئرمین۔ ملک قاسم صاحب ان کا پوائنٹ دیکھ لیں۔ Positive suggestion ہے۔

ملک محمد قاسم۔ اگر positive ہے تو کیوں نہ لیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ ملک صاحب اس کی کاپی منگوائیں۔ اور مجھے بھی دے دیں۔

ملک محمد قاسم۔ میں منگوا کر دیکھتا ہوں اور کیوں نہ بانٹی جائے۔

جناب چیئرمین۔ منظور احمد خان گچکی صاحب۔

جناب منظور احمد گچکی۔ جناب والا! میں آپ کی توجہ ایک اہم واقعہ کی طرف دلانا

چاہتا ہوں۔ کل سے ڈیرہ غازی خان میں ڈھوڈک آئیل فیلڈ پر قیصرانی قبائل کا قبضہ ہے اور پلانٹ بند ہو گیا ہے اور قبائلیوں نے مورچے سنبھال لئے ہیں اور چونکہ گورنمنٹ نے ' ان کے کہنے کے مطابق گورنمنٹ نے اور اوجی ڈی سی نے ان سے وعدہ غلطی کی ہے اور 21 دن کا پیریڈ دیا تھا ان کو ملازمتوں میں رکھنے کا ' تو وہ وعدہ پورا نہیں ہوا۔ اس لئے انہوں نے اس آئیل فیلڈ پر قبضہ کر لیا ہے۔ جناب والا! آپ کو پتہ ہے کہ ڈیرہ بگتی اور مری Areas میں بھی یہی problem ہے۔ ان کی شکایتیں یہی ہیں کہ بلوچستان یا اس کے قبائلی علاقے کے لوگوں کو نوکریاں نہیں

دیں جاتی ہیں بلکہ ان کی کوششیں یہی ہوتی ہے کہ نوکریاں باہر کے لوگوں کو دی جائیں۔ یہ مسئلہ آپ کے علم میں ہے اور اس وقت آئل فیلڈ اور گیس کے بارے میں حکومت کو جو دقتیں پیش آ رہی ہیں اس کی بنیادی وجہ بھی یہی ہے۔ مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ حکومت نے اپنے وعدے کے مطابق 21 دن کا جو پیریڈ دیا ہوا تھا اس میں ان لوگوں کے ساتھ زیادتی کی اور اس سے پہلے بھی زیادتی ہوئی ہے۔ چونکہ میں adjournment motion move

نہیں کر سکتا تھا۔ اس لئے میں اس بات کو آپ کے نوٹس میں لانا چاہتا تھا اور وزیر موصوف

چونکہ یہاں موجود نہیں ہیں۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین - وزیر صاحب اگر آجائیں اور تو مناسب سمجھیں تو he may respond اس کو دیکھتے ہیں۔ یہی مسئلہ ہے آپ کا بھی؟

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ - جی ہاں میں اس کی تائید کرتا ہوں۔

جناب چیئرمین - ٹھیک ہے وہ بات ہو گئی ہے۔ تائید کی کوئی ضرورت نہیں ہے نوٹس میں آ گیا ہے۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ - یہ مسئلہ حکومت کیلئے توجہ طلب ہے۔

جناب چیئرمین - ڈاکٹر صاحب یہ کوئی پوائنٹ آف آرڈر نہیں ہوتا۔ ایک مسئلہ انہوں نے اٹھا دیا ہے اس کو دوبارہ تائید کی ضرورت نہیں صرف وقت ضائع ہوتا ہے۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر - جناب چیئرمین -

جناب چیئرمین - جی جناب۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر - ویسے تو وزیر صاحب آ کر تفصیلاً شاید آپ کو عرض

کریں گے۔ لیکن یہ کینٹ میں فیصد ہوا ہے اور پرائم منسٹر صاحب نے تمام وزراء کو دی ہے تمام وزراء کو کہ جہاں جہاں اس قسم کی نوکریاں ہیں چاہے واپڈا میں ہیں آگلی جہاں میں ہیں جو non-technical ہیں اور لوگ available ہیں نوکریوں کے مطابق ایک نوکری بھی کسی باہر کے آدمی کو نہ دی جائے بلکہ تمام locals کو دی جائیں۔ یہ حقیقت ہے کہ پہلے بھی ایسے ہوتا تھا کیونکہ وہاں جنرل منیجر یا جو higher officers تھے وہ باہر کے علاقوں کے تھے اور وہاں باہر کے لوگ لے آتے تھے۔ اس لیے اب گورنمنٹ کی پالیسی ہے کہ تمام اس قسم کی نوکریاں جو ہیں وہ local لوگوں کو دی جائیں گی۔ اگر ان میں لوگ available نہ ہوں تو باہر دی جائیں گی ورنہ کسی اور کو نہیں دی جائیں گی۔

جناب چیئرمین - question hour جی نمبر ۸ سیف اللہ خان پراچہ صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین - پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب چیئر مین۔ جی جناب چوہدری صاحب پوائنٹ آف آرڈر۔

چوہدری شجاعت حسین - جناب والا میری گزارش یہ ہے کہ جو routine میں سوالات گئے ہونے تھے وہ تھوڑا سا routine سے اس لیے سٹے ہیں کہ کھر صاحب اس دن موجود نہیں تھے تو ان کے تمام سوالات defer ہو کر آج کے دن کیے آ گئے۔ میرا ایک بہت اہم سوال جو زہریلے ٹیکے کے متعلق تھا جو میں نے اقبال حیدر صاحب سے بھی درخواست کی ہے کہ اس کو آج ذرا پہلے لے لیں کیونکہ اس کا نمبر اس طریقے سے ذرا پیچھے چلا گیا ہے۔ تو اقبال حیدر صاحب نے تسلیم کیا تھا کہ ہم پہلے لے لیں گے۔

جناب چیئر مین۔ وہ سوال ہے جو اس لیے پیچھے چلا گیا ہے کیونکہ ان کے سوالات ہسے آ گئے ہیں تو اس کیلئے آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے؟

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ وہ adjournment motion تھی اس پر میگزانش کرنا چاہتا ہوں۔ اور جو انہوں نے پیش کیا تھا۔

جناب چیئر مین۔ نہیں آج سوال ہے اس کا جواب آیا ہوا ہے۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ نہیں سر یہ پہلے اسی floor پر قریباً پچھلے اجلاس -----

جناب چیئر مین۔ جو ہو چکا ہے لیکن سوال کا جواب دینا ہے کہ نہیں دینا ہے۔ آج سوال آیا ہوا ہے جواب بھی ہے اس کا جواب دیں۔ آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے۔ سید اقبال حیدر - جی ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ پہلے لے لیں۔

جناب چیئر مین۔ کون سا سوال ہے یہ جناب؟

چوہدری شجاعت حسین - ۱۸۱ جی۔

جناب چیئر مین۔ سوال ۱۸۱۔

181. *Chaudhry Shujat Hussain: Will the Minister for Health be pleased to refer to Starred Question No. 119 replied on 12th May, 1994 and state the date on which the pain-killer injection Neostone Forte was registered and

deregistered in Pakistan?

Minister for Health: Neostone Forte injection was registered in Pakistan on 24-9-1985 and deregistered on 22-3-1994.

جناب چیئر مین۔ ۱۸ دیکھ لیں آپ سے متعلق ہے۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ ہاں مجھ سے متعلق ہے۔ مجھے پتہ ہے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! یہ سوال ۲۰ مئی ۱۹۹۴ء کو کیا گیا تھا۔ جس میں یہ کہا گیا تھا کہ یہ ایک زہریلا قسم کا ٹیکہ ہے جو بازار میں بک رہا ہے۔ اور اس پر اس وقت آپ نے ہی حکم دیا تھا اور آپ کے الفاظ یہ تھے please ensure that these stocks are destroyed. یہ اس دن آپ نے حکم دیا تھا ڈاکٹر شیر انگن صاحب نے ensure کیا تھا کہ ایسا کریں گے۔ میں اس سلسلے میں ڈاکٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے کس دن اور کب ہیلتھ سیکرٹری کو آپ کی ہدایت کا حکم نامہ جاری کیا تھا اور کیا یہ مارکیٹ میں اب بھی موجود ہے کہ نہیں۔ کیونکہ میرے خیال کے مطابق مارکیٹ سے سٹاک نہیں اٹھایا گیا۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ جناب والا! یہ پوری طرح سے ۲۷ جنوری ۱۹۹۴ء میں۔

جناب چیئر مین۔ نہیں یہاں پر ۲۲ مارچ لکھا ہوا ہے میرے پاس۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ ۲۷ جی؟

جناب چیئر مین۔ میرے پاس لکھا ہوا ہے کہ ۲۲ مارچ کو de-registered ہوا ہے۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ نہیں اگر آپ سنا پسند فرمائیں تو شاید آپ کی سمجھ میں آجائے۔

جناب چیئر مین۔ جی فرمائیے۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ ۲۷ جنوری کو باقاعدہ طور پر۔

چوہدری شجاعت حسین۔ سوال کا جواب دیں statement نہ دیں۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ اب سوال جو بہت اہم چلتے ہیں تو میں کیا

کروں۔ آپ فرمائیں۔

جناب چیئرمین۔ جی فرمائیے جی۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ اصل میں یہ طریقہ کار ہے کہ اگر کوئی دوا WHO indicate کر دے کہ یہ injurious ہے اب یہ نہیں ہونی چاہیے بند ہونی چاہیے اس کے اوپر ریسرچ سے یہ ثابت ہو جائے۔ حالانکہ جس ٹیٹیم کمپنی کی یہ ہے وہاں پر یہ ابھی تک ban نہیں ہوئی ہے لیکن پاکستان میں WHO اور ریسرچ کی وجہ سے پاکستان کی حکومت کے نوٹس میں ۲۷ جنوری ۱۹۹۳ء کو آئی کہ یہ injurious ہے اس کو بند ہونا چاہیے۔ باقاعدہ جس کمپنی نے یہاں مارکیٹ کی تھی اس کو ہٹایا گیا اس کو نوٹس دیا گیا اور ۲۲ مارچ ۱۹۹۳ء کو اسے ممنوعہ قرار دے دیا گیا اور تمام سٹاک destroy کرنے کے لئے کیا گیا۔ اب حکومت کا کام ہے کہ وہ اس کو ban کر دے۔ کمپنی کو اس نے کہہ دیا ہے۔ تمام سٹاک مارکیٹ سے اٹھالے۔ اگر چوری سے کسی کے پاس اپنے طور پر ہے اور وہ dispose off کرتے ہیں تو یہ crime ہے چوہدری صاحب اس کی نشاندہی کریں ہم اس کو پکڑ لیں گے۔ اس میں کوئی شک و شبہ والی بات نہیں ہے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا! حکومت کا یہ فرض ہے کہ جب کسی چیز کو de-register کرے تو وہ یہ دیکھے کہ اس کو مارکیٹ سے اٹھایا گیا ہے کہ نہیں اٹھایا گیا۔ مارکیٹ میں ان کے انسپکٹرز ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ وہ کہتے ہیں ناں کہ ۲۲ مارچ۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ سوال تو سن لیں ڈاکٹر صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ ابھی تک وہ مارکیٹ میں بک رہا ہے۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا اور آپ نے حکم دیا تھا کہ یہ دیکھا جائے کہ یہ مارکیٹ میں نہ بکے کل کو کوئی آدمی بھی لگوا سکتا ہے اس ٹیکے کو مارکیٹ سے ختم کرنے کیلئے کوئی یہ تشریح کروائیں یا جا کر لوگوں سے مال واپس لیں۔ یا جس آدمی نے امپورٹ کیا ہے اس سے مال لے کر اس کو destroy کریں۔ انہوں نے کیا اقدامات اٹھائے ہیں یہ بڑا لمبا سوال تھا اس کے اوپر بہت بحث ہوئی تھی۔ میری یہ درخواست ہوگی جناب والا کہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔ اس وقت بھی کہ ہم نے کہہ دیا

ہے میں نے یہ ایک نہیں چار ٹیکے بازار سے خرید کئے تھے۔ یہ ۲۷ جولائی ۱۹۹۳ء کی تاریخ بھی ہے۔ میں سرخ بھی ساتھ لایا ہوں۔ میں ڈاکٹر رحمان صاحب سے بھی درخواست کرتا ہوں کہ اگر یہ کہتے ہیں کہ ابھی تک یہ غائب ہو چکا ہے تو یہ ٹیکہ یا انہیں لگوا کر دیکھ لیں۔ اگر انہیں کچھ ہو گیا تو بھر ٹھیک ہے۔ یہ بہت خطرناک چیز ہے جناب والا! یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ جناب والا! میری یہ گزارش ہو گی کہ آدھ گھنٹہ کیلئے بحث کی جائے۔ بہت سامیٹریل ہے اس کے متعلق۔

جناب چیئرمین۔ وہ تو بعد میں ہو گائیں۔ یہ کب خریدا ہے آپ نے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ یہ جناب ۲۵ جولائی کو۔

جناب چیئرمین۔ ۲۵ جولائی کو آپ نے خریدا ہے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جی ۲۵ جولائی ۱۹۹۳ء کو

جناب چیئرمین۔ جی جناب ڈاکٹر صاحب۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب عالی۔ اس میں آسان سی بات ہے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ اس کے اوپر یہ بحث کے بغیر اس طریقے سے انٹسٹ لگاتے رہیں گے۔ پہلے بھی انہوں نے اس طریقے سے جواب دیا تھا اور سارا جواب غلط دیا تھا اور غلط بیانی سے کام لیا تھا۔ یا تو یہ ڈاکٹر ٹیکے والوں کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔ کیونکہ ان کو پتہ ہے کہ انہوں نے خود کو نہیں لگوانا دوسروں کو لگوانے جارہے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ میں انجشن ان کو لگانے کیلئے تیار ہوں کیونکہ میں ڈاکٹر ہوں۔

جناب چیئرمین۔ سوال یہ ہے کہ باوجود پابندی کے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ جناب والا! چوہدری صاحب کے کوئی اپنے آدمی تھے۔

چوہدری شجاعت حسین۔ ان کو لگائیں جی ٹیکہ۔ آج ٹیکہ ان کو لگانا پڑے گا تب

ہی یہ ٹھیک ہوں گے۔ ایسے ٹھیک نہیں ہو سکتے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اب بات یہ ہے کہ ہمارا کام ہے گورنمنٹ کا کہ اس

کمپنی کو ہدایت کر دیں۔

چوہدری شجاعت حسین۔ ڈاکٹر رحمان صاحب جب تک ان کو نیکہ نہیں لگائیں گے یہ ٹھیک نہیں ہوں گے۔ میں سرخج بھی ساتھ اس لیے لایا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ چوہدری صاحب جواب سن لیں کیا کہہ رہے ہیں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ یہ سننے کی کوشش نہیں کرتے۔ صرف یہ مسئلہ جو انہوں نے اٹھایا ہے یہ قوم کا درد ان کے دل میں نہیں ہے۔ اصل میں حکومت کا ایک طریقہ کار ہوتا ہے۔ آپ بھی جانتے ہیں آپ بھی حکومت میں رہے ہیں لائسنس رہے ہیں۔ جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر نہیں ہوں ہی میں۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ اس میں طریقہ یہ ہے کہ جب یہ ہماری حکومت کے نوٹس میں آیا یہ ۱۹۸۵ء میں اسلامی مارشلنگ دور میں اس کی اجازت تھی۔ اب ہماری حکومت نے جب یہ دیکھا کہ WHO اور دوسری ایجنسیوں نے یہ بتایا کہ NEOSTON FORTE جو injection ہے وہ injurious ہے اور intoxic ہے یہ دوا ban ہونی چاہیے تو اس ایک طریقہ کار تھا کہ ہماری حکومت نے باقاعدہ اس کمپنی کو نوٹس دیا کہ یہ دوا مضر ہے اس کو ہم بند کرنا چاہتے ہیں۔ آجہاں ساک مارکیٹ سے واپس لے لیں۔ ان کو بلوایا گیا انہوں نے یقین دہانی کرائی جو ان کے اپنے حد میں دوا تھی وہ انہوں نے واپس لے لی۔ اب صورت حال یہ ہے کہ بعض میڈیکل سنورز جو ہیں وہ basic dealers نہیں ہوتے basic dealers جو ہوتے ہیں کمپنی کے ان سے وہ انجکشن وغیرہ far flung area میں میڈیکل سنور سے لے جاتے ہیں۔ اب اس میں یہ ہے کہ ان سے recovery possible نہیں ہے۔ وہ یا تو It is said to be as it has been used.

or sold اب صورت حال یہ ہے کہ ایسا ہی ایک سنور سے کہیں یہ پرانا پڑا ہوا چوہدری صاحب لے آئے ہیں اس لئے کہ جناب حکومت کو بدنام کیا جائے۔ کوئی آپ کمپنی مقرر کر دیں اور بیسٹھ منسٹری سے تمام ریکارڈ چیک کریں۔ اگر باقاعدہ اس کو ban نہ کیا گیا ہو طریقہ کار نہ کیا گیا ہو اور اس کے مطابق عمل نہ کیا گیا ہو تو پھر تو حکومت at fault ہے اب یہ کہنا کہ کہیں کہیں یہ available ہے کئی میڈیکل سنوروں میں۔

جناب چیئرمین۔ تو یہ آپ کا fault نہیں ہے۔

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ تو اب ہم Provincial حکومت کو حکم دیں گے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ جی ڈاکٹر رحمان صاحب۔

ڈاکٹر محمد رحمان۔ میں سمجھتا ہوں جناب والا یہ ٹھیک ہے کہ حکومت نے اس کو de-registered کیا ہوگا ۲۲ مارچ ۱۹۹۲ء کو لیکن اس کے بعد چوہدری صاحب کے خدشات درست ہیں کہ ابھی بازار سے اس کو نکالا نہیں گیا ہے اور ایک poison کی شکل میں یہ بہت نقصان دہ ہے۔ تو بناب میری تجویز یہ ہے کہ ہیلتھ کمیشن کو یہ refer کیا جائے اور وہاں پر continental pharma جو اس کے manufacturers ہیں یا مارکیٹنگ والے ہیں اور اس طریقے سے جو ہیلتھ منسٹری والے بھی آجائیں گے اور میرا خیال میں یہ بہت اہم مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ اچھا۔ جی جناب آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا۔ اس سلسلے میں جی میں نے ایک call attention notice بھی دیا ہے صرف ایک میڈیکل کی بات نہیں ہے اس ملک میں sub standard دوائیاں بہت زیادہ بن رہی ہیں اور بک رہی ہیں اور وہ صحت کیلئے بہت خراب ہیں۔ اس دفعہ جج مشن پر بھی دو دوائیاں لائی گئی تھیں میں نے اپنی رپورٹ میں بھی بتایا کہ وہ ساری sub-standard تھیں۔ بریگیڈیئر صاحب سے جب میں نے بات کی کہ جناب یہ سلسلہ کیوں ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ جی ہم نے تو نینذر کرانے۔ میں نے کہا جی آپ کے پاس specific ایسے certified firms ہیں جو اصلی دوائیاں دیتے ہیں۔ آپ ان کو verify کر کے ان کے بندر منگواتے۔

جناب چیئرمین۔ تو آپ اس تجویز سے اتفاق کرتے ہیں کہ اس کو کمیشن میں بھیج دیا جائے۔

سید محمد فضل آغا۔ اس پر جی ڈسکشن کرائی جائے۔ کیونکہ میرے خیال میں یہ بہت

اہم مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ وہ ڈسکشن تو بعد میں ہوگی۔ فی الحال تجویز یہ ہے کہ کمیشن میں

اس کو بھیج دیا جائے۔ ٹھیک ہے؟

ڈاکٹر شیر افگن خان نیازی۔ ضرور بھجوائیں یہ آغا صاحب والا مسئلہ بھی درست

ہے میں تسلیم کرتا ہوں۔ Mushroom growth ہو چکی ہے۔

Mr. Chairman: This is sent with the consent of the House. Referred to

the Standing Committee for investigation and report.

حافظ حسین احمد - چوہدری شجاعت حسین صاحب نے کہا تھا کہ ایک انجیکشن لگانا چاہیے تو یہ ڈاکٹر شیر افغان صاحب کو لگانا چاہیے۔

ڈاکٹر شیر افغان خان نیازی - میں لگانے کے لئے تیار ہوں ابھی لگا دیتا ہوں ان کو۔ میں ڈاکٹر ہوں انجیکشن لگا سکتا ہوں ابھی لگا دیتا ہوں۔

جناب چیئرمین - ڈاکٹر صاحب تشریف رکھیں سوال نمبر ۸ سیف اللہ خان پراچہ صاحب۔

QUESTIONS AND ANSWERS

\$ 8. *Mr. Saifullah Khan Paracha: Will the Minister for Social Welfare and Special Education be pleased to state whether it is a fact that begging is forbidden under the law, if so, the steps taken by the Government to prevent begging in the country particularly at road crossing?

Dr. Sher Afgan Khan Niazi : Yes, An Ordinance entitled "West Pakistan Vagrancy Ordinance , 1958" deals with eradication of beggary in the country.

As per said Ordinance, any person who begs in a public place can be arrested by the police and taken to a "Welfare Home" where he can be rehabilitated

جناب چیئرمین - ڈاکٹر محمد رسحان۔

ڈاکٹر محمد رسحان - جناب والا - میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ ہم قومی سطح پر begging کب جموڑی سے جس سے ہمارا قومی وقار گزشتہ ۲۷ سال سے مسلسل مجروح رہا ہے اور بڑے بڑے غیر ملکی ممالک جو ہمیں خیرات یا جو کچھ دیتے ہیں وہ ہم سے بڑی بڑی شرائط منواتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ Begging کے لئے تو قانون موجود ہے سب کچھ

لکھا ہوا ہے۔ جو باہر کے ملکوں سے خیرات آ رہی ہے اس کے بارے میں یہ پوچھنا چاہتے ہیں؟

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر صاحب وہ کہتے ہیں کہ وضاحت کریں سوال کیا ہے آپ کا؟

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب والا سوال کیا تھا سیف اللہ پراچہ صاحب نے

Whether it is a fact that begging is forbidden under the law, if so

مطلب یہ ہے کہ سوال Begging کے مطابق ہے۔

جناب چیئرمین۔ Begging تو ممنوع ہے سوال کیا ہے آپ کا؟

ڈاکٹر محمد ریحان۔ Begging تو ممنوع ہے۔ میرا سوال یہ ہے کہ قومی سطح پر ہم اکثر

خیرات، گداگری کا کنٹرول لے پھرتے ہیں۔ تو یہ معاملہ کب ختم ہو گا؟

جناب چیئرمین۔ کہتے ہیں کہ قومی سطح پر ہم گداگری کرتے ہیں یہ کب ختم ہو گی؟

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ جب ہمارا کردار صاف ستھرا ہو جائے گا اور ہم

بیرے نہیں رہیں گے۔

جناب چیئرمین۔ خلیل الرحمان صاحب۔

Mr. Khalil-ur-Rehman: Sir, I would like to ask that if begging is forbidden by the Government, then what steps have been taken by the Government to look after these beggars? I mean, the beggars have no jobs; they have no homes to live. Begging is their profession. This profession is also a polarized profession because a certain group or people let go these beggars on the streets. Has the Government taken any steps to find out the root cause as to why it is happening, who is doing it and if they stop begging what alternatives will be provided to those beggars.

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ جناب والا یہ جو آرڈیننس ہے یہ بھی واضح رہے کہ یہ صوبائی مسئلہ ہے۔ ویسٹ پاکستان اس کا مائل ہے۔ یہ صوبائی حکومتوں کا مسئلہ ہے۔ جہاں تک ان کے Reasons کی بات ہے تو یہ بڑا مقبول سوال ہے اور اس طریقہ کار سے آپ کو محسوس ہو گا کہ اگر ہم لوگ ان Beggars کو خیرات نہ دیں، پہلی بنیاد تو ہم خود ہیں کہ وہ اللہ کے نام پر رسول کے نام پر مختلف طریقوں سے اپنے آپ کو مظلوم ثابت کر کے، زخم دکھا کر، واسطے ڈال کر، بیٹوں کی دعائیں دے کر اور کئی اور قسم کی باتیں کر کے.....

جناب چیئرمین۔ وہ پوچھ رہے ہیں کہ حکومتی سطح پر کوئی متبادل کر رہے ہیں یا نہیں؟

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ یہ صوبائی حکومت کا مسئلہ ہے یہ ہمارا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ یہ کچھ نہیں کر رہے یہ صوبائی حکومت کا مسئلہ ہے۔ آفتاب شیخ

صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ کیا حکومت نے کوئی Welfare Homes establish کئے

ہیں ان Beggars کو پکڑ کر وہاں پر ڈالنے کے لئے ایک سوال، دوسرا یہ ہے.....

جناب چیئرمین۔ ایک سوال کریں باری باری۔ ڈاکٹر شیر انگن۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ جناب والا۔ میں نے جواب دے دیا ہے میرے خیال

میں شیخ صاحب کو سمجھ نہیں آئی کہ یہ صوبائی مسئلہ ہے۔ وہ وفاقی مسئلہ نہیں ہے۔ وفاقی حکومت کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ اگر انہوں نے مقرر کئے ہیں یا نہیں کئے یہ نیا سوال دے دیں میں معلومات حاصل کر کے بتا دوں گا۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ جناب یہ قانون جو ہے یہ مرکزی ہے۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ یہ مرکزی نہیں ہے۔ یہ میرے پاس آرڈیننس کی

کاپی ہے کہیں تو میں آپ کو اس کی کاپی دے دیتا ہوں یہ پڑھ لیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں یہ عرض کروں گا کہ یہ Principles of Policy میں

لکھا ہوا ہے۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ کہاں پر ہے؟

جناب آفتاب احمد شیخ۔ آئین میں لکھا ہوا ہے۔

جناب چیئرمین۔ شیخ رفیق صاحب۔

شیخ رفیق احمد۔ جناب اس میں دو طرح کے Beggars ہوتے ہیں جن کو ہم

Beggars کہتے ہیں۔ کچھ تو ہوتے ہیں Beggars جو مانگتے ہیں اور کچھ ہیں جو Performance کرتے ہیں۔ تو جو Performance کرتے ہیں یا اس میں Acting کا Element ہوتا ہے یا اس میں تقریر کا Element ہوتا ہے تو کیا وہ بھی اس کی تعریف میں آتے ہیں؟

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ وہ نہیں آتے وہ آرٹس ہوتے ہیں۔ اب بہت

ساری سیاسی جماعتیں بھی آرٹس ہیں۔

جناب چیئرمین۔ مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔

مولانا محمد عبدالستار خان نیازی۔ جناب والا! جیسا کہ پوچھا جا رہا ہے کہ متبادل

انتظام ہے یا نہیں ہے۔ اس حکومت نے، صوبائی حکومت نے سب نے اس امر کا اعلان کیا ہے بلکہ خاص طور پر پیپلز پارٹی نے کہا کہ روٹی، کپڑا اور مکان دیں گے۔ Principles of Policy کے اندر بھی باقاعدہ ضروریات کی فراہمی کا ذکر ہے۔ ہماری تاریخ اسلام کے اندر باقاعدہ لنگر تھے Poor Houses تھے۔ اس کے لئے باضابطہ متبادل انتظام پاکستان کی حکومت کو باقاعدہ طور پر کرنا چاہیئے۔ یہاں پر Poor Homes ہوں جہاں پر ان سے کام بھی لیا جائے اور ان کے لئے باقاعدہ روٹی بھی فراہم کی جائے۔ یہ جو تجویز ہے کیا آپ کو منظور ہے؟

جناب چیئرمین۔ ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ جناب والا روٹی کپڑا مکان پیپلز پارٹی کی بات نہیں ہے۔

یہ عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا آرڈر آف دی ڈے تھا۔ روٹی کپڑا مکان اور پانی۔ یہ اسلامی

اصلاحی اسٹیٹ کا we adopted that if you deny that then it is alright۔

جناب چیئرمین - جی ڈاکٹر عبدالحی صاحب

ڈاکٹر عبدالحی بلوچ - جناب چیئرمین صاحب شکریہ - میرا ضمنی سوال وزیر موصوف صاحب سے یہ ہے کہ begging اور اس طرح کی دوسری سماجی براہیوں کو ختم کرنے کے لئے کیا حکومت کے پاس بے روزگار شہریوں کے لیے کوئی گزارہ الاؤنس دینے کی کوئی تجویز زیر غور ہے؟

جناب چیئرمین - جی ڈاکٹر شیر انگن صاحب -

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی - تمام شہری ہوں یا صرف beggars کو گزارہ الاؤنس دیا جائے -

ڈاکٹر عبدالحی بلوچ - تمام شہریوں کے لئے - جو بے روزگار ہیں -

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی - تمام شہریوں سے مراد تو تمام عوام آجاتی ہے -

جناب چیئرمین - تمام شہریوں سے مراد ہے جو غریب ہیں جن کے پاس کچھ نہیں ہے - ان کے لئے

ڈاکٹر عبدالحی بلوچ - وہ لوگ جو - بے روزگار ہیں - ان کو گزارہ الاؤنس -

جناب چیئرمین وہ کہتے ہیں جی کہ بیت المال بنا دیا ہم نے -

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی - جناب والا بیت المال ادارہ مقرر ہو چکا ہے - یہ علیحدہ بات ہے کہ حکومتیں اس کا ناجائز استعمال کریں - جیسے میاں صاحب نے ایک بیوہ کو ۱۵ ہزار روپے دیئے -

جناب چیئرمین - ڈاکٹر صاحب پھر آپ لمبی بات کرنی شروع کر دیتے ہیں جی جناب گچی صاحب -

جناب منظور احمد گچی - میں وزیر موصوف صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ بقول ان کے کہ یہ صوبائی معاملہ ہے -

جناب چیئرمین - اس کو examine کریں کہ جو West Pakistan Ordinance

we are now was protected under the Constitution وہ اب صوبائی ہے یا فیڈرل کیا ہے؟

West Pakistan یہ ۵۸ کی بات ہے کہ this particular law is Federal or Provincial? جناب مچکی صاحب۔

جناب منظور احمد مچکی - جناب والا میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اگر Social Welfare جو ہے وہ صوبے کا مسئلہ ہے تو پھر مرکز میں Social Welfare کے وزیر کی کیا ضرورت ہے؟

جناب چیئرمین - جی جناب ڈاکٹر شیر انگن صاحب -

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی - یہ بڑا مقول سوال ہے جی

جناب چیئرمین - تو آپ مقول جواب بھی دیں ناں؟

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی - بڑا مقول جواب ہے جی چونکہ پھر یہ اسلام آباد - FANA - FATA آزاد کشمیر اور یہ تمام علاقے نکال دیں تو پھر یہاں وفاقی وزیر کی ضرورت نہیں ہے -

جناب چیئرمین - میں سمجھا نہیں

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی - آپ سمجھے نہیں اس لیے کہ - جناب والا صوبے چار ہیں - آپ کے پاس Tribal ایڈیا بھی ہے FATA, FANA بھی ہے - یہ آزاد کشمیر بھی ہے - یہ فیڈرل capital بھی ہے Where you will place these parts of your country

جناب چیئرمین - اگلا سوال جی چوہدری انور صاحب نمبر ۲۱ -

(a) 21. * Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether the Majlis-e-Shoora (Parliament) has made any provision by law in terms of Article 155 of the Constitution for dealing with the complaints in respect of water from any natural resources; if not, its reasons?

Malik Ghulam Mustafa Khar: Yes.

(a) Transferred from the Ministry of Law, Justice and Parliamentary Affairs.

Indus River System Authority (IRSA) has been constituted for this purpose by an Act No. XII of 1992.

In case of complaint, as per provision under the said Act, will be decided by the council of common interests on a reference against the decision of the Authority (IRSA).

چوہدری محمد انور بھنڈر - Sir اس جواب میں فاضل وزیر واڈا نے یہ فرمایا ہے کہ Indus River System Authority establish کی گئی تھی ایکٹ نمبر ۱۲ بابت ۱۹۹۲ کے تحت لیکن جناب میں نے دیکھا ہے ایکٹ نمبر ۱۲ - 1992 Protection Of Economic Reforms Act ہے

جناب چیئرمین - نمبروں میں کوئی غلطی تو نہیں ہوگئی؟

ملک غلام مصطفیٰ کھر - میرے پاس تو یہی ہے جی لیکن کوئی ایسی چیز ہو تو آپ fresh notice دیں میں آپ کو بتا دوں گا جی - ہو سکتا ہے کہ نمبروں میں بھی کوئی بات ہو؟

چوہدری محمد انور بھنڈر جناب والا fresh notice دینے کی کیا ضرورت ہے میں تو یہ point out کر رہا ہوں کہ کتنا بڑا محکمہ ہے واڈا کا تو انہوں نے جواب دیتے ہوئے جس ایکٹ کو quote کیا ہے وہ ایکٹ Economic Reforms کا ہے

ملک غلام مصطفیٰ کھر - اگر غلطی ہے تو ان سے پوچھا جائے گا۔

چوہدری محمد انور بھنڈر - ضمنی نمبر ۲ جناب ویسے میں آپ کی اطلاع کے لئے عرض کر دوں اور آپ کے محکمے کی نشاندہی کے لئے یہ Ordinance No. 1 of 1992 ہے جس کے تحت Authority قائم ہوئی ہے

ملک غلام مصطفیٰ کھر - جی بالکل صحیح ہے آپ ٹھیک کہتے ہیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر - جناب میں سوال یہ پوچھنا چاہوں گا کہ آئین کے مطابق کم از کم جو قانون آپ نے بنانے ہیں یعنی آئین کے کچھ Articles کے تحت Parliament نے قوانین بنانے ہیں 155 article کے تحت ان کے لئے ضروری تھا کہ یہ قانون بناتے پانی کی تقسیم کے متعلق وہ کیسے ہو گی؟ کیسے اس کی تقسیم کی جائے گی؟ وہ سارے پانیوں کے متعلق

کہا ہے۔ یہ آپ فرما رہے ہیں یہ صرف انڈس کے متعلق ہے، دریا سندھ کے متعلق ہے۔ کیا متعلقہ محکمے کو معلوم ہے یا احساس ہے کہ یہ authority صرف انڈس وائر کے متعلق ہے اور پاکستان کے سارے پانیوں کے متعلق نہیں ہے؟

جناب چیئرمین۔ جی جناب منسٹر صاحب۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ دراصل جناب میرے خیال میں پاکستان کے سارے پانیوں کے متعلق ہے اور یہ حصہ پاکستان کے سارے پانیوں کی تقسیم کو کنٹرول کرتا ہے لیکن اس پر سنرل گورنمنٹ کا نہ کوئی دباؤ ہے اور نہ کوئی اس کا عمل دخل ہے۔ پراونشل گورنمنٹ اپنے نامہ سے nominate کرتی ہے، وہ وہاں بیٹھتے ہیں اور پراونشل گورنمنٹ کی اپنے حصے کے مطابق جو ذیابند ہے انہیں دیتے ہیں۔ اس میں سنرل گورنمنٹ کا کوئی اختیار نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب حافظ حسین احمد صاحب۔

حافظ حسین احمد۔ جناب کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ موجودہ تقسیم جو ہے وہ سیلاب کے وقت کی گئی ہے؟ اس سے پہلے پانی نہیں تھا۔

جناب، چیئرمین۔ جی منسٹر صاحب۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ پانی اگر نہ بھی ہو تب بھی طریقہ کار یہی رہتا ہے۔ لیکن اگر نہیں ہو تو پھر ان کو بتایا جاتا ہے کہ پانی نہیں ہے یا کمی ہے۔

جناب چیئرمین۔ اس کی تقسیم کا تعلق میرا خیال ہے، پانی جو storage سے release کرتے ہیں اس سے بھی کچھ ہو گا ناں جی۔

حافظ حسین احمد۔ نہیں جناب وہ یہ ہے کہ پہلے کئی سالوں سے وہ پانی تقسیم نہیں ہو رہا تھا۔ کیونکہ مجھے اچھی طرح یاد ہے اخبارات میں بھی رپورٹ ہوئی تھی کہ مرحوم غلام حیدر وائس سے پوچھا کہ جناب کس طرح تقسیم ہوئی تو انہوں نے کہا جی کہ پہلے وہ تقسیم نہیں ہو رہا تھا تو سیلابی پانی ہم نے ملا دیا تو بغیر و خوبی تقسیم ہو گئی۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب منسٹر صاحب۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر - نہیں یہ Water Accord کے بند یہ تقسیم باطل مختلف تھی - مسئلہ ایسا نہیں تھا - لیکن اب تقسیم اس کے مطابق ہوتی ہے -
جناب چیئرمین - شکریہ - جی بھنڈر صاحب -

چوہدری محمد انور بھنڈر - سر ' میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ یہ جو انہوں نے authority بنائی تھی یہ Article 155 of the Constitution کے تحت نہیں بنائی تھی - کیا آپ Article 155 کے تحت قانون بنانے کی زحمت گوارا فرمائیں گے ؟
جناب چیئرمین - جی جناب منسٹر صاحب -

ملک غلام مصطفیٰ کھر - ضرور ' ہم بھی زحمت گوارا کریں گے - لیکن اگر آپ کوئی اس کی بہتر تجویز دے سکتے ہیں تو ہم اس کو بھی accommodate کریں گے - لیکن اگر کوئی اس میں غامی یا غلطی ہے تو اس کو درست کیا جائے کیونکہ یہ ایک sensitive مسئلہ ہے ' جس میں پاروں صوبوں کا مطالعہ ہے - کوئی بھی غامی جو ہے اس کو ہم دور کرنے کی کوشش کریں گے -
جناب چیئرمین - شکریہ - جی مندوخیل صاحب -

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - یہ (4) Article 153 میں ہے کہ The Council of Common Interests shall be responsible to Majlis-e-Shura (Parliament) آپ نے کبھی بھی Council of Common Interests کی کوئی کارروائی پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں ابھی تک پیش نہیں کی ہے -

جناب چیئرمین - جی جناب منسٹر صاحب -

ملک غلام مصطفیٰ کھر - مجھے اس کا علم نہیں ہے لیکن اگر کوئی ایسی صورت حال پیدا ہو تو مشترکہ اجلاس میں پیش کرنے میں کوئی قیادت نہیں ہے -

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - تو کیا اتنے بڑے بڑے فیصلے ہوئے ہیں ان میں سے کوئی ایسا اہم نہیں ہے کہ وہ Council of Common Interests اسے پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں پیش کرتی ؟

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ یہ فیصد ہمارے وقت میں نہیں ہوا تھا۔ میاں نواز شریف صاحب کی حکومت تھی اس وقت فیصد ہوا تھا۔ اور ہم نے اس کو تسلیم کیا تھا۔ اگر اس کی کوئی dispute ہو یا اس پر کسی کو اختلاف ہو تو Council of Common Interest میں جا سکتا ہے اور اس کے بعد پارلیمنٹ کے سامنے جا سکتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ جی مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ وہ disputed نہ ہو۔ کیا یہ آپ کی پابندی ہے؟

جناب چیئرمین۔ ان کا موقف ہے کہ۔۔۔۔۔ جی منسٹر صاحب۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ نہیں جناب۔ اگر ایسی بات ہے تو ہم آئندہ پیش کریں گے۔ اگر نہیں کیا گیا تو پہلی حکومت کی غلطی ہے۔ ہمارے وقت میں ایسا کوئی فیصد نہیں ہوا۔

جناب چیئرمین۔ بہر حال یہ ایک علمی بحث ہے۔ جی جناب سعید قادر صاحب۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سعید قادر۔ کیا وزیر صاحب فرمائیں گے کہ آیا اس کا کوئی چیئرمین nominate ہوتا ہے؟ اس کی proceedings کس طرح organize کی جاتی ہے؟

جناب چیئرمین۔ اس کو Indus River System Authority کہتے ہیں کہ جی اس

کا کوئی چیئرمین ہوتا ہے۔ کیا سلسلہ ہوتا ہے authority کا؟

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ پہلے تو یہ ہے جی کہ سنٹرل گورنمنٹ صوبائی گورنمنٹ کو

request کرتی ہے۔ وہ اپنے اعتماد کے ناتانے بھیجتے ہیں۔ اس کے بعد چیئرمین ان کا by

rotation ہوتا ہے۔ ایک مدت کے لئے ایک صوبے کا چیئرمین ہوتا ہے۔ ایک مدت کے لئے

ایک صوبے کا چیئرمین ہوتا ہے اس طرح سب صوبوں کو برابر موقع ملتا ہے چیئرمین شپ کا۔

فیصد اکثریتی ووٹ سے ہوتا ہے اور مذاخواطہ کوئی dispute پیدا ہو جائے تو پھر Council

of Common Intrests میں لے جاتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی پہلے مولانا صاحب پوچھ لیں پھر آپ کو باری دیتا ہوں۔ جی

مولانا صاحب۔

مولانا عبدالستار خان نیازی۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ملک صاحب نے بڑے زور شور کے ساتھ پانی کی تقسیم کے مسئلے میں کالا باغ ڈیم کو بہت اہمیت دی تھی۔ اس وقت بھی ان کے اپنے ذہن میں اس کی اہمیت موجود ہے۔ میری گزارش یہ ہے کہ کیا وہ تمام صوبوں کو اس مسئلے پر مشورے کے لئے جمع کر کے کوئی اس کا حل نکالیں گے؟

جناب چیئرمین۔ جی جناب ملک صاحب۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ ضرور انشاء اللہ ہم کافی کوشش کر رہے ہیں کالاباغ نہیں بلکہ انڈس کا integrated programme ہے۔ جو سارے صوبوں کے لئے ہے۔ اس میں میں یہ خوشی سے بات کہہ سکتا ہوں کہ کافی پیش رفت ہوئی ہے اور مجھے یقین ہے انشاء اللہ اس سے اتفاق رائے پیدا ہوگا۔ میں مولانا صاحب کی خدمت میں درخواست کروں گا کہ اس میں وہ جو بھی مدد کر سکتے ہیں یہ قوم کے اوپر بہت بڑا احسان ہوگا سارے صوبوں کو اور تمام لیڈران کو اور اسمبلی کے ممبروں کو اعتماد میں لیا جائے گا ان کے پاس ہم جا بھی رہے ہیں اس کے لئے ہم نے ایک کمیٹی بنائی ہے اور چاہے معزز اراکین اپوزیشن میں ہے یا حکومت میں ہیں میری سب سے یہ درخواست ہے کہ یہ پاکستان کی بھاء اور پاکستانی کی survival کا سوال ہے اس میں سب کو مل کر فیصلہ کرنا چاہیے۔ یہ اتنا ہی اہم ہے جتنا کہ کشمیر ہے پاکستان کی بھاء کے لئے میرا یہ ایمان ہے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی جناب ڈاکٹر حنی صاحب۔ آخری سوال جی۔

ڈاکٹر عبداللہ بلوچ۔ جناب چیئرمین شکریہ میرا وزیر موصوف سے یہ سوال ہے کہ پچھلی حکومت کے دوران یہ جو Indus Water Accord ہوا ہے اس سے چھوٹے صوبے بالخصوص بلوچستان اور سندھ کے عوام مطمئن نہیں ہیں۔ کیا موجودہ حکومت کے پاس کوئی ایسا منصوبہ زیر غور ہے کہ اس پر نظر ثانی کی جائے سندھ اور بلوچستان کے عوام کو مطمئن کرنے کے لئے؟

جناب چیئرمین۔ وزیر پانی و بجلی۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ میں نے ہمیشہ یہ کہا ہے کہ کوئی چیز ایسی نہیں جو خدا کی طرف سے وحی اتری ہو لیکن یہ پانی کی تقسیم کا مسئلہ کافی عرصے سے تھا اور میاں نواز شریف کے زمانے میں جب یہ ہوا تو ہم نے اس کا خیر مقدم کیا کہ کوئی نہ کوئی فیصلہ تو ہوا۔ ہو سکتا ہے کہ

شاہد پنجاب کو بھی اعتراض ہو لیکن جب یہ ہم integrated programme کے متعلق فیصلے کریں گے اور آپ صاحبان اس میں سب شامل ہوں گے۔ اگر اس میں کوئی اصلاح کی گنجائش ہے اور جہاں کسی صوبے کی حق تلفی ہوتی ہے یا زیادتی ہوتی ہے تو ہم کھلے دل سے اس کو صحیح کرنے کے لئے تیار ہیں۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی اگلا سوال نمبر 39 فتح محمد خان صاحب۔ جی۔

39. *Mr. Fateh Muhammad Khan: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

- (a) the names of the members of Kashmir delegations led by Maulana Fazalur Rehman, MNA, with the names of the countries they visited; and
- (b) the expenditure incurred on each delegation?

Sardar Aseff Ahmed Ali : (a) The composition of the delegation headed by Maulana Fazalur Rehman is as follows. Mr. Ghulam Mohammad Arabi Khar, MNA, Mr. Khan Zaman, Director Kashmir Institute, Muzaffarabad, Mr. Abdur Rauf Lughmani, Additional Secretary, National Assembly Secretariat and Mr. Muhammad Salim Shah, Lecturer (Usul-uddin), (Islamic Studies) International Islamic University, Islamabad. The delegation headed by Maulana Fazalur Rehman visited Syria, Libya, Tunis, Egypt and Sudan.

(b) The Ministry of Foreign Affairs incurred a total amount of Rs. 108, 600 (One hundred eight thousand and six hundred) on the purchase of air tickets for Mr. Khan Zaman Mirza, Director Kashmir Institute, Muzaffarabad and Mr. Muhammad Salim Shah, Lecturer (Usul-uddin), (Islamic Studies) International Islamic University, Islamabad. Air tickets for other delegates were purchased by the National Assembly Secretariat.

As regards the other expenditure, Pakistan missions in Syria, Libya, Tunis, Egypt and Sudan have been reminded telegraphically to intimate the details of expenditure incurred by them. As soon as it is received, it would be compiled and place before the House.

Any supplementary question?

جناب فتح محمد خان۔ ان ممالک کے دوروں سے وفد کو کہاں تک کامیابی حاصل ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب اکبر لاسی صاحب۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ جناب پہلے تو میں یہ کہوں گا کہ کشمیر کے بارے میں جو وفد باہر جا رہے ہیں اور جو کشمیر کمیٹی بنی ہے نوابزادہ نصر اللہ صاحب جیسی شخصیت اور مولانا فضل الرحمان صاحب جیسی اہم شخصیت نے بن ممالک کا دورہ کیا ہے ان کے بہت مفید نتائج نکل رہے ہیں اور کشمیر کے مسئلے کو جس طرح بین الاقوامی پٹی فارم پر اباگر کیا جا رہا ہے میں سمجھتا ہوں کہ انشاء اللہ وہ وقت زیادہ دور نہیں ہے جب کشمیر کا مسئلہ کشمیر کے عوام کی مرضی کے مطابق حل ہوگا۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب چوہدری شجاعت صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا میں وزیر موصوف سے پوچھنا چاہوں گا کہ کیا مولانا فضل الرحمان نے یہ دورہ سرکاری حیثیت میں کیا تھا؟ دوسرا یہ پوچھنا چاہوں گا کہ دورے کے بعد یا ویسے وہ خارجہ پالیسی پر جب بیان دیتے ہیں تو کیا حکومت اس سے اتفاق کرتی ہے؟

جناب چیئرمین۔ جی جناب اکبر لاسی صاحب۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ جناب وہ قومی اسمبلی کے معزز رکن ہیں اور خارجہ کمیٹی کے چیئرمین ہیں اور وہ حکومت پاکستان کے نمائندے کی حیثیت سے دورہ کر رہے ہیں اور ان کا دورہ حکومت پاکستان کی نمائندگی کرتا ہے اور یقیناً "ان کے بیانات حکومت پاکستان کی پالیسی کے مطابق ہوتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ جی فتح محمد خان صاحب۔

جناب فتح محمد خان۔ کئی دنوں سے یہ سوال آ رہا ہے کہ خرچہ کتنا ہوا۔ لیکن ابھی تک اس کا جواب نہیں ملا کہ خرچہ کتنا ہوا ہے۔ کیا چند لوگوں کو خوش کرنے کے لئے پاکستان کا اتنا خرچہ ہوا ہے۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ جناب چیئرمین! دس کروڑ روپے کی رقم کے بارے میں آپ خود سمجھ سکتے ہیں کہ یہ غلط فہمی بنا پر ہے۔ فاضل ممبر کو میں یقین دلاتا ہوں کہ ایسی کوئی بات نہیں مولانا فضل الرحمان بہت سادہ مزاج شخص ہیں ان کے مزاج میں سادگی بھری ہوئی ہے وہ ایک مذہبی شخصیت ہیں یقیناً انہوں نے کوئی غلط اخراجات نہیں کئے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب آفتاب صاحب۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ کشمیر کے مسئلے کے سلسلے میں delegations نو اہزادہ

نصر اللہ اور مولانا فضل الرحمان صاحب کی سربراہی میں جا رہے ہیں۔ ظاہر ہے مسئلے کے حل کرنے کے سلسلے میں کوششیں تو ہو رہی ہیں میرا کہنا یہ ہے کہ ایسا کوئی پروگرام ہے اس سلسلے میں وزیراعظم دہلی جا رہی ہیں اور وزیراعظم ہندوستان سے کوئی گفتگو اس مسئلے میں ہوئی ہے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب لاسی صاحب۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ جناب والا! کمیٹی کے ذریعے یہ جو دورے ہو رہے ہیں۔ حکومت کی کوشش ہے کہ ہندوستان کو کشمیر کے مسئلے پر مذاکرات کے لئے مجبور کرے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میرا سوال بہت سادہ ہے۔ کہ وزیراعظم انڈیا جا رہی ہیں پرائم منسٹر آف انڈیا سے اس مسئلے پر بات کرنے کا کوئی حیلہ ہے یا نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ کوئی حیلہ ہے کہ نہیں؟

جناب غلام اکبر لاسی۔ جناب والا! جیسے کہ میں نے عرض کیا کہ ابھی تک تو ہندوستان کشمیر کے مسئلے پر بات کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔ یہ ہٹ دھرمی ہے۔

جناب چیئرمین۔ فی الحال کوئی پروگرام نہیں ہے۔

جناب غلام اکبر لاسی۔ فی الحال ہم نہیں کہہ سکتے۔

پروفیسر خورشید احمد - کشمیر پر اگر ہندوستان بات کرنے کو تیار نہیں ہے تو ایسی صورت میں وزیراعظم کا ہندوستان جانا قطعاً غلط ہے انہیں صرف اس وقت جانا چاہیئے جب انڈیا بات کرنے کو تیار ہو۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر - جناب والا اگر پرائم منسٹر صاحب ہندوستان گئیں تو یہ ہو نہیں سکتا کہ کشمیر کے متعلق بات نہ کی جائے۔ کشمیر پاکستان کی زندگی اور موت کا سوال ہے کشمیری عوام کو شش کر رہے ہیں کوئی بات چیت ایسی نہیں ہو سکتی جہاں کشمیر کا ذکر نہ ہو۔
جناب چیئرمین - میرے خیال میں آج کل ایک ایک سوال پر اتنے سہمٹری ہوئے تو باقی سوالات رہ جائیں گے۔

جناب آفتاب احمد شیخ - آج اخبارات میں لکھا ہوا ہے کہ سارک کانفرنس کے سلسلے میں پرائم منسٹر انڈیا جا رہی ہیں۔

جناب چیئرمین - وہ تو سارک کانفرنس ہے۔ جی جناب شہزاد گل صاحب آخری سوال جی۔
جناب شہزاد گل - جس طرح محترم وزیر صاحب نے فرمایا کہ مولانا فضل الرحمان جو بھی بیان دیتے ہیں یا دیئے ہیں وہ حکومت پاکستان کے بیان ہیں۔ تو کیا یہ فرمائیں گے کہ سینٹ کی سینیٹنگ کمیٹی برائے فارن ریلیشنز کے بھی جو چیئرمین ہیں اگر وہ کوئی اس قسم کا بیانیہ تو وہ بھی پاکستان حکومت کا بیان تصور کیا جائے گا یا جس طرح اور سینیٹنگ کمیٹیوں کے جو چیئرمین ہیں اگر وہ بیان دیں تو وہ بھی حکومت پاکستان کے بیانات تصور کئے جائیں۔

جناب چیئرمین - جی جناب لاسی صاحب

جناب غلام اکبر لاسی - جناب والا یہ بہت اہم عہدے ہوتے ہیں۔ فاضل ممبران چاہے ان کا تعلق کسی بھی پارٹی سے ہو ہم توقع رکھتے ہیں کہ وہ بحیثیت چیئرمین جو بھی بیان دیں گے وہ نہایت ذمہ داری سے بیان دیں گے اور حکومت پاکستان کی پالیسی کے مطابق دیں گے اور ان کے بیانات کو حکومت پاکستان یقیناً own کرے گی۔

جناب چیئرمین - شکریہ جی اگلا سوال نمبر ۹۵ چوہدری شجاعت حسین - سوال پڑھا گیا

تصور کیا جائے۔

95. *Chuahdhy Shujat Hussain : Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that WAPDA has decided in principle not to implement power supply agreement with Tajikistan?

Malik Ghulam Mustafa Khar: No, it is not a fact that WAPDA has decided no to implement the agreement in question so, to Tajikistan.

چوہدری شجاع حسین - سکیٹری۔

جناب چیئرمین - جی چوہدری صاحب۔

چوہدری شجاع حسین - جناب والا کیا وزیر موصوف یہ بتائیں گے کہ نواز شریف گورنٹ کے عہد میں تاجکستان کے ساتھ بجلی کی فراہمی پر جو سمجھوتہ ہوا تھا جسے واپڈا نے موجودہ حکومت کی پالیسی کے تحت اصولی طور پر اس ختم کرنے کا فیصلہ کیا ہے اگر نہیں کیا تو ڈان میسے اخبار نے ۲۸ فروری ۹۴ کو اس کی بڑی سرخیوں کے ساتھ خبر نشر کی تھی تو حکومت نے اس کی تردید کیوں نہیں کی اب تک

ملک غلام مصطفیٰ کھر - جناب حکومت نے کوئی ایسا فیصلہ نہیں کیا اگر ڈان میں یہ خبر چھپی تھی تو میری نظر سے نہیں گزری تو میرا خیال ہے کہ منسٹری کو اس کی تردید کرنی چاہیئے تھی اگر نہیں کی گئی تو میں on the floor of the House یہ تردید کرتا ہوں کہ ایسا کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔ جو میاں نواز شریف کے وقت فیصلہ ہوا تھا اس کو ہم own کرتے ہیں اور اس کو implement کریں گے۔

جناب چیئرمین - شکریہ جی۔ جناب پروفیسر خورشید احمد صاحب۔

پروفیسر خورشید احمد - جناب والا کیا وزیر موصوف یہ بتا سکیں گے کہ اس کے implementation کی اس وقت کیا پوزیشن ہے۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر - جناب والا اس میں کچھ technical چیزیں ہیں ابھی تک وہ مکمل نہیں ہوئیں لیکن سب سے بڑی جو رکاوٹ ہے وہ یہ ہے کہ ابھی تک افغانستان کے ساتھ ہماری وہ بات چیت نہیں ہو سکی اور وہاں کی conditions اس قسم کی ہیں کہ جب تک افغانستان

حکومت کے ساتھ ہمارا معاہدہ نہ ہو یا ان سے بات چیت نہ ہو اس وقت تک ہم اس کو پایہ تکمیل تک نہیں پہنچا سکتے۔

جناب چیئرمین۔ جناب مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب چیئرمین کیا وزیر موصوف بتا سکیں گے کہ تاجکستان سے افغانستان کے راستے کس کس مقام سے بجلی کی ٹرانسمیشن لائن گزاری جانے گی اور اس پر خرچہ کتنا آنے گا۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب وزیر صاحب۔

جناب غلام مصطفیٰ کھر۔ اس کے لئے مجھے فریش سوال پاسیٹے۔ میں آپ کو وہ details دے دوں گا۔ پہلے یہ فیصلہ کیا گیا تھا کہ جہاں سے لائن گزرے گی اس راستے میں جو آبادیاں آئیں گی ان کو electrify بھی کریں گے۔ لیکن مجھے اس کے بارے میں exact پتہ نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ جناب مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ انہوں نے کہا ہے کہ فریش سوال لائیے، یہ اصل میں تاجکستان سے یہاں بجلی لانے کا جتنا خرچہ کریں گے، اس سے کم خرچے پر ہمارے اپنے بجاشا اور دوسرے ڈیموں سے زیادہ بجلی پیدا ہو سکتی ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ اگر یہ اپنا estimate لے بھی آئیں تو وہ صرف ایک پرائیکنڈا value کے لئے رکھا گیا ہے کہ وہاں سے بجلی لارہے ہیں۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ مجھے بہت افسوس ہے کہ آپ خواہناوہ ہماری intention کو doubt کر رہے ہیں۔ یہ فیصلہ ہم نے نہیں کیا تھا، میان نواز شریف صاحب کی حکومت میں کیا گیا تھا اور اگر اس قسم کی کوئی صورتحال ہے کہ خرچہ اس پر بہت زیادہ ہو گا تو گورنمنٹ کی ایک commitment ہے ہمیں اس کو own کرنا ہے۔

جناب چیئرمین۔ next question ہے جی نمبر ۹۷ ڈاکٹر رحمان صاحب۔

97. *Dr. Muhammad Rehan: Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to Senate Starred Question No. 5 dated 13th July, 1993 and state

whether the instructions have been issued to WAPDA to electrify Dera Ali Rehan Mauza Saidal, Sargodha, from MNA quota; if so, the date on which the instructions were issued and the total estimated cost of the work and the percentage of work completed so far?

Malik Ghulam Muatafa Khar: (a) Instructions for electrification of Dera Ali Rehan District Sargodha were issued under the quota of Mr. Ghulam Mustafa Khan Jotoi, Ex-MNA. Survey was carried out and the Dera in question was not found feasible for electrification on the basis of population criteria. The criteria was later on relaxed by the Minister for Water and Power. The work could not be taken in hand as it was stopped by the Caretaker Government.

(b) No work has been done in this Dera, therefore, it is still unelctrified. The total estimated cost is Rs. 1.2000.

ڈاکٹر محمد ریحان۔ جناب والا سب سے پہلے وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ یہ گاؤں کا نام ہے ڈیرہ علی ریحان، موضع سیڈال سرگودھا۔ ذاتی طور پر میرا اس کے ساتھ کوئی تعلق نہیں ہے، نہ وہاں میری کوئی زمین ہے، نہ کوئی ڈیرہ ہے۔ البتہ قومی تعلق ضرور ہے کہ وہ پاکستان کا ایک محروم گاؤں ہے۔

جناب والا سوال میں یہ پوچھا گیا ہے کہ اس کی electrification کے لئے فنڈز غلام مصطفیٰ جتوئی نے مہیا کئے گئے تھے۔ اس کا criteria نہیں بنتا تھا، بعد میں گورنمنٹ نے criteria relax کیا لیکن ابھی تک اس پر وہ کام کیوں نہیں ہو رہا ہے؟

جناب چیئرمین۔ جی جناب کھر صاحب۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ یہ جناب غلام مصطفیٰ جتوئی نے کیا تھا اور اس کا criteria relax ہوا تھا لیکن کسی وجہ سے کام وہاں شروع نہیں کیا گیا۔ اگر اب fresh وہ apply کریں تو انشاء اللہ ان کو میں ہم دے دوں گا کہ وہاں کام شروع کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ تو apply کا کیوں آپ انتظار کرتے ہیں آپ ویسے ہی ہم دے

دیں آرڈر تو پہلے ہی ہوا ہے۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر - نہیں اس کے لئے تو ان کو کچھ کھ کر دینا پڑے گا تا کہ

وہ implement ہو۔

جناب چیئرمین - نہیں وہ کہتے ہیں کہ گورنٹ نے تو criteria relax کر دیا ہے

اور اس کے باوجود ابھی تک نہیں ہوا ہے۔

The work would not be under taken, as it would have been stopped by the Caretaker Government.

لکھا ہوا ہے کہ کینٹیکر گورنٹ نے کام بند کروا دیا تھا۔

جناب غلام مصطفیٰ کھر - جناب چیئرمین اس کے بعد اور بھی بہت سے کام

شروع ہونے تھے۔ یہ بہت بھونٹی سی رقم ہے اگر آپ مجھے ایک درخواست بھجوا دیں تو میں آج ہی آرڈر کر دوں گا اور کام شروع ہو جائے گا۔

ڈاکٹر محمد ریحان - جناب چیئرمین وزیر موصوف کی خدمت میں ایک جنرل قسم کا

سوال ہے کہ اگر کسی جگہ پر کسی member of Parliament نے electrification کو sponsor کیا ہو اور وہاں جو متعلقہ ڈویژن ہو اپنی من مانی کرے اور معزز رکن وغیرہ کو خاطر میں نہ لائے تو اس سلسلے میں آپ کیا اقدامات کرنا پسند کریں گے جی۔

جناب چیئرمین - جی ملک صاحب۔

جناب غلام مصطفیٰ کھر - میرا خیال ہے کہ اگر قانون اور criteria کے مطابق جو

ممبر صاحب وہاں ان کو کہیں اور وہ نہ کریں تو ان سے explanation call کی جائے گی کیونکہ ہماری طرف سے واضح instructions ہیں کہ جو کوئی ہم ممبر صاحب کو دیتے ہیں اور اگر وہ criteria کے مطابق تو ان کی مرضی کے مطابق electrification کی جائے۔

جناب چیئرمین - شکریہ جی۔ جی سوال نمبر ۹۹ جناب سیف اللہ خان پراچہ صاحب۔

سیلمنٹری سوال۔

Power be pleased to refer to Senate Starred Question No. 54 replied on 19th May, 1994 and state:

- (a) whether it is a fact that Unit No.1 of 3X50 MW Lakhra Coal Fired Power Plant was not commissioned in May 1994; if so, its reasons;
- (b) the price and name of the Party from whome Lakhra coal is being purchased for the said plant;and
- (c) the arrangement made for disposal of plants, polluted water?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a)The unit was commissioned on 28-3-1994 on trial basis and has generated 6.7 million Units of electricity untill now. On 26th June, 1994, the Unit completed 72 hours test run successfully. But still Chinese contrators have yet to carry out contractual testing and the commercial operation is expected to be started in October, 1994.

(b) Coal for Lakhra Project is being puchased from PMDC (Pakistan Mineral Development Corporation) at the rate fo Rs.660 per tonne for one year operation of Plant and for further procurement of coal,, it is planned to procure 50% Coal from PMDC and 50% from LCDC. This arrangement will continue till mechanized mining is developed at Lakhra through international contractor.

(c) The Power Plants. effluent is not polluted but any cooling water is being discharged into River Indus, as per the design meeting enviromental standards.

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین ضمنی سوال۔

جناب چیئرمین۔ جی اس ۹۹ نمبر سوال پر۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ کونڈ میں خاص طور پر کونڈ سے چلنے والی power plant

project کا کوئی منصوبہ ان کے زیر غور ہے۔

جناب چیئرمین۔ کوئٹہ میں کوئی منصوبہ ہے جناب۔ جی فرمائیے۔ ملک صاحب آپ

سے سوال پوچھ رہے ہیں سوال ۹۹ کا supplementary question کہ کوئٹہ میں پاور پلانٹ لگانے کا کوئی منصوبہ ہے based on coal۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ مجھے اس وقت اس کا کوئی علم نہیں، لیکن اگر یہ fresh

notice دے دیں تو میں ان کو بتا دوں گا۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ یہ جیسے coal develop

کر رہے ہیں تو ضرور وہاں لگائیں گے اور اگر آپ لگانا چاہیں تو آپ کو permission ہم مل دے دیں گے۔

لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) سمیع قادر۔ سوال کے جواب میں میرا (سی) میں کھا گیا

ہے کہ

The power Plants' effluent is not polluted and is being discharge into river Indus. Is the effluent totally not polluted and the water which is being discharged is pollution free in the Indus River? I think the use of coal is bound to do some pollution in the water.

Malik Ghulam Mustafa Khar: It is exactly what I asked the Additional Secretary and I was under the impression that water which is being discharged, some kind of pollution must be there and which is harmful for environment and for so many other things but I was categorically told that it does not have any pollution but the only thing that it is hot once it put into the river, becomes harmless but since if you have any information, General Sahib, I will be too happy to talk to you.

جناب چیئرمین۔ شکریہ جی۔ میرا خیال ہے جی بہت ہو گئے ہیں، پھر وقت نہیں

رہے گا باقی سوالوں کے لئے۔

جناب محمد ابراہیم خان۔ جناب عالی، وزیر موصوف سنے میں پوچھنا چاہتا ہوں کہ کیا

یہ مناسب اور بہتر نہیں ہو گا قومی سطح پر کہ coal سے power generation کی بجائے

hydel power generate کی جائے کہ جس سے environmental pollution نہیں ہوتی۔

جناب چیئرمین۔ جی

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ جی ان کی بات بالکل صحیح ہے صرف pollution نہیں بلکہ۔۔

جناب چیئرمین۔ سستی بھی ہوتی ہے۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ وہ بھی سستی بھی بہت پڑتی ہے۔ ہم اس کی پوری کوشش کر رہے ہیں اور آپ کے تعاون اور آپ کی مدد کی ضرورت ہے اور ہمارے ملک میں اتنی جگہیں ہیں اور اتنے مقام ہیں کہ اس پہ ہمیں بہت ہی مفاد پہنچ سکتا ہے اور مجھے بہت خوشی ہے کہ آج House کی سوچ بہت positive ہے۔

جناب محمد ابراہیم خان۔ جناب چیئرمین صاحب۔

جناب چیئرمین۔ ابراہیم صاحب اب وقت نہیں رہا۔

جناب محمد ابراہیم خان۔ صرف ایک ہی بات ہے۔

جناب چیئرمین۔ میرے خیال میں اب وقت نہیں رہا۔

جناب محمد ابراہیم خان۔ صرف ایک ہی بات ہے جناب۔ ہم بھی خوش ہیں کہ جناب منسٹر صاحب hydel power generation کی encouragement چاہتے ہیں، وہ سستی بھی ہے pollution بھی نہیں ہوتی۔ مگر صوبوں کی consensus لئیے بغیر ایسے بیانات اخبار میں دئیے جا رہے ہیں جو یکطرفہ ہیں اور جس سے سارے صوبوں کے تنازعے ہیں تو میں ان سے یہ بھی request کرتا ہوں کہ وہ statement بھی اخبارات میں نہ دیں جو متنازعہ ہیں اور صوبوں کی جن پر consensus نہیں ہے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ 'this' is a word of advice۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ جی میں بالکل آپ سے agree کرتا ہوں، میرے خیال میں اگر آپ کو یہ تاثر ہوا ہے تو وہ اخبار کے پرنٹ کرنے کی غلطی ہو سکتی ہے۔ ہمارا اور ہماری حکومت کا پہلے دن سے یہ ارادہ ہے اور ہمیں مکمل یقین ہے کہ ہم consensus پیدا کریں گے،

اس کے بعد کوئی کام کریں گے۔ پاکستان کوئی میری ملکیت نہیں ہے، پاکستان کے آپ سب مالک ہیں، پاکستان کے عوام ہیں اور تمام وہ کام کئے جائیں گے جو پاکستان کے مفاد میں ہیں، چاروں صوبوں کے مفاد میں ہیں۔ اگر کسی ایک صوبے کے مفاد کے خلاف بھی ہو تو میں پنجاب کی طرف سے یہ کہتا ہوں کہ ہم ایسی کوئی بات نہیں کریں گے۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ ۱۰۱ جی احسان شاہ صاحب۔

101. *Syed Ehsan Shah: Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to Senate Starred Question No. 175 replied on 19th May, 1994 and state whether the cost of the land has been paid to the land owners; if so, the names of such land owners and the amount paid to each?

Malik Ghulam Mustafa Khar: The Federal Government deposited Rs.0.9 million with Collector Gujrat, Government of Punjab for making payments to the land owners. The information regarding the names and the amounts paid to the land owners is not forthcoming from Government of Punjab, despite reminder.

سید احسان شاہ۔ جواب کے آخر میں کہا گیا ہے کہ بار بار یقین دہانیوں کے باوجود پنجاب کی حکومت زمین کے مالکان کے نام اور ان کو ادا کی گئی رقم کی اطلاعات فراہم نہیں کر رہی۔ تو کیا منسٹر صاحب بتائیں گے کہ حکومت کے پاس کوئی ایسا قانون یا کوئی ایسی چیز ہے کہ ان سے نام لیں۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب ملک صاحب۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ مہربانی کر کے سوال repeat کر دیجئے۔

جناب چیئرمین۔ سوال یہ ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا

ہے کہ ہم نے تو پیسے دے دیئے ہیں لیکن حکومت پنجاب غالباً وہ نام نہیں دے رہی کہ پیسے آئے دیئے ہیں land owners کو یا نہیں دیتے ہیں۔ اور کیا آپ کوئی اپنے اختیارات استعمال نہیں کر سکتے کہ نام مل جائیں، detail مل جائے۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر - اختیارات تو جناب وہ بھی جانتے ہیں اور میں بھی جانتا ہوں لیکن جو سوال یہ supplementary پوچھ رہے ہیں یہی کل میں نے کہا تھا کہ جب تک ہمیں اس کا علم نہ ہو - ہم نے تو صوبائی حکومت کو دے دیئے لیکن جب تک یہ ان لوگوں تک نہیں پہنچے تو یہ بات ٹھیک نہیں لیکن unfortunately تین دفعہ تو صوبائی حکومت سے پوچھا گیا ہے ابھی تک جواب نہیں آیا اور میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ میں چیف منسٹر صاحب سے خود بات کروں گا اور اور آئندہ ان کے نام لے کر آپ کو جواب دوں گا۔

جناب چیئر مین - شکریہ جی اگلا نمبر 102 احسان شاہ صاحب -

102. * Syed Ehsan Shah: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

- (a) the funds allocated in the Annual Development Programme 1993-94 to the Area Electricity Board, Quetta;
- (b) whether all funds have been utilised completely, if so, the details of work and development done; and
- (c) if not utilised completely, the amount of remaining funds and the reasons for not utilising them?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) The funds allocated in the Annual Development Programme 1993-94 to the Area Electricity Board Quetta are as under:-

(1)	Village Electrification	Rs. 126.00 million
(2)	HT/LT feeder Urban	Rs. 40.70 million
(3)	HT/LT feeder Rural	Rs. 44.00 million

- (b) 90% funds allocated for village electrification have been utilized but 10% could not be utilized due to late identification of the villages from the public representatives and 181 villages have been electrified upto 30-6-1994. In addition

to this, 32 villages have been electrified on deposit basis.

(c) The remaining funds could not be utilized due to following:-

(1) Due to less scope of work and limited requirements of HT/LT for the extension of electricity supply in urban areas 55% funds are utilized.

(2) The funds allocated under HT/LT feeders in rural areas have been fully utilized which has been utilized in construction of new feeders at Kuchled, Turbat, Kalat/Mongochar, Zhob, Sibi, Pasni, Loralai and Panjgoor. Bifurcation of 11 KV Zard Ghulam Jan feeder from Mangochar, bifurcation of 11 KV Brinchina feeder from Mangochar, and bifurcation of Chotank feeder from Mangochar. Moreover HT/LT extension of Mangochair have been carried out in a number of villages in Balochistan.

جناب چیئرمین۔ کوئی ضمنی سوال؟۔

سید احسان شاہ۔ کیا جناب وزیر صاحب بتائیں گے کہ باقی صوبوں کے Electricity Area Boards کو کتنے funds فراہم کئے گئے 1993 اور 1994 کے دوران۔ بلوچستان کا تو اس میں آگیا ہے لیکن باقی صوبوں کو کتنے funds فراہم کئے گئے؟

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ میرے لئے مشکل ہو گا کہ 1993 اور 1994 کے اس وقت میرے پاس figures نہیں ہیں۔ جو آپ نے سوال پوچھا تھا اس کا تو جواب یہاں ہے۔ اس سے زیادہ کے لئے fresh notice۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب فضل آغا صاحب۔

سید محمد فضل آغا۔ میں محترم وزیر صاحب سے گزارش کروں گا کہ یہاں پر انہوں نے Column (C) میں بتایا ہے کہ urban area میں 55% کی savings ہوئی ہے کیونکہ وہاں پر کام نہیں تھا اور رورل ایریا میں funds exhaust ہو گئے۔ تو میں ان سے گزارش کروں گا کہ یہاں ایرن ایریا میں لوگ کم ہیں اور حکومت کی پالیسی بھی ہے کہ لوگ رورل ایریا میں زیادہ ہیں اور جس طرح رورل ایریا کے funds exhaust ہو گئے تو وہاں پر HT/LT ایرن ایریا سے۔ کیا یہ آپ مہربانی فرمائیں گے کہ

Area Electricity Board کوٹہ کے پاس جو savings ہیں اربن ایریا کی۔ وہ ان کو re-appropriate کر کے رورل ایریا کو دے دیں تاکہ گاؤں اور دیہاتوں میں زیادہ بجلی پہنچا سکیں۔

جناب ڈپٹی چیئرمین۔ جی ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ میرا وزیر موصوف صاحب سے ضمنی سوال یہ ہے کہ تربت سے ہتھگور کے لئے جو بجلی کا کام ہو رہا ہے۔ اس کی رفتار بہت سست ہے۔ کیا وزیر موصوف صاحب اس معزز ایوان میں وہاں کے عوام کو یہ یقین دلائیں گے یا ان کے لئے کوئی حکم صادر کریں گے تاکہ وہ بجلی کا کام تیزی سے کریں اور وہاں کے لوگوں کو جلد سے جلد بجلی ملے۔ ان کی رفتار بہت سست ہے۔ کام بہت سست ہو رہا ہے۔ دوسرا میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ تربت سے بلیدہ کے لئے جو بجلی کی منظوری ہوئی ہے۔ کیا اس کے لئے لائن بچھانے کا کام شروع ہو جائے گا؟

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ یہ depend کرتا ہے کہ اس کی survey اور اس کے بعد وہ criteria وغیرہ سارا دیکھتے ہیں۔ اگر وہ ہو گیا تو پھر فوراً ان کو حکم دے دیا جائے گا کہ کام کریں اور جہاں کام سست ہو رہا ہے۔ میں وہاں کے Chief Engineer کو ہدایت بھیج دیتا ہوں اور معزز ممبر ان کے ساتھ مل لیں۔ وہ ان کے ساتھ جائیں گے اور کام تیزی سے ہو گا۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ ہتھگور کے لئے خاص طور پر۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ جہاں بھی آپ کہیں گے۔ جس جگہ پر بھی کام ٹھیک نہیں ہو رہا ہے۔ مجھے خوشی ہو گی کہ ہم ان کو سامان مہیا کر سکیں اور ان کا خیال کر سکیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ شکریہ جناب۔

حافظ حسین احمد۔ نوٹس سے دالبندین اور مل کے لئے تو منصوبہ بنایا گیا ہے۔ اس کو کب تک تکمیل تک پہنچایا جائے گا؟

جناب چیئرمین۔ یہ منصوبہ پاس ہو گیا ہے؟

حافظ حسین احمد۔ جی ہاں کب کا ہوا ہے۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ پاس ہوا ہے یا کام شروع ہوا ہے؟

حافظ حسین احمد - کاغذات میں شروع ہے ویسے نہیں ہے۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر - یہ مجھے دکھ کر جانا پڑے گا۔

جناب چیئر مین - جی وقت ختم ہو گیا ہے۔ اسی لئے کہتے ہیں کہ ذرا ضمنی

سوال توڑے کریں تو زیادہ سوالات cover ہو جائیں گے۔ جی ابراہیم صاحب۔ فرمائیں۔

جناب محمد ابراہیم خان - جناب عالی - ان دیہات کو بجلی تو مل جائے گی۔

آپ حکم صادر فرمائیں گے لیکن کیا یہ بھی ہمیں یقین دلائیں گے کہ ان کو voltage

پورے ملیں گے۔ اس لئے کہ پورے ملک میں دیہات میں رورل ایریا میں کم voltage سپلائی

کی باقی ہے اور جن لوگوں کو کم voltage کی سپلائی grid سے دیتے ہیں ان کو انعام دینے

جاتے ہیں۔ لوگوں کے گھریلو سامان جلتے ہیں damage ہوتے ہیں۔ لاکھوں کروڑوں روپیہ

کا نقصان ہوتا ہے۔ کیا وزیر صاحب اس بات کی یقین دہانی کرائیں گے apart from

load shedding بجلی کی voltage پوری قوم کو ملے گی۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر - ہمیں بھی اس کی تشویش ہے اور پاکستان کے عوام کو

بھی اس کی تشویش ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ پچھلے کئی سالوں سے renovation کا کام

نہیں کیا گیا اوکٹن زیادہ سے زیادہ دیئے گئے ہیں اور جو ہماری پرانی لائنیں ہیں وہ اس

قابل نہیں ہیں کہ لوڈ اٹھا سکیں۔ اس میں corruption کا element بھی ہو گا۔ اس لئے یہ

حکومت خاص طور پر اس پر توجہ دے رہی ہے کہ ایک تو نئی بجلی پیدا کرے جس میں کمی کی

شکایات پیدا نہ ہوں۔ انشاء اللہ ہمیں جو response مل رہا ہے اس کے پیش نظر تین چار

سالوں میں بجلی کی کمی پوری ہو جائے گی۔ ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمارے ملک میں

بجلی کی کمی جلد پوری ہو جائے اور renovation کا کام بھی جلد مکمل ہو جائے گا۔ اس کے بعد

voltage drop نہیں ہوگی لیکن جب تک یہ کام نہیں ہوتے ہیں اس وقت تک ہم یہ کوشش

کریں گے کہ اس inefficiency کو دور کر کے لوگوں کی شکایات کو دور کیا جائے۔

جناب چیئر مین - فضل آغا صاحب - last question۔

سید محمد فضل آغا - میرے سوال تو تینوں ہی رہ گئے ہیں لیکن پھر بھی میں مصطفیٰ

کھر صاحب سے ایک بہت ہی ضروری سوال پوچھنا چاہتا ہوں۔ ۹۴-۱-۲۱ کو Area Electricity Board کوئٹہ کے تحت کچھ لڑکوں کے interviews اور written tests ہوئے تھے، ان کے results ابھی تک نہیں آئے ہیں، ان کے بارے میں جواب میں فرمایا ہے کہ یہ کیس ہائی کورٹ میں ہے، جس کی وجہ سے results رکے ہوئے ہیں تو اس کے متعلق کیا وزیر صاحب فرمائیں گے کہ results آنے کے بعد میرٹ پر انہیں ملازمتیں دی جائیں گی کیونکہ وہ لوگ ایک سال سے انتظار میں بیٹھے ہوئے ہیں اور بے روزگاری بھی بہت ہے۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ آپ بالکل صحیح کہتے ہیں لیکن اس میں قانونی پابندی ہے۔ ہم اس سلسلے میں یہ کوشش کر رہے ہیں کہ فیصلہ ہو جائے۔ جب یہ فیصلہ نہیں ہوتا ہے، اس وقت تک result held up ہے۔ میں اپنی طرف سے یقین دہانی کراتا ہوں کہ جو بھی فیصلہ ہوگا، اس میں، میں اپنی طرف سے کوئی تبدیلی نہیں کروں گا جو لوگ پاس ہوں گے، ان کو میرٹ پر لیا جائے گا۔

Mr. Chairman : Question Hours is over.

†103. *Malik Haji Faridullah Khan : Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

(a) whether it is a fact that an amount of Rs. 95,000 had been paid to WAPDA for provision of electric connection to a Tubewell, under "Tameer-e-Watan" programme in Taimur Abad, District Bannu; and

(b) whether it is also a fact that WAPDA has not provided electric connection to this Tubewell; if so, its reasons and the time by which it will be provided?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) Yes, a sum of Rs. 98,076 has been paid to WAPDA.

* Question Hour being over remaining questions and answers be taken as read and placed on the table of the House.

(b) Connection to the tubewell has since been provided effective 29th June, 1994.

106. *Mr. M. Zafar : Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to Senate Starred Question No. 71, replied on 10th May 1993, and state:

(a) the total work done on construction of 220 KV Guddu-Sibi transmission line section; and

(b) the names of villages to be electrified on completion of Sibi-Quetta section by December, 1994?

Malik Ghulam Mustafa Khar : (a) 220-KV Sibi-Quetta Section (Double Circuit).___ The work on this portion of line comprising of 128 KM having 365 Tower locations is the advance stage of completion which is expected to be completed by December, 1994.

220-KV Guddu-Sibi Line. ___ The work on this section comprising of 250 KM having 612 Tower locations is in progress. This Section has been divided into further three sub-sections in order to accelerate the construction work. The completion date of this section is December, 1995.

(b) The list of vilages to be electrified by December, 1994 is attached as Annexure- 'A'.

LIST OF VILLAGES TO BE ELECTRIFIED UPTO DECEMBER, 1994

S. No.	Name of Village	Tehsil	District	Population	Distance from 11 KV Line (KM)	E Cost (Million)
1.	Peri Kahan.	Turbat	Turbat	480	0.200	1.947
2.	Badar Sheraz.	Jhatpat	Jaffarabad	296	1.535	0.661
3.	Talawan Zehri.	Zelyi	Khuzdar	680	7.89	1.98
4.	Phul Marao Satikzai.	Mastung	Mastung	480	0.200	1.376
5.	Azad Khan Mairani.	Rakhni	Barkhan	280	1.512	0.547
6.	Naik Muhammad Safi.	Loralai	Loralai	105	0.749	0.957
7.	Malik Ghafar Tor Nasir.	Sanjavi	Loralai	512	0.227	0.673
8.	Malik Said Muhammad.	Noshki	Chaghi	595	1.598	0.933
9.	Molvi Mir Ahmed.	Ziarat	Ziarat	328	2.400	1.565
10.	Sara Khaizai.	Ziarat	Ziarat	231	1.01	0.839
11.	Malik Suleman.	M. Bagh	Q Saifullah	315	0.180	0.737
12.	Mohallah Hara.	Lehri	Bolan	720	0.220	0.679
13.	Kach Talani	Lehri	Bolan	450	0.796	0.824
14.	Mohallah Jilani Shamsi.	Lehri	Bolan	688	0.148	0.939
15.	Thori Fateh Ali.	Lehri	Bolan	350	2.604	0.879
16.	Hamza Band.	Bagh	Bolan	679	3.477	1.396
17.	Balak.	Barshora	Pishin	200	0.075	0.518
18.	Malik Nawab Khan Nafi.	Pishin	Pishin	792	0.621	1.150
19.	Mara Tangi.	Loralai	Loralai	704	1.498	0.989
20.	Mara Kalan.	Loralai	Loralai	232	0.660	0.619
21.	Shahban Jangi Cheena.	Loralai	Loralai	090	4.486	1.754
22.	Zarwan Mangalzai	Zhob	Zhob	416	2.988	1.268
23.	Miana Mangalzai	Zhob	Zhob	880	2.67	1.471
24.	Qadir Bukhsb Lajwani	Jhatpat	J Abad	416	2.988	0.99
25.	Ghulam Qadir Chandio	Jhatpat	J Abad	240	1.988	0.671
26.	Athar Khan Ramdani.	Jhatpat	J Abad	216	0.890	0.51
27.	Punial Jamali	Usta Mohd	J Abad	216	0.714	0.42
28.	Goth 62 Mori.	Usta Mohd	J Abad	200	0.110	0.27
29.	Piral.	Usta Mohd	J Abad	208	0.094	0.26
30.	Ghulam Jan Badur.	Jhatpat	Nasirabad	480	4.006	1.26
31.	Koz Kach.	Q S.	Q Saifullah	704	0.055	1.55
32.	Doharah Gara.	Q.S.	Q Saifullah	448	0.192	1.02
33.	Goth Dad	Jhal Magsi	Jhal Magsi	736	1.184	0.75
34.	Goth Admani.	Jhal Magsi	Jhal Magsi	376	2.204	0.68
35.	Bashirabad	Quetta	Quetta.	1416	0.000	0.71
36.	Washboob	Panjgoor	Panjgoor	2848	0.444	1.4
37.	Haji Ahmed Khan.	Rakhni	Barkhan	250	0.728	0.6
38.	Daddu Hassani.	Rakhni	Barkhani	200	1.320	0.6
39.	Gola Wah.	Lehri	Bolan	416	3.202	0.8
40.	Phulabad Marove Satazkai		Mastung	1480	0.342	1.3
41.	Mat Mangalzari	J Magsi	Jhal Magsi	300	1.91	0.6
42.	Mat Sobhani.	J Magsi	Jhal Magsi	216	1.292	0.5

S. No.	Name of Village	Tehsil	District	Population	Distance from 11KV Line (KM)	E Cost (Million)
43.	Mat Katohar.	J/Magsi	Jhal Magsi	296	1.650	0.60
44.	Mat Barani.	J/Magsi	Jhal Magsi	344	1.99	0.57
45.	Naizal Admani	J/Magsi	Jhal Magsi	208	3.31	0.70
46.	Giawal Hyderzai.	Q/Saifullah	Q/Saifullah	232	0.57	0.67
47.	Abdul Rehman.	Gulistan	Q/Abdullah	248	0.122	0.40
48.	Manan Dolangi	Gulistan	Q/Abdullah	280	1.147	0.60
49.	Akhtar Muhammad	Gulistan	Q/Abdullah	216	1.009	0.50
50.	Rind Gar Takhtani.	Quetta	Quetta	208	0.055	0.372
51.	Boloch Abad Sariah.	Quetta	Quetta	440	0.278	0.484
52.	Qadir Bux Lajwani.	J/Pat	J/Abad	416	2.988	0.997
53.	Gihulam Qadir Chandio.	J/Pat	J/Abad	240	1.988	0.687
54.	Altar Khan Romdani	J/Pat	J/Abad	216	0.89	0.517
55.	Sharbat Khan.	Kirdgab	Mastung	336	0.180	0.45
56.	Dhor Mehrallizai.	Mangocher	Kalat	520	0.204	0.65
57.	Shenah Khurah	M/Bagh	Q/Saifullah	640	1.610	1.257
58.	Wadera Paind Khan	Rakhni	Barkhan	448	5.000	1.380
59.	Hathiari.	J/Magsi	J/Magsi	1040	6.197	1.728
60.	Punga Ziarat.	Karnai	Sibi	152	1.65	1.872
61.	Kaoho Armti Kakozai	Gulistan	Pishin	272	0.270	0.680
62.	Wacha Zaman.	Q/Saifullah	Q/Saifullah	360	3.740	1.644
63.	Shahwani	Kharan	Kharan	656	0.079	0.860
64.	Mussafir.	Kirdgab	Mastung	232	—	0.304
65.	Liaquat Ali Umrani.	U/Mohd	J/Abad	224	1.050	0.551
66.	Faqir Muhammad Pannah.	D.M.J.	Nasirabad	215	1.747	0.450
67.	Khair Shah.	D.M.J.	Nasirabad	240	1.357	0.485
68.	Saleh Mohammad Paindrani.	D.M.J.	Nasirabad	296	1.200	0.460
69.	Ginah.	Turbat	Turbat	1544	0.957	2.10
70.	Nali Sar.	Q/Saifullah	Q/Saifullah	416	0.120	0.564
71.	Chotjo Khuzdar.	Zehri	Khuzdar	448	3.401	1.951
72.	Sangsian.	Zehri	Khuzdar	288	1.235	0.978
73.	Tazi Malgenzar.	J/Magsi	Jhal Magsi	220	0.00	
74.	Killi Razzan.	Kohlu	Kohlu	1100	0.00	
75.	Taj Muhammad Badeni.	Noshki	Chaghi	080	0.00	
76.	Suffian.	Loralai	Loralai	200	0.00	
77.	Ghabargi I & II.	Zhob	Zhob	1500	5.960	
78.	Baidara.	Barshore	Pishin	800	1.760	
79.	Haji Mula Dad Miralzai.	Pishin	Pishin	200	0.460	
80.	Mir Baz Khan.	Jhat Pat	Jaffarabad	130	0.450	
81.	Sarghani I & II.	Jhat Pat	Jhal Magsi	1728	0.340	
82.	Hamer Khan Jamali.	Tambo	J/Abad	40	2.630	
83.	Akhtar Muhammad Bawar	Bori	Loralai	800	1.710	
84.	Ward No. 10 Luni Road Sibi.	Sibi	Sibi	1200	1.640	
85.	Shah Ghayi	Pishin	Pishin	520	1.030	
86.	Dad Muhammad Umrani.	Tambo	J/Abad	200	1.220	
87.	Allah Dad Bugti.	D.M. Jamali	J/Abad	216	0.950	
88.	Rostam Khan.	D.M. Jamali	J/Abad	200	0.000	
89.	Munda Haripal	Zhob	Zhob	600	6.920	
90.	Pakhezai Meena Bazzar.	Zhob	Zhob	1300	4.320	
91.	Plane Ghina Nanqazi Dadzai.	Q/Saifullah	Q/Saifullah	200	4.030	

S. No.	Name of Village	Tehsil	District	Population	Distance from 11 KV Line (KM)	E. Cost (Million)
92.	Deke Sulemanzai.	Zhob	Zhob	1000	1.780	
93.	Sado Khan Haripal.	Dukki	Loralai	400	1.190	
94.	Lohrlai Khadzai.	Dukki	Loralai	1152	0.000	
95.	Noor Abad.	Pishin	Pishin	432	1.030	
96.	Ochi Khair Zehri.	Nal	Khuzdar	776	2.800	
97.	Suuni Zaik Zehri.	Nal	Khuzdar	240	2.770	
98.	Khud Shahr.	Wadh	Khuzdar	400	0.270	
99.	Allali Bux Umrani.	Jhat Pat	J. Abad	200	0.240	
100.	Shashik Shahar	Wadh	Khuzdar	1000	3.920	
101.	Dan Rastari.	Nal	Khuzdar	240	2.770	
102.	Notani Dirnali.	Nal	Khuzdar	960	3.180	
103.	Sangsalai	Kalat	Kalat	576	1.780	
104.	Kapto Khurd.	Kalat	Kalat	920	2.970	
105.	Killi Muhammad Afzal.	Mastung	Mastung	115	0.760	
106.	Sher Jan Agha (Nooshki).	Noshki	Chaghi	214	5.320	
107.	Killi Shafi Muhammad.	Wadh	Khuzdar.	792	1.250	
108.	Killi Nabi Bux.	Wadh	Khuzdar	1024	1.370	
109.	Teghab	Nal	Khuzdar	464	4.054	
110.	Dapal.	D/Bughti	D/Bughti	310	1.5	
111.	Peshi.	D/Bughti	D/Bughti	150	2.0	
112.	Kumbani	D/Bughti	D/Bughti	290	1.5	
113.	Kordan.	D/Bughti	D/Bughti	200	0.00	
114.	Sangsila.	D/Bughti	D/Bughti	230	2.5	
115.	Kargaz.	D/Bughti	D/Bughti	100	0.00	
116.	Dunani.	D/Bughti	D/Bughti	180	0.00	
117.	Jauri.	D/Bughti	D/Bughti	110	0.300	
118.	Landi.	D/Bughti	D/Bughti	100	0.500	
119.	Kombi.	D/Bughti	D/Bughti	250	1.300	
120.	Burirah.	Jhal Magsi	Bolan	120	0.000	
121.	Kiratabad.	Bori	Loralai	095	1.250	
122.	Bohari Langan	Kohlu	Kohlu	320	0.620	
123.	Ghulam Mohd Khoso.	Jhal M.	Bolan	080	0.000	
124.	Tangan Manzari.	Pishin	Pishin	1200	1.020	
125.	Ragha Sultanazai	Zhob	Zhob	1350	0.000	
126.	Nizamabad	Loralai	Loralai	1300	1.350	
127.	Rakh Ahmed Khail.	Zhob	Zhob	1280	1.570	
128.	Bhutto Landi.	Noshki	Chaghi	700	0.000	
129.	Abdul Razzak.	Noshki	Chaghi	230	0.420	
130.	Nawa Shehr Shireenah.	Mastung	Mastung	320	0.000	

108. *Jam Kararuddin: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the number of villages electrified on my recommendation out of my quota for the years 1991-92 and 1992-93, indicating also the names of villages, total expenditure incurred, date of completion, the time by which remaining villages will be electrified?

Malik Ghulam Mustafa Khar: The Honourable Senator Haji Jam Kararuddin recommended 14 villages for the year 1991-92 and 1992-93 out of which 7 villages have been electrified, the detail is given as under:-

S. No.	Name of village	Estimated Cost
1.	Jam Muhammad Siyal.	2,36,000
2.	Gul Muhammad Siyal.	1,82,000
3.	Muhammad Khan Almani.	2,68,000
4.	Ghazi Nawal.	1,36,000
5.	Muhammad Salik Chandio.	2,75,000
6.	Ghulam Qadir Matlo.	10,30,000
7.	Abdullah Burdi Baloch Mohallah Sher.	2,70,000

The remaining villages are under progress and will be electrified upto 10/1994, the detail is as under:-

1.	Ali Sher Rajput.	1,22,000
2.	Gul Sassan Leghari.	1,50,000
3.	Chibbar Sabi.	2,26,000
4.	Jam Sethar.	2,98,000
5.	Wali Muhammad, Mehar, Hassi Mari, Abdullah	2,80,000

Almani Motho Almani

6. Junco. 3,80,000

7. Channaja & Mohalas (A) Butta (B) Sonoders. 6,60,870

109. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that the recent interviews held for the post of assistant Engineer in office of the Chief Engineer Electricity, WAPDA, Quetta, has been cancelled, if so, its reasons and if not, the time by which results will be announced?

Malik Ghulam Mustafa Khar: No interview has been held for the post of Assistant Engineer in Office of the Chief Engineer Electricity, WAPDA Quetta. However, a written test for the recruitment of Junior Engineers was held on 31-1-1994. Result has been held up due to interim order of the Lahore High Court.

110. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the total amount received through loans, credits and aid from the foreign countries since 1990 for flood protection with province-wise break-up of the projects undertaken against the said amount indicating names and amount of each project?

Malik Ghulam Mustafa Khar: Total amount received Rs. 2095.223 million. Province-wise break-up is given as under:-

Punjab	Rs. 1102.758 million
Sindh	Rs. 538.459 million
NWFP	Rs. 321.513 million
Balochistan	Rs. 132.493 million
Total	Rs. 2095.223 million

Project-wise break-up is as under:-

Province	FPSP	1988-FDRP	1992-FDRP	Total
Punjab	494.273	299.695	308.790	1102.758
Sindh	235.926	85.723	216.810	538.459
NWFP	141.268	32.074	148.171	321.513
Balochistan	50.683	29.250	52.560	132.493

111. *Syed Muhammad Fazal Agha: Will the Minister for Water and Power be pleased to state the total number of villages electrified during the last three years with province-wise break-up, and the amount spent on these villages in each province?

Malik Ghulam Mustafa Khar: break-up of villages electrified during 1991-92, 1992-93 and 1993-94 (Upto March 1994) alongwith amount spent in each province is given as under:-

Year	No. of villages electrified				Amount spent (Rs. in Million)			
	Punjab	NWFP	Sindh	Balochistan	Punjab	NWFP	Sindh	Balochistan
1991-92	2050	701	741	157	1562.6	521.48	547.6	340.269
1992-93	2753	969	933	205	777.6	360.508	447.5	177.495
1993-94	1776	668	657	136	1509.6	567.8	558.5	115.600

(upto 3/94)

113. *Malik Haji Faridullah Khan: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

- (a) whether it is a fact that electricity is not being supplied to Shakai Area, Tehsil Wana, North Waziristan Agency, for the last

three months;

- (b) whether it is also a fact that despite repeated complaints, nothing has been done in this regard, if so, its reasons and the time by which power supply will be restored?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) Electricity is not being supplied to Shakai Area Tehsil Wana, North Waziristan Agency for the following reasons:-

The line got damaged on 12-5-1994 by the tribesmen of the area and material stolen. A report was submitted to A.P.A. Wana by the S.D.O. (E) WAPDA on 12-5-1994. The XEN, WAPDA Tank also informed the Political Agent S.W. Agency on 19-5-1994 for recovery of the material damaged and stolen by the tribesmen of the area.

- (b) The total length of line is about 1.5 KM damaged by the tribesmen of the area, it will be repaired as and when recovery of the material is done by P.A.S.W. Agency.

114. ***Jam Kararuddin:** Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to Senate Starred Question No. 17 replied on 15th February, 1994 and state:

- (a) whether it is a fact that electrification of villages Bunn/Khalabat and Kotli Sattian, District Rawalpindi, were to be completed during the last financial year, if so, the present stage of work done in each case and the reasons for not electrifying them during the aforesaid period;
- (b) the total number of poles for HT lines and LT lines installed in each village;
- (c) whether it is a fact that some poles on Bunn-Kotli Sattian Road

have been dismantled; if so, the number of such poles; and

- (d) the place from which the electricity will be provided to these villages indicating also the names of the unelectrified villages situated between them and the time by which these will be electrified, with expenditure in each case?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) regarding the present status of electrification work of village Kotli Sattian it is stated that HT Line having a length of about 25 KM has been completed and the L.T. work of Kotli Sattian is under progress. The work could not be completed within the scheduled time due to non-availability of structure which is being arranged now and work will be completed by December, 1994.

Village Khalabat was recommended by Haji Faridullah Khan during 1992-93 but could not be started as the quota of Honourable Senator for the year 1992-93 as well as 1993-94 has exhausted. Estimated cost of the village is Rs. 1.923 million.

- (b) The poles installed at Koth Sattian are as under:-

- | | | | |
|-----|------|------------|---|
| (i) | H.T. | : 185 Nos. | H.T. Line drawn from Kotli Sattian will also (ii) |
| | L.T. | : Nil | feed village Bunn which already stands |
| | | | approved under P.M.'s Directive. |

- (c) Yes, 11 Nos. H.T. Steel structures mentioned as below were damaged by High Way Department:-

- | | | |
|-------|------------------------|--------|
| (i) | Near Village Kamalabad | 2 Nos |
| (ii) | Near Vilalge Bunn | 2 Nos. |
| (iii) | Near Village Phulandi | 7 Nos. |

Total: 11 Nos.

(d) The villages located near H.T. Line extended for Kotli Sattian which are unelectrified are as below:-

- (1) Perhanna : Estimated cost Rs. 2.3 million in progress against PP-8 Quota.
- (2) Bandi Gali : Not approved.
- (3) Khalabat : Estimated cost Rs. 1.923 million.
- (4) Darnioan : Work order under process with Consultants.
- (5) Phufandi : Not approved.
- (6) Persian : Not approved.

The village Perhanna is under progress from the quota of Mr. Ishfaq Sarwar, MPA-PP-8 is expected to be completed upto December 1994. The work order for village Darnioan is under process with Consultants and the electrification work will be started taking into consideration the quota of Mr. Shahid Satti, MPA, PP-9.

115. *Hafiz Fazal Muhammad: Will the Minister for Water and Power be pleased to state:

- (a) whether it is a fact that three phase electricity has not been provided in the entire village Soomer Channar, Tehsil Kandiaro, District Naushahro Feroze, Sindh, if so, the time by which needful will be done;
- (b) the number of transformers installed in the said village and whether all the transformers are in order, if not, the steps taken to replace the defective transformers; and
- (c) whether it is also a fact that more frequent load-shedding is observed in the village as compared to other area, if so, its

reasons?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) A proper LT distribution system

has been laid down in the village, out of which 9 spans are of 3-phase 13 spans of 2-phase and 16 spans are of single phase. There are 130 number total connections out of which one is of 3-phase connection.

(b) Two transformers of 100-KVA are installed in the village and both are in order.

(c) Load-shedding has been lifted now with the improvement of Water position. However, during the load-shedding time the load-shedding was carried out strictly in accordance with the quota on village feeders.

116. ***Hafiz Hussain Ahmed:** Will the Minister for Water and Power be pleased to refer to National Assembly Starred Question No. 115 replied on 2nd June, 1994 and state the names of 30 villages of District Karak electrified so far with the names of remaining unelectrified villages and the time by which these villages will be electrified?

Malik Ghulam Mustafa Khar: The total villages electrified are now 40 numbers. The names of the 40 villages electrified and names of the villages unelectrified are at Annexure-A.

Annexure-A,

1990-91	1. Lakarka/Kandu Siraj Khel. 2. L/Over Abadi Jehangiri Banda. 3. L/Over Abadi Bahadar Khan. 4. Lahra Umer Din Koroona. 5. Shadi Khel Damgari.
---------	---

- | | | |
|---------|-----|--------------------------------|
| | 6. | Lakki Banda. |
| | 7. | L/Over Abadi Warana Ayaz Khel. |
| | 8. | Akarwala. |
| | 9. | Painda Wanda. |
| | 10. | Krushki Kola Amin Khel. |
| | 11. | Tanga Zai. |
| | 12. | Nagri Wala. |
| | 13. | Kamali Banda. |
| | 14. | L/Over Abadi Shahidan Banda. |
| | 15. | Shawa Nasriti. |
| | 16. | Darshu Khel Jarasi. |
| 1991-92 | 17. | Andi Karak. |
| | 18. | Masti Khel Palosaur Phase-I. |
| | 19. | Mina Khel. |
| | 20. | Jangrazi. |
| | 21. | L/Over Abadi Jandri Bilal Khel |
| | 22. | Surdag. |
| | 23. | L/Over Sabir Abad. |
| | 24. | Masti Khel Palosusur Phase-II |
| 1992-93 | 25. | Odin Shah. |
| | 26. | Kashmiri Banda/Machar Banda. |
| | 27. | Shanawa Gudi Khel. |
| | 28. | Ghini Khel. |
| | 29. | Dabuli Lowghar. |
| | 30. | Manaka. |

1993-94	31.	M/Khel/Wargha and Gul Shah Khel.
	32.	Jamal Khel Machaki.
	33.	Paki Gudi Khel.
	34.	Shobli Banda Ayaz Abad.
	35.	Nara Janda Khel.
	36.	Peadal Khel.
	37.	Katch Banda.
	38.	Zabi Chini Khel.
	39.	Seraki.
	40.	Aral Isot.

Under progress

1.	Kurd	50% work completed
2.	Mati Khel	60% work completed
3.	Ghundi Neka	
	Band/Shalampal.	60% work completed
4.	Shagi Lowghar.	55% work completed
5.	Dakasi.	95% work completed
6.	Nashpa Banda	90% work completed

123. *Mr. Zahid Akhtar: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether it is a fact that two aeroplanes were attached to Kashmore Guddu Project; if so, the present whereabouts of these planes and other equipment?

Malike Ghulam Mustafa Khar: No aeroplane was ever attached to Kashmore Guddu Project.

127. *Mr. Abdur Rahim Khan: Will the Minister for Water and Power

be pleased to state:

- (a) the province-wise break-up of hydel and thermal power stations in the country with their generating capacity separately; and
- (b) the province-wise break-up of grid stations with classification in the country?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (a) The province-wise break-up of hydel generation is as under :-

- (i) Province-wise break-up of hydel generation

Province	Name of power station	Generation Capacity (MW)
NWFP	Tarbela	3478.0
	Warsak	240.0
	Jabban	19.6
	Dargai	20.0
	Kurram Garhi	4.0
	Chitral	1.0
	Total:	3762.6
AJK	Mangla	1000.0
Punjab	Rasul	22.0
	Shadiwal	13.5
	Nandipur	13.8
	Chickoki	13.2
	Renala	1.1

Grand Total: 4826.2

(ii) Province-wise break-up of Thermal Generation

Punjab	GTPS Kot Addu	1000.0
	TPS Muzaffargarh	210.0
	NGPS Multan	260.0
	Mesco	20.0
	SPS Faisalabad	132.0
	GRPS Faisalabad	196.88
	GTPS Shahdara	85.0
Total:		<u>1903.88</u>
Sindh	TPS Guddu	1655.0
	TPS Jamshoro	880.0
	TPS Kotri	130.0
	TPS Sukkur	50.0
Total:		<u>2715.0</u>
Balochistan	TPS Quetta	87.35
	Pasni	17.5
Total:		<u>104.85</u>
Total Thermal:		4723.73

(b) Province-wise break-up of grid stations with
voltage/classification is as under:-

Province	Voltage			
	500 KV	220 KV	132 KV	66 KV
N.W.F.P.	1	2	37	46
Punjab	3	11	207	133

Sindh excluding

KESC area 3 1 66 39

Balochistan --- 1 32 11

Grand Total: 7 15 342 229

129. *Mr. Abdur Rahim Khan: Will the Minister for Water and Power be pleased to state whether there is any proposal under consideration of the Government to link with 33 KV transmission lines the following areas namely:-

- (i) Ahmedli Dargah, Dhana Sar, Omaza Marseen Zai, Shin Ghar, MirAli Khel, Gul Kach, Qammar uddin Karez and Mergha Kezai in District Zhob;
- (ii) Shira Jogezeai, Margha Faqir Zai and Badenai in District Qilla Saifullah; and
- (iii) Mosa Khel in District Mosa Khel?

Malik Ghulam Mustafa Khar: (i) There is no proposal for extension of 33 KV line in the following places:

Ahmedli Dargah, Dana Sar, Shinghar, Mir Ali Khel, Qmardin Karz and Margha Kibzai.

(ii) Omaza Mersuzai: Omaza village is already electrified under OECF and there is no proposal of 33 KV connection to Omaza Mersuzai.

(iii) Gul Kachh: 11 KV line from Sambaza to Gul Kachh has already been constructed and accordingly there is no proposal of 33 KV line.

(i) Sharan Jogezeai: 33 KV line already constructed from Qilla

Saifullah.

(ii) Murgha Faqirzai: 11 KV line from Muslim Bugh Murgha Faqirzai has already been constructed which is adequate for load demand. There is no proposal of 33 KV line.

(iii) Badini: There is no proposal of 33 KV line.

Musa Khel: Proposal of 33 KV line including district net work at Musa Khel has been sent to provincial Government for depositing its cost but until now no amount has been received. Moreover, feasibility report has also been sent to the Prime Minister Secretariat.

181. *Chaudhry Shujat Hussain: Will the Minister for Health be pleased to refer to Starred Question No. 119 replied on 12 May, 1994 and state the date on which the pain-killer injection Neoston Forte was registered and deregistered in Pakistan?

Minister for Health: Neoston Forte injection was registered in Pakistan on 24-9-1985 and deregistered on 22-3-1994.

182. *Chaudhry Shujat Hussain: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the names of the persons in the entourage of Prime Minister during her visit to South Africa in May 1994?

Sardar Asef Ahmed Ali:

PRIME MINISTER'S VISIT TO SOUTH AFRICA: MAY 9---12, 1994 LIST
OF ENTOURAGE (Provisional)

Family

Mr. Asif Ali Zardari, MNA.

Ministers

Sardar Asaf Ahmed Ali, Minister for Foreign Affairs.

Officials

Mr. Khalid M. Shafi, Chief of Protocol.

Mr. Shaukat Ali, Baggage Officer.

Personal Staff

Brig. Abdul Qayyum, Military Secretary to the Prime Minister.

Lt. Cdr. M.I. Saiyid, ADC.

Ms. Maria T.E., Elle, Maid.

Press Media

Mr. Altaf Gauhar.

Mr. Shorish Malik.

PTV

Mr. Sanaullah Chaudhry, TV Cameraman.

Mr. Shahnawaz TV Engineer.

APP

Mr. Dost Muhammad Yousuf, Representative.

PID

Mr. Abdul Jabbar Bhutto, Still Photographer.

183. *Chaudhry Shujat Hussain: Will the Minister for Food, Agriculture and Livestock be pleased to state whether it is a fact that a letter of intent has been issued to an American firm by the Ministry for the import of 200,000 tons of DAP fertilizer without inviting tenders, if so, its reasons?

Minister for Food, Agriculture and Livestock : Yes, MINFA

has issued a letter of intent to an American firm namely M/s Helm Fertilizers Corporation indicating its intent to procure 200,000 tones of DAP. However, the letter of intent does not indicate price of the commodity as it is yet to be finalized. An open tender has been issued which would form the basis for price negotiation, if any.

184. *Chaudhry Shujat Hussain: Will the Minister for Planning and Development be pleased to state:

- (a) the names of the projects alongwith their estimated cost and the financial aid to be given by the World Bank and IMF during the year 1993-94; and
- (b) whether the work on these projects has started; if so, the time by which these are expected to be completed?

Syed Iqbal Haider: (a) It may be clarified that the IMF provides balance of payments support for economic reforms. It does not provide any Project Aid. As for World Bank (IBRD & IDA), 52 Federal projects included in the PSDP 1993-94, were to be provided foreign assistance worth Rs. 11,363.34 million. The details are in Annex-I.

- (b) Requisite information is in Columns No. 7 & 8 of Annex-I.

**LIST OF WORLD BANK FUNDED PROJECTS IN
FEDERAL PSDP 1993-94**

S No	Name of the Project	Estimated Cost		PSDP 1993-94		Year of Commencement	Year of Completion	Remarks if any	Million Rs.
		Total	F.Aid	Total	F.Aid				
1	2	3	4	5	6	7	8	9	
AGRICULTURE SECTOR									
1	Agricultural Research Project II (ARP-II) (Federal Component)	725 344	498 206	212 000	142 300	July 1991	June 1996		
2	National Oilseeds Development Project	1541 000	965 204	76 000	46 000	July 1988	June 1995		
WATER RESOURCES SECTOR									
3	Lower Rechna Remaining Drainage-IV	1682 376	744 405	179 000	58 000	Oct 1963	June 1995		
4	Private Tubewell Development Project	1139 870	626 310	235 000	80 000	Jan 1990	Dec 1995		
5	Second SCARP Transition	530 805	271 145	184 000	54 000	July 1992	June 1997		
6	Fatowan Eastern Siddiqu Sub-Surface Drainage (South)	2296 360	1196 970	140 000	80 000	June 1992	June 1998		
7	Left Bank Outfall Drain Stage-I	23825 780	14276 710	3114 000	1469 000	July 1965	June 1999		
8	SCARP Transition North Rohri	164 180	72 738	38 000	21 000	July 1992	June 1997		
9	Canal Rehabilitation Project ISRP-II	4413 720	3699 000	428 000	423 000	July 1988	June 1995		
10	OFWM-III	3469 299	1839 441	432 000	431 000	April 1991	June 1996		
	Transmission Facilities Project: Hub 3	80 902	66 169	12 461	10 955	Sept 1989	June 1995		

LIST OF WORLD BANK FUNDED PROJECTS IN
FEDERAL PSDP 1993-94

S No	Name of the Project	Estimated Cost		PSDP 1993-94		Year of		Year of	Remarks if any
		Total	F Aid	Total	F Aid	Commencement	Completion		
1	2	3	4	5	6	7	8	9	
ENERGY SECTOR									
WAPDA									
14	224 MW CCP Kot Addu Unit (9-10)	4222 000	2505 000	260 000	170 000	Aug 1986	Jan-Mar 1991	Although project has been completed, an allocation in 1993-94 is for discharging certain outstanding liabilities	
15	C Cycle at Kori and Faisalabad	3348 000	2420 000	580 000	320 000	Oct 1987	Aug 1994		
16	500 KV Tarbella Peshawar T/Line	2355 000	985 000	470 000	160 000	June 1990	Feb 1996		
17	2nd 500 KV Lahore Multan Jamshoro T/Line	11411 000	6793 000	920 000	440 000	Aug 1985	June 1995		
18	500 KV Hub Choku Jamshoro T/Line	3180 000	2270 000	346 000	184 000	Dec., 1989	March, 1996		
19	3rd 500 KV Jamshoro Lahore T/Line	10498 000	5506 000	2900 000	1860 000	Sept., 1990	June 1997		
20	Village Electrification	8428 000	3400 000	2000 000	1650 000	June 1994	June 1998		
OGDC									
21	UCH Development Project PH-III	280 100	152 500	147 000	50 576	Dec., 1992	Dec. 1996		
22	Joint Venture Schemes	.	.	3572 700	576 664				
23	Finkassar Development Project	.	.	68 100	11 379	1983-84	June 1995		
TRANSPORT & COMMUNICATION									
24	Construction of Jinnah Bridge Phase-II	1050 000	271 000	275 000	175 000	1992-93	1994-95		

LIST OF WORLD BANK FUNDED PROJECTS IN
FEDERAL PSDP 1993-94

S. No.	Name of the Project	Estimated Cost		PSDP 1993-94		Year of Commencement	Year of Completion	Remarks if any
		Total	F Aid	Total	F Aid			
1	2	3	4	5	6	7	8	9
25	Fourth Highway Project	4800 000	2544 000	910 000	390 000	1987-88	1994-95	
	Transport Sector Loan.							
	a) National Highways:							
26	Maintenance Backlog Reduction Programme	1623 000	1176 000	725 000	315 000	1991-92	1995-96	
27	Resurfacing & Strengthening Programme.	853 000	295 700	400 000	75 000	1991-92	1995-96	
	b) Pakistan Railways:							
28	Traction Motors.	582 000	351 000	180 000	120 000	1991-92	1995-96	
29	Recommissioning of 46 Locomotives	537 000	315 000	30 000	15 000	1991-92	1995-96	
30	Spares for Unit Exchange and Inventory.	720 000	458 000	501 000	283 000	1992-93	1994-95	
31	Institutional Development (Consultancies & Trainings)	250 000	166 000	78 000	65 000	1992-93	1995-96	
32	Maintenance Equipment	-	-	80 000	36 000	1992-93	1995-96	
33	Fitment of Roller Bearings	875 000	469 000	298 000	168 000	1992-93	1994-95	

Million Rs.

Annexure-1

**LIST OF WORLD BANK FUNDED PROJECTS IN
FEDERAL PSDP 1993-94**

S No	Name of the Project	Estimated Cost		PSDP 1993-94		Year of Commencement	Year of Completion	Remarks if any
		Total	F Aid	Total	F Aid			
1	2	3	4	5	6	7	8	9
EDUCATION SECTOR								
34	Federal Coordinating Unit (FCU) of Primary Education Development Project-III	103.760	71.000	1.000	1.000	1987-88	Dec., 1994	
35	Institutional Strengthening of Department of Environmental Planning and Management at Peshawar University	34.000	29.400	1.443	1.443	1993-94	1999-2000	
HEALTH & NUTRITION SECTOR								
Family Health Project Federal Component-I								
36	Health System Research Development	70.046	56.036	10.262	10.262	July, 1993	June, 1998	
37	Strengthening Health Services ICT	41.476	33.162	0.636	0.636	-do-	-do-	
MANPOWER & EMPLOYMENT SECTOR								
38	National Vocational Training Project Phase-II (NVTP-II) Revised	2682.189	1884.027	346.000	330.000	April 1987	June, 1995	
POPULATION WELFARE SECTOR								
39	Population services Islamabad District	59.700	0.900	6.900	0.900	1st July, 1993	30th June, 1998	
40	Communication Strategy Federal	360.000	233.100	60.000	50.000	do	do	
41	Monitoring & Research Studies	8.000	8.000	1.300	1.300	do	do	
42	Contraceptive Requirement and Distribution	1418.200	1408.200	118.800	113.800	do	do	
43	Construction of Federal Offices & RTIS Buildings	149.640	126.000	18.000	2.000	do	do	
44	Family Welfare Centres	1570.573	274.933	234.000	59.000	do	do	

**LIST OF WORLD BANK FUNDED PROJECTS IN
FEDERAL PSDP 1993-94**

S. No.	Name of the Project	Estimated Cost		PSDP 1993-94		Year of Commencement	Year of Completion	Remarks if any	Million Rs.
		Total	F Aid	Total	F Aid				
1	2	3	4	5	6	7	8	9	
45	Mobile Service Units.	437 393	158 250	29 900	9 910	do	do		
46	Reproductive Health Service Units.	989 541	534 555	133 500	78 000	do	do		
47	Involvement of Provincial Line Departments and Health Department Outlets.	42 748	36 563	12 000	12 000	do	do		
48	Involvement of Registered Medical Practitioners, Hakeem and Homoeopaths.	41 939	41 939	13 940	13 940	do	do		
49	Communication-Provinces	222 402	120 293	33 000	22 000	do	do		
RESEARCH, STATISTICS & PLANNING SECTOR									
50	Computerisation of Planning & Development Division (JACC Phase-I).	9 240	7 040	4 398	3 665	May, 1993	31st Dec, 1993		
ENVIRONMENT SECTOR									
51	Pakistan Environmental Protection & Resource Conservation (PEPARC) Institutional Strengthening of E & UA Division.	64 691	51 753	10 744	9 132	Dec., 1993	June, 1998		
52	PEP & RC Institutional Strengthening of Pakistan Environmental Protection Agency.	26 091	20 873	2 534	2 154	-do-	-do-		
Grand Total:		114102.3	64739.54	20726.22	11353.34				

185. *Chaudhry Muhammad Anwar Bhinder: Will the Minister for Planning and Development be pleased to state:

- (a) the targets fixed by the Federal Government in respect of the development of national production, agriculture sector, increase in the production of major crops and the Division of Electricity and Gas for the year 1993-94; and
- (b) whether it is a fact that the Government have revised the above targets; if so, when; and the details of the revised targets?

Syed Iqbal Haider: (a) The targets fixed in the Annual Plan 1993-94 approved by the National Economic Council were:

	Growth Rate
Gross Domestic Product (GDP)	7.5%
Agriculture	9.4%
Major Crops	14.0%
Distribution of Electricity & Gas	8.5%

(b) No.

186. *Prof. Khurshid Ahmed: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the total expenses involved on the visit of the President to the United States, with the detail of expenditure incurred on the use of aeroplane, destinations covered, number of persons who travelled, with their names and designations including hotel accommodation, transportation and other ancillary expenses?

Sardar Aseff Ahmed Ali: Total expenses involved on the visit of the President to the United States, with the details of expenditure incurred on the

use of aeroplane including hotel accommodation, transportation and other ancillary expenses, is attached as Annexure "A".

List of the members of entourage, who accompanied the President to United States, with their designations, is attached as Annexure "B".

Annexure 'A'

EXPENDITURE INCURRED ON PRESIDENT'S

VISIT TO USA: MAY 19---JUNE 03, 1994

1.	LONDON	Rs.
(i)	Accommodation	392,091.12
(ii)	Food	114,886.38
(iii)	Transport	165,960.64
(iv)	Misc. payment. Telephone, Fax, Telex & TA/DA etc.	62,156.58
	Total	<u>735,094.72</u>
2.	WASHINGTON	
(i)	Accommodation including Food charges	1,418,804.28
(ii)	Transport	811,084.00
(iii)	Dinner/Reception	440,579.44
(iv)	Misc. payment Telephone, Fax, Telex & TA/DA etc.	526,078.37
	Total:	<u>3,196,546.09</u>
3.	ROCHESTER	
(i)	Accommodation including Food charges	965,580.13
(ii)	Transport	542,655.00
	Total	<u>1,506,235.13</u>

4. NEW YORK

(i)	Accommodation including Food charges	1,804,189.46
(ii)	Transport	401,057.54
(iii)	Investor's dinner	860,703.53
(iv)	Community meeting	106,845.22
(v)	Misc. payment, Telephone, Fax, Telex & TA/DA etc.	63,988.26
	Total:	<u>3,236,784.01</u>

5. SAN FRANCISCO

(i)	Accommodation including Food charges	1,112,989.61
(ii)	Transport	635,960.50
(iii)	Misc. payment, Telephone, Fax, Telex & TA/DA etc.	266,430.15
	Total:	<u>2,015,380.26</u>

6. PARIS

(i)	Accommodation including Food charges	1,099,659.44
(ii)	Transport	737,374.00
(iii)	Dinner	45,375.00
(iv)	Misc. payment, Telephone, Fax, Telex & TA/DA etc.	19,104.80
	Total:	<u>1,901,513.24</u>

7. PLA

Fuel/catering/handling

(i)	London	947,943.00
(ii)	Washington	2,254,248.08

	(iii)	Rochester	1,440,190.56
	(iv)	Paris	716,467.92
	(v)	San Francisco	465,000.00
	(vi)	Islamabad/Lahore	530,627.00
		Total:	<u>6,354,476.56</u>
8.		TIPS AND SERVICE CHARGES	231,000.00
9.		DAILY ALLOWANCES (ENTOURAGE)	861,302.00
10.		GIFTS	577,935.00
		GRAND TOTAL:	<u>20,616,267.01</u>

AMOUNT BEING PAID BY THE FAMILY

	(i)	Washington	28,778.54
	(ii)	Rochester	32,862.17
	(iii)	New York	49,026.50
	(iv)	San Francisco	17,984.65
		Total:	<u>128,651.86</u>

Net Total: 20,487,615.15

Annexure'B'

PRESIDENT'S VISIT TO THE UNITED STATES OF AMERICA MAY 19,

1994 TO JUNE 02, 1994

LIST OF ENTOURAGE

FAMILY

1. Begum Nasreen Jan Leghari, (The First Lady)
2. Sardar Muhammad Jamal Ahmed Khan Leghari (Non-entitled)(Son)
3. Mrs. Maryiam Khan Leghari, (Non-entitled) (Daughter-in-Law)

4. Sardar Awais Khan Leghari, (Son)
5. Mrs. Awias Khan Leghari, (Daughter-in-Law)
6. Miss Mahbano Leghari, (Daughter)
7. Sardar Muhammad Yousaf Khan Leghari (Non-entitled)
8. Mrs. Faryial Khan Leghari (Non-entitled) (Daughter)

PARLIAMENTARIANS

9. Mian Manzoor Ahmed Watto
Chief Minister, Punjab.
10. Sardar M. Jafar Khan Leghari,
MPA.

DIGNITARIES

11. Malik Allah Yar Khan
12. Mrs. Farida Malik (Non-entitled)
13. Mrs. Anis Mirza
14. Mrs. Fakhri Begum
15. Miss Susanne Ahmed Khan
16. Rais Shabbir Ahmed
17. Mr. Zafarul Hassan

OFFICIALS

18. Mr. Shamsher Ali Khan,
Secretary to the President
19. Mrs. Shamsher Ali Khan

20. Mr. Gul Haneef,
Additional Foreign Secretary
21. Mr. Munir Akram,
Additional Foreign Secretary
22. Mr. Mueen Afzal,
Additional Secretary Finance
23. Mr. Khalid M. Shafi,
Chief of Protocol
24. Rana Arshad,
Additional Advocate General, Punjab
25. Mr. Sohail Khan,
Staff Officer to Chief Minister, Punjab
26. DCP/Protocol Officer
27. Baggage Officer

PERSONAL STAFF

28. Brig. Ghazanfar Ali Khan,
Military Secretary
29. Brig. Arshad Hussain,
Personal Physician
30. Mr. Raza Ahmed Khan,
OSD (Security)
31. Sqn Ldr. Tariq Mahmood Chaudhry,
ADC
32. Lt. Cdr. Etimad Ahmed

ADC

33. Razzaq Aslam Janjua,
Assistant Secretary protocol
34. Mr. Akbar Khan,
ASI/Gunman
35. Mr. Muhammad Ashraf,
Addl. Gunman
36. Mr. Shaukat Husain,
House Supervisor
37. Mr. Muhammad Bashir,
Valet
38. Mr. Aluned Sabir
Balet Chief Minister, Punjab

SECURITY TEAM

39. Mr. Fayyaz Ali Khan,
Deputy Director
40. Mr. Nazir Ahmed
DCIO

PRESS MEDIA

41. Mr. Muhammad Hussain,
PTV Cameraman
42. Mr. Shahnawaz Khan
PTV Engineer

43. Mr. Qamar Mohyuddin,
PTV Reporter
44. Mr. Waheed Khan,
Photographer , PLD
45. Mr. Muhammad Shafi,
Cameraman, DFP
46. Mr. Muhammad Afzal Khan,
Executive Director, APP

CREW

PAF

GP. Cpt. Sabhat Ali

W/C Rizwan Yousuf

W/C Sarfraz A. Khan

S/L Shafique-ur-Rehman Butt

F/L Karamat Hussain Malik

C/T Ghulam Mohyuddin

C/O Muhammad Punnah

S/T Sammar Abbas

S/T Ayaz Ahmed

F/L Muhammad Ehsanullah

C/T Sher Muhammad

C/T Abdul Majeed

S/T Muhammad Boota

S/T Muhammad Saleem

W/C Ahmed Saeed Anjum

(Stand-by)

PIA=06

187. *Mr. Subedar Khan Mnadokhel: Will the Minister for Health be pleased to state the names of medical and para-medical staff in B-18 and above working in the Pakistan Institute of Medical Sciences, Islamabad indicating also their qualifications, date of promotion/appointment against the present post and place of domicile separately in each case?

Minister for Health: The requisite information is at Annex A, B & C.

(Annexures have been placed in the Senate Library)

188. *Mr. Abdur Rahim Khan: Will the Minister for Industries and Production be pleased to state the total number of appointments in various grades made in the Ministry and its attached departments from 1st August, 1988 till to-date with province-wise break-up?

Brig. (Retd.) Muhammad Asghar:

MAIN SECRETARIAT

Industries & Production Division, Islamabad

BPS	No. of Posts	Province-wise Quota
20	1	Punjab
18	3	Punjab-1, Sindh (Rural)-1, NWFP-1
17	1	Punjab
12	6	Punjab-4, NWFP-1, Sindh (Urban)-1
7	1	Punjab

72

5	15	Punjab-11, Sindh-2, NWFP-2,
1	14	Punjab-11, Azad Kashmir-3
*	Total:	<u>41</u>

ATTACHED DEPARTMENTS

(1) Department of Supplies, Karachi

BPS	No. of Posts	Province-wise Quota
17	1	Merit
16	2	Merit-1, Balochistan-1
11	6	Sindh (Rural)-2, NWFP-1, Sindh(Urban)-1, Punjab-1, Merit-1,
10	1	Merit-1,
7	7	Balochistan-1, Merit-1, Punjab-2, Sindh (Rural)-2, Sindh (Urban)-1,
5	17	FATA-1, Punjab-6, Sindh (Urban)-4, Sindh (Rural)-5, NWFP-1
4	2	NWFP-1, Sindh (Rural)-1
1	11	The Provincial/Regional quota is not applied in BPS-1 and they are recruited on regional basis.

Total:

(2) Patents & Designs Office, Karachi

BPS	No. of posts	Province-wise Quota
5	4	Punjab-2, Sindh (Urban)-1
Sindh(Rural)-1		
1	9	Local
7	1	Punjab
(3) Textile Commissioner's Organization, Karachi		

BPS	No. of posts	Province-wise Quota
7	1}	Surplus employees of TACP
5	1}	(Defunct) absorbed with the approval of the competent authority.

SUBORDINATE OFFICE

Central Testing Laboratories, Karachi

BPS	No. of posts	Province-wise Quota
17	1	Punjab
13	2	Sindh (Rural)-1, Sindh (Urban)-1,
5	4	Sindh (Urban)-2, Punjab-2,
1	12	Local-10, Punjab-1, Sindh (Urban)-1

189. *Mr. Abdur Rahim Khan: Will the Minister for Planning and Development be pleased to state the number of officers and other employees working in the Ministry and its attached departments with their grade-wise and Province-wise break-up?

Syed Iqbal Haider: Information is being collected and will be placed

on the table of the House as soon as received.

190. *Mr. Abdur Rahim Khan: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state the grade-wise and Province-wise break-up of officers and other employees working in the Ministry and its attached departments?

Sardar Aseff Ahmed Ali: The total strength of foreign Service of Pakistan is 383. Its Province-wise break-up is given at Annexure-I.

Out of 383, only 341 officers are presently working in the Ministry of Foreign Affairs and Pakistan's missions abroad. The remaining officers are either on deputation with other Agencies at home and abroad or under training. Their grade-wise details are at Annexure-II.

In addition to above, 16 non-career Ambassadors/High Commissioners are also working in our missions abroad. Their details are given at Annexure-III.

25 Officers are also aworking in the Ministry of Foreign Affairs against ex-cadre posts. Their province-wise and grade wise break-up can be seen at Annexure-IV.

As regards the attached departments of the Ministry of Foreign Affairs, 8 officers are working in the Foreign Service Academy, Islamabad. Their details are given at Annexure-V.

The details of 13 officers working in the Institute of Strategic Studies, Islamabad are at Annexure-VI.

the details of officials serving in BPS-1 to 16 can be seen at Annexure-VII, VIII and IX.

ANNEXURE-I

PROVINCE - WISE BREAK UP OF PFS OFFICERS

			No. of Officers	Percentage
Punjab & Federal Area			212	55.4%
Sindh	70	(18.3%)	Urban 31	8.1%
			Rural 39	10.2%
NWFP			61	15.9%
Baluchistan			17	4.4%
Northern Areas/FATA			15	3.9%
AJK			8	2.1%
			<u>383</u>	

ANNEXURE-II

GRADE WISE DETAILS OF PFS OFFICERS SERVING IN THE MINISTRY
OF FOREIGN AFFAIRS AND MISSIONS ABROAD

BS	=	22	--	8
BS	=	21	--	20
BS	=	20	--	64
BS	=	19	--	52
BS	=	18	--	153
BS	=	17	--	44
				<u>341</u>

ANNEXURE-III

GRADE-WISE BREAK UP OF NON-CAREER AMBASSADORS/HIGH

COMMISSIONERS

BS-22	=	7
BS-21	=	9
TOTAL	:	<u>16</u>

PROVINCE WISE BREAK UP

Punjab	=	10
Sindh (U)	=	3
Sindh (R)	=	1
N.W.F.P	=	1
Baluchistan	=	1
Total	:	<u>16</u>

ANNEXURE-IV

GRADE WISE BREAK UP OF EX-CADRE OFFICERS

BS-21	=	1
BS-20	=	-
BS-19	=	4
BS-18	=	10
BS-17	=	10
Total	:	<u>25</u>

PROVINCE WISE BREAK UP OF EX-CADRE OFFICERS

Punjab	=	16
Sindh (U)	=	5
N.W.F.P	=	4
Total:		<u>25</u>

ANNEXURE-V

GRADE WISE BREAK UP OF OFFICERS SERVING IN THE FOREIGN

SERVICE ACADEMY, ISLAMABAD

BS-21	=	1
BS-20	=	-
BS-19	=	2
BS-18	=	3
BS-17	=	2
Total:		<u>8</u>

PROVINCE WISE BREAU

Punjab	=	6
NWFP	=	1
AJK	=	1
Total:		<u>8</u>

GRADE WISE BREAK UP OF OFFICERS SERVING IN THE INSTITUTE
OF STRATEGIC STUDIES, ISLAMABAD

BS-21 = 1

BS-20 = -

BS-19 = 2

BS-18 = 7

BS-17 = 3

Total: 13

PROVINCE WISE BREAK UP

Punjab = 10

Sindh (U) = 1

(R) = 1

NWFP = 1

Total: 13

ANNEXURE-VII

STAFF POSITION 11-16

<u>Name of post</u>	<u>BPS</u>	<u>Punjab</u>	<u>Sind(R)</u>	<u>Sind(U)</u>	<u>NWFP</u>	<u>Balochistan</u>	<u>NA/FATA</u>	<u>AJK</u>	<u>Total</u>
Superintendent/ Asstt Librarian/ Translator/ SAS Accountant	16	18	2	10	2	-	1	1	34
Stenographer	15	150	1	11	35	3	6	3	209
Urdu Calligraphist	14	1	-	-	-	-	-	-	1
Photographer	13	1	-	-	-	-	-	-	1
Cypher Assistant	12	65	11	8	13	5	4	2	108
Stenotypist	12	64	3	7	13	2	4	3	96
Com. Operator	11	24	4	2	4	-	1	1	36
Asstt/Accountant/ Persian Translator	11	201	19	34	49	6	11	9	329
		524	40	72	116	16	27	19	814

STAFF POSITION (BPS 2-9)

<u>Name of Post</u>	<u>BPS</u>	<u>Punjab</u>	<u>Sind(R)</u>	<u>Sind(U)</u>	<u>KWFP</u>	<u>Balochistan</u>	<u>NA/PATA</u>	<u>AJK</u>	<u>Total</u>
Pesh Imam	9	-	-	1	-	-	-	-	1
Cook	9	-	-	-	1	-	-	-	1
UDC	7	53	4	10	11	3	2	1	84
Tel Operator	7	2	1	-	1	-	-	-	4
Repairer	7	1	-	-	-	-	-	-	1
Eng Calligraphist	7	1	-	-	-	-	-	-	1
Care Taker	7	1	-	-	-	-	-	-	1
Type Writer Mechanic	6	2	-	1	-	-	-	-	3
LDC	5	89	19	18	26	5	7	3	167
Com.Operator	5	1	-	-	-	-	-	-	1
Cook	5	1	-	-	-	-	-	-	1
D.M.O.	4	5	-	-	1	-	-	1	7

Driver	4	42	4	12	19	4	1	5	87
D.R.	4	4	-	3	1	-	-	-	8
Dark Room Asstt	3	1	-	-	-	-	-	-	1
Washerman	3	1	-	-	-	-	-	-	1
Cook	2	-	-	-	-	-	-	1	1
		204	28	45	60	12	10	11	370

ANNEXURE-IX

STAFF POSITION BPS 1 - 2

<u>Name of Post</u>	<u>IPS</u>	<u>Punjab</u>	<u>Sind(R)</u>	<u>Sind(N)</u>	<u>MP</u>	<u>Balochistan</u>	<u>NA/FATA</u>	<u>AJK</u>	<u>Total</u>
Daftary	2	39	5	7	11	1	-	13	76
Naib Qasid/ Bearer-cum- Naib Qasid/ Masalchi/ Cook/ Male/ Sanitary Worker/ Farrash/ Chowkidar	1	223	21	31	75	6	6	23	385

191. *Lt. Gen. (Retd) Saeed Qadir: Will the Minister for Foreign Affairs be pleased to state:

- (a) the names of the travel agencies on the approved panel of the Ministry of Foreign Affairs; and
- (b) whether there is any proposal under consideration of the Government to replace the present panel system with a single agent to be appointed at the discretion of the Foreign Minister?

Sardar Aseff Ahmed Ali: (a) A list of approved panel of travel agents is attached as Annexure "A".

(b) There is a proposal to select one or two well established IATA approved travel agencies who can establish office in the Foreign Ministry to meet our requirements efficiently. Selection will be made by a committee of officers of the Ministry.

Annexure 'A'

NAMES OF THE APPROVED TRAVEL AGENCIES ON THE PANEL OF MINISTRY OF FOREIGN AFFAIRS, ISLAMABAD.

Travel Agencies

1. M/s American Express, Islamabad.
2. M/s Shakil Express, Islamabad.
3. M/s Tourist Services Centre, Islamabad.
4. M/s United Travel, Islamabad.
5. M/s Travel Time, Islamabad.
6. M/s Waljis Travel, Islamabad.
7. M/s Aerolina International, Islamabad.

8. M/s Services Travel (Army Welfare Trust).
9. M/s Everest Travel, Islamabad.
10. M/s Waqas Travel, Islamabad.
11. M/s Anam Travel, Islamabad.
12. M/s Panorama Travel, Islamabad.
13. M/s Keen Travel, Islamabad.
14. M/s Orbit Travel, Islamabad.
15. M/s Sky Touch, Islamabad.
16. M/s Al Taqi Travels, Islamabad.
17. M/s S.A.P.S. Travel Division (Shaheen Foundation, PAF), Rawalpindi.

192. *Mrs. Nasreen Jalil: Will the Minister for Health be pleased to state following details for Jinnah Hospital, Karachi, and Pakistan Institute for Medical Sciences, Islamabad, separately in each case:-

- (a) number of beds;
- (b) number of Doctors;
- (c) number of paramedical staff;
- (d) number of other staff;
- (e) annual grant by the Government for recurring expenditure; and
- (f) annual grant by the Government for development for each hospital?

Minister for Health: The requisite information in respect of Jinnah Postgraduate Medical Centre (JPMC), Karachi and Pakistan Institute of Medical Sciences (PIMS), Islamabad, is given here under:-

	JPMC, Karachi	PIMS, Islamabad
(a)	1185	803
(b)	239	365
(c)	734	505
(d)	797	2067
(e)	Rs. 244.851 million for 1994-95. Rs. 196.212 million for 1994-95.	
(f)	Rs. 27.036 million for 1994-95. Rs. 14.500 million for 1994-95.	

جناب سرتاج عزیز۔ پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سرتاج عزیز۔ میرے سوال کے جواب میں فرمایا گیا ہے کہ information

is being collected and I hope it will come on the next rota day.

جناب چیئرمین۔ سیکرٹری صاحب، آپ بھی نوٹ کر لیں کہ

All those questions in which the informations has not come, will be considered as not answered and they will be deferred.

LEAVE OF ABSENCE

جناب چیئرمین۔ سردار یعقوب غاں ناصر صاحب نے ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۲۵

۲۵ جولائی تک ایوان سے رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ جناب مخدوم ظلیق الزمان صاحب ناگزیر وجوہات کی بنا پر حالیہ

مکمل اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے اس لئے انہوں نے ان تاریخوں کے لئے ایوان سے

رخصت کی درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟

(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ پروفیسر غورخید احمد صاحب ذاتی مصروفیات کی بنا پر مورخہ ۲۶ جولائی

کو ایوان میں شرکت نہیں کر سکے۔ اس لئے انہوں نے اس تاریخ کے لئے ایوان سے رخصت کی

درخواست کی ہے۔ کیا آپ ان کی رخصت منظور فرماتے ہیں؟
(رخصت منظور کی گئی)

جناب چیئرمین۔ لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) نصیر اللہ خان بار صاحب نے ایوان کو اطلاع دی ہے کہ وہ آج اجلاس میں شرکت نہیں کر سکیں گے۔

ڈاکٹر عبداللہ بلوچ۔ جناب والا! میرا ایک call attention notice آپ نے منظور کیا ہوا ہے لیکن وہ ابھی تک زیر بحث نہیں آیا ہے۔ اس طرح سے call attention notice کا جو مقصد ہے، وہ پورا نہیں ہو رہا ہے، اس لئے آپ اس پر توجہ دیں۔ ویسے بھی یہ بہت ہی اہم مسئلہ ہے کہ غیر قانونی طور پر افغان مہاجرین ایران سے پاکستان میں داخل ہو رہے ہیں۔ مہربانی کر کے اس پر توجہ دیں۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میرا بھی ایک call attention notice ہے۔

جناب چیئرمین۔ وہ Monday یا Sunday کو آئے گا۔

سید محمد فضل آغا۔ میں treasury benches کی توجہ ایک اہم مسئلہ کی طرف دلانا چاہتا ہوں کہ آج کے اخبار "Pakistan Observer" میں front page پر centre column میں یہ خبر بھی ہے کہ چیئرمین سی ڈی اے کو دوبارہ پلاٹ الاٹ کرنے کے اختیارات دے دئے گئے ہیں حالانکہ پہلے وزیر اعظم صاحب کی اس سلسل discretion بھی واپس لے لی گئی تھی جو کہ ایک بڑا اچھا اقدام تھا، اسے سب نے appreciate کیا تھا۔ میں سمجھتا ہوں کہ دوبارہ یہ اختیارات چیئرمین سی ڈی اے کو دے دئے گئے تو یہ پھر pandora's box کھل جائے گا۔ اس خبر سے لوگوں میں بہت بے چینی ہے۔ اس پر وزیر صاحب ارشاد فرمائیں کہ یہ کیا قصہ ہے۔

جناب چیئرمین۔ اقبال حیدر صاحب، یہ نوٹ کر لیں۔

سید اقبال حیدر۔ جناب والا! میں نے یہ نوٹ بھی کر لیا ہے اور اس پر میں ایک بیان بھی دوں گا لیکن جہاں میری اطلاع کا تعلق ہے، اس قسم کا کوئی اختیار سی ڈی اے کے چیئرمین کو نہیں دیا گیا ہے۔

پروفیسر خورشید صاحب، آپ کچھ کہنا چاہتا ہیں۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب والا! میں آپ کی توجہ اسلام آباد کے سیکٹر 3-G-9 اور 10-G میں بجلی کی ننگی تاروں کی طرف دلانا چاہتا ہوں، جن کی طرف کئی بار بار متوجہ کیا گیا ہے لیکن اس کی طرف کوئی توجہ نہیں دی گئی ہے۔ کل مجھے اطلاع ملی ہے کہ سوا سات بجے دو نوجوان ان ننگی تاروں سے بھوکر جاں بحق ہو گئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ ملک غلام مصطفیٰ کھر صاحب، یہ آپ کے محکمہ سے متعلقہ ہے۔

3-G-9 اور 10-G میں یہ واقعہ ہوا ہے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ 3-G-9 اور 10-G میں بجلی کے ننگے تار پڑے ہوئے ہیں۔ ان کی طرف بار بار متوجہ کیا گیا ہے لیکن اس کے بارے میں ابھی تک کوئی action نہیں لیا گیا ہے۔ کل بھی اس کے متعلق توجہ دلائی گئی، پھر بھی کچھ نہیں کیا گیا۔ کل سوا سات بجے بارش کے دوران دو نوجوان ان تاروں سے بھوکر جاں بحق ہو گئے ہیں۔ اسی طریقے سے وہاں پر گھر کھلے پڑے ہیں۔ ان کی وجہ سے حادثات ہو رہے ہیں۔ اس کا فوراً نوٹس لیا جائے۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ میں نے چیف انجینئر واہڈا کو بلا کر یہ ہدایات دی تھیں کہ اس قسم کا واقعہ رونما نہیں ہونا چاہیے کیونکہ پہلے اس قسم کا حادثہ ہوا تھا۔

پروفیسر خورشید احمد۔ اس کی انکوائری بھی کروائیں۔

ملک غلام مصطفیٰ کھر۔ اگر یہ بات صحیح ہے تو یہاں کے چیف انجینئر کو بدل کر نیا چیف انجینئر رکھا دوں گا کیونکہ اس نے یہ حکم مدولی کی ہے۔ میں نے اسے کہا تھا کہ اس قسم کا واقعہ دوبارہ پیش نہیں آنا چاہیے۔ اب اس کے خلاف کارروائی بھی ہوگی اور انکوائری بھی کراؤں گا۔

PRIVILEGE MOTIONS

i) RE: SUMMONING OF JOINT SESSION OF PARLIAMENT.

جناب چیئرمین۔ پروانچ موشر نمبر ۹، ۲۱، ۲۲ حافظ حسین احمد صاحب، فضل آغا صاحب،

عبدالرحیم مندوخیل صاحب، اشتیاق اعظم صاحب، اکرم شاہ صاحب،

Summoning of joint session of Parliament

حافظ حسین احمد - تحریک استحقاق - ۲۸ جون ۱۹۹۴ء کو چند گھنٹے قبل اپنا تک پارلیمنٹ کا مشترکہ اجلاس بلانے کا اعلان رات گئے ٹیلی ویژن پر کیا گیا۔ چونکہ قومی اسمبلی کے ارکان بجٹ سیشن کے دوران اسلام آباد میں موجود تھے مگر بلوچستان اور ملک کے دیگر دور دراز علاقوں سے سینئرز صاحبان کشمیر جیسے اہم مسئلہ پر پارلیمنٹ کے مشترکہ اجلاس میں اپنا فرض منصبی ادا نہ کر سکے۔ اس طرح علما ان کو اپنے فرائض منصبی ادا کرنے سے روکا گیا۔ اس سے اس معزز ایوان اور ہمارا استحقاق مجروح ہوا ہے۔ اس کو استحقاق کمیٹی کے سپرد کیا جائے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل - اسی ہم پڑھ دیتے ہیں۔

جناب چوہدری - یہ کہتے ہیں کہ صرف پڑھ دیتے ہیں۔ جی پڑھ دیں۔

Next is Fazal Agha Sahib

Syed Muahmmad Fazal Agha: As a member of the Senate I am entitled to take part in the proceedings of a Joint Sitting whenever it is summoned by the President.

The President had summoned the Parliament to meet on 28.6.1994 at 9.30 A.M., in the Parliament House⁴. The notice of this sitting was received by me telegraphically today the 28th June, 1994 at 3 P.M., when the Joint Sitting stood prorogued.

This act of the Government by not affording me a reasonable and sufficient opportunity to participate in the Joint Sitting of the Parliament, where issues of immense national importance were discussed, has clearly breached my privilege as a Senator and therefore I move that the motion may be admitted and referred to Committee on Rules of Procedure and Privileges for examination and report.

Mr. Chairman: Next Mr. Abdul Rahim Mandokhel

Mr. Abdul Rahim Mandokhel: As I was not informed in due time to attend the Joint Sitting of the Parliament on 28th June, 1994, I was prevented from attending the said sitting, which has resulted in a breach of my privilege as member of Parliament. The motion be sent to the Standing Committee on Rules of Privileges to decide the matter.

Mr. Chairman: Mr. Akram Shah.

Mr. Akram Shah: As I was not informed in time due to attend Joint Sitting of the Parliament on 28th June, 1994, therefore I was prevented from attending the said sitting, which has resulted in a breach of my privilege as Member of Parliament. The motion be sent to the Standing Committee on Rules and Privileges to decide the matter.

ڈاکٹر عبدالحی بلوچ۔ یہ بلوچستان کے تمام ممبران کے لئے مسئلہ ہے۔ ایک ٹاٹ ڈیڑھ بج رہی ہے۔۔۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے ٹھیک ہے ڈاکٹر صاحب، لگ گیا ہے آپ کو مover نہیں ہیں اس لئے جب یہ معاملہ آنے کا۔ تو قانون کے مطابق دیکھیں گے۔

سید اشتیاق اظہر۔ میں بھی Movers میں سے ہوں۔ صرف یہ عرض کر رہا تھا کہ نہ مجھے اطلاع دی گئی میں جیل میں تھا۔ نہ سینٹ کی طرف سے میرے لئے production letter جاری کیا گیا۔ میں کسی اجلاس میں بھی بغیر production letter کے آ نہیں سکتا۔ مجھے بھی ہوا ہے۔ سینیٹنگ کمیٹی کی meeting ہوئی۔ I was not given the production letter اس کے بارے میں میں سیکریٹری جنرل سے خط بھی شکایت کر چکا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔ اقبال حیدر صاحب۔

you are requesting that this may be deferred till Sunday or Monday.

Syed Iqbal Haider: Please do it on Sunday. What are the reasons?

Unfortunately the relevant files I will be honest instead of making frivolous excuses, have not reached.

Mr. Chairman: Okay on Sunday. Next is Mr. Sartaj Aziz No.13

ii) RE: QUOTING INCOMPLETE EXTRACTS AND LEVELLING

BASELESS ALLEGATION AGAINST A SENATOR.

Mr. Sartaj Aziz: On 26 June, 1994, Senator Shafqat Mehmood released to the press, on behalf of the Government, some extracts from the files of the Ministry of Finance and said that a relief package for Mehran Bank was approved in June, 1993 by Mr. Sartaj Aziz after the Nawaz Government was restored by the Supreme Court. He also levelled baseless allegations against me by saying: "Sartaj Aziz should tell the people what he got from Younas Habib for favouring the Bank deposit knowing that he was a crook", as reported in the daily "The News", dated 27th June, 1994.

The same extracts from the files were placed on record in the National Assembly by the Interior Minister on the same day.

In circulating incomplete records and drawing totally wrong conclusions these spokesmen of the Government have damaged my reputation as a Senator and breached my privilege.

I beg to move that this privilege motion, after being held to be in order, should be referred to the Committee on Rules of Procedure and Privileges to enable it to examine all the records and determine as to who granted the relief package in question, to Mehran Bank and when?

Mr. Chairman: Yes, Law Minister Sahib.

Syed Iqbal Haider: In this case, Sir, the Minister for Interior has made a personal request that if this motion be taken on Sunday or Monday, he will definitely be present here. Today, he has sent you a leave application.

Mr. Chairman: What do you say Sartaj Aziz Sahib about this?

Mr. Sartaj Aziz: I have no objection, Sir.

Mr. Chairman: No objection.

Mr. Sartaj Aziz: Yes, Sir.

Mr. Chairman: O.K., so we will take it up on Sunday or Monday or as it is convenient to you (Mr. Sartaj Aziz). Whatever is convenient to you, let us know.

Mr. Sartaj Aziz: Right, Sir.

Mr. Chairman: Next is.....

سید اشتیاق اظہر - میرا ایک تحریک اشتقاق ہے جناب -

جناب چیئرمین - اس کا بھی انہوں نے ہی جواب دینا ہے - اصل میں ان کے

ایک عزیز کا انتقال ہو گیا ہے تو اس سلسلے میں غالباً وہ گئے ہونے ہیں۔

سید اشتیاق اظہر - آج بھی وہ نہیں ہیں تو پھر کب ہو گا؟

سید اقبال حیدر - پرسوں آجائیں گے وہ - اتوار کو وہ ہوں گے یہاں -

سید اشتیاق اظہر - ایک دفعہ پہلے بھی ملتی ہو چکا ہے۔

Syed Iqbal Haider: Definitely we will make sure that it will be taken on Sunday.

اتوار کو وزیر داخلہ صاحب آجائیں گے۔

جناب چیئرمین۔ ایک اور بھی دقت بھی آ رہی ہے اشتیاق صاحب وہ روز کی ہے۔
 دقت یہ ہے کہ روز یہ کہتے ہی کہ اگر ایک ممبر ایک privilege motion raise کر دے تو پھر
 دوسرا نہیں کر سکتا۔ تو آپ کا ایک چونکہ آچکا ہے لہذا دوسرا نہیں آ سکتا۔
 سید اشتیاق اظہر۔ پھر ٹھیک ہے۔ پرسوں کے لئے ان کو پابند ہونا چاہئے۔
 جناب چیئرمین۔ جی۔ Adjournment Motions۔ نمبر ۵۹ ایس اے بلور صاحب۔

ADJOURNMENT MOTIONS.

i) RE: ALLEGED VIOLENCE IN THE UBL, KARACHI BY AN MNA.

Mr. Ilyas Ahmed Bilour: Sir, I have already read this adjournment motion once, I am going to read it again.

This House may be adjourned to discuss a matter of vital public importance in which the Peoples Party MNA, who is also a Chairman of the Task Force of Labour, indulged in the violence in United Bank Ltd., Karachi and.....

جناب چیئرمین۔ یہ تو ہو گیا تھا اس میں کیا باقی رہ گیا تھا؟

Syed Iqbal Haider: It was adjourned, Sir.

جناب الیاس احمد بلور۔ میں نے اس لئے کہا کہ میں نے یہ پڑھا ہے یہ آج کے لئے defer تھا جناب۔ انہوں نے oppose کیا تھا۔

جناب چیئرمین۔ اقبال حیدر صاحب آپ کی جانب سے شاید اس میں کوئی statement آئی ہے؟

سید اقبال حیدر۔ جی ہاں سر۔

جناب مسرتاج عزیز۔ ہمارا بھی تھا اس سلسلے میں جناب چیئرمین۔

سید اقبال حیدر۔ جی جی۔ یہ مارے club ہوئے تھے۔

I had sought time to make a statement on this issue, Sir. This most unfortunate incident did take place, not in the gravity as being exaggerated in the press but that is a fact that it did take place and a case has been registered. FIR has been registered and the case is being tried in view of the illegal acts that were committed. And irrespective of the political affiliation of the persons involved, we have not hesitated in registering the case. My problem is technical and under the rules since this matter relates to a person who is not a member of this House and he is an MNA and a similar motion was moved in the last session of the National Assembly on this very issue and the criminal case is pending trial in the court. In view of these facts this is not admissible.

Mr. Chairman: You mean this particular MNA is also named in the FIR?

Syed Iqbal Haider: Yes, Sir. Yes he has been named in the FIR. So, these are the three technical reasons that....

Mr. Chairman: No, are you sure that he has been named in the FIR?

یہ ذرا چیک کر لیں۔

Syed Iqbal Haider: Yes, Sir, he has been named in the FIR.

جناب چیئرمین - اچھا - تو بلور صاحب چونکہ یہ فرما رہے ہیں اور دو تین چیزیں کہہ رہے ہیں ایک تو یہ کہہ رہے ہیں کہ جی already discuss ہو چکا ہے نیشنل اسمبلی میں - نمبر ۲ - ایم این اے ہے لہذا normally اگر ایسی کوئی بات ہو تو اس معاملے کو نیشنل اسمبلی ٹیک اپ کرے تو زیادہ بہتر ہوتا - تیسرا جو ہے کہ جی معاملہ subjudice ہے - اس ممبر کے خلاف کیس درج ہو چکا ہے FIR میں اس کا نام ہے اور معاملہ عدالت میں ہے -

Mr. Aiyas Ahmed Bilour: You are right Sir, my submission is that

he is the Chairman of the Labour Task Force, I am not taking this point, I am just taking this point as a Chairman of the Labour Task Force. I don't want to take this point as MNA. I don't want to take because Chairman, Labour Task Force means a very big thing. He has to make all the policies of the labour for the country. So, I want to take the case as Chairman, Labour Task Force. I don't want to take the case as MNA whether he is here or not.

جناب چیئرمین۔ جب ایک معاملے کے بارے میں کہیں بھی درج ہو چکا ہے تو آپ اس میں کیا کہنا چاہیں گے۔

جناب الیاس احمد بلور۔ جناب میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ discuss کیا جانے اور اس میں یہ بڑا gravity کا مسئلہ ہے۔ اس میں تو اس نے جو کیا ہے اس طرح اس ملک کی economy تباہ ہو جانے گی اور اس کو Task Force سے بھی ہٹایا جائے۔ اگر ایک آدمی اتنی حد تک جاسکتا ہے اور وہ ٹاسک فورس کا چیئرمین ہے کل as a Chairman Task Force کے بیٹھے ہونے ٹاسک فورس میں باقی Industries کا کیا حشر ہو گا اور دوسری بات یہ ہے کہ میں کہتا ہوں کہ یہ تو ملک کی اکانومی کی بہت بڑی تباہی ہے ایک Foreign Investor or Local Investor کیسے invest کرے گا کیسے اس ملک میں Industrialization ہو گی جب چیئرمین ٹاسک فورس اس حد تک جاتا ہے کہ وہ اپنے Exective Voice President کو تنگ کر کے میز پر کھڑا کرتا ہے۔ تو میں کہتا ہوں کہ یہ مسئلہ discuss ہونا چاہیے

جناب چیئرمین۔ جی ہاں معاملہ واقعی افسوس ناک ہے but in view of the fact that the matter has been discussed in the National Assembly and also because it is now subjudice in a sense تو میں کیسے اس کو کر لوں۔ یہ ذرا دیکھ لیں۔ جی جناب سرتاج عزیز صاحب۔

جناب سرتاج عزیز۔ آج کا جو adjournment motion ہے وہ صرف اس incident کے بارے میں نہیں ہے، a This incident since as the newspaper report says, a tip of the Ice Burg. This discusses the negative role of the UBI employees Union

اس میں کو جو وائس پریذیڈنٹ کے خلاف تشدد تھا وہ ایک بات تھی۔ تشدد اس وجہ سے کیا کہ یونین نے یہ کہا کہ جن تین ہزار لوگوں کو آپ نے promote کیا ہے۔ انہیں آڈیوں کو promote کیا ہے ان کے appointment letters ہمیں دے دیں۔

And they were going to charge 20 to 25 thousand rupees before giving appointment letter to everybody and I can produce evidence of people who had to borrow or sell ornaments to pay that 25 thousand.

تو جب ایک گریڈ III افسر ہوتا ہے تو اس کے پاس پچیس ہزار روپیہ آسانی سے نہیں ہوتا اس طریقے سے انہوں نے کوئی ساڑھے چھ کروڑ روپیہ ان letters کے against وصول کیا اور یہ پہلی دفعہ نہیں ہو رہا شروع سے ایسے ہوتا رہا ہے اس کے ساتھ انہوں نے یہ کہا کہ اسی یونین کے پاس بینک کی ۱۲۲ کالز ہیں جتنے لوگ یونین میں کام کرتے ہیں وہ تنخواہیں لیتے ہیں اور کام نہیں کرتے اس کے علاوہ جس طریقے سے یہ ملازمین کو advances دلاتے ہیں ان سے ۵ فیصد کاٹ لیتے ہیں اور بینک کے ساڑھے تین چار سو کروڑ روپے کے advances یونین نے غلط کارروائی کے تحت لوگوں کو دیئے ہیں اسی طریقے سے ان کی جو strong arm tactics ہے throughout the banking sector وہ بینک کو penalise کئے ہوئے ہے اور میرا خیال ہے اس سے serious مسئلہ کیا ہوگا جب ہمارا ایک major second largest Bank ہے صیب بینک کے بعد اگر اس بینک کی viability کی ایک یونین کی activities کی وجہ سے یہ حالت ہو تو اور کون سا مسئلہ ہے جو یہ ہاؤس discuss نہیں کرے گا میں اس لئے تجویز کرتا ہوں کہ اس motion کو آپ admit کر کے جب منسٹر آف سٹیٹ برائے فنانس یہاں ہوں تو اس وقت اس کو دو گھنٹے کے لئے take up کیا جائے یہ صرف ایک sub-judice واقعہ تو ہے ہی واقعہ ایک اور وہ بھی میں نے سنا ہے کہ because of the influential nature of the Union's President انہوں نے اس کو slow down کر دیا اس انکوائری کو بھی لیکن جو issue ہے that is bigger than one particular case which is before the court اور اس میں یہ بھی حیرت ہے جس طرح اس آرٹیکل میں دیا ہوا ہے He was an employee of the bank then he got his resignation accepted in back date from 1989, to be able to run the election اور اس کے بعد-----

عدا کے لئے چھوڑو یو بی ایل کا سمجھا۔ اس کے بعد پھر یونین کے پریذیڈنٹ بن گئے

to destroy the bank and because of the political influence which he has, he has been playing this role for the last ten years, as Finance Minister I can quote many examples, then we tried to curb him. Every time the political muscle came in and he prevented the President of the Bank to take action against him

اور جب سے یہ حکومت آئی ہے تو اس کی کھلی بھٹی ہو گئی ہے اس لئے یہ issue بہت important ہے پورے بنک کے future کا مسئلہ ہے۔

جناب چیئرمین - اس سے انکار نہیں ہے لیکن adjournment motion کی requirement پوری نہیں ہوتی۔

جناب سمرتاج عزیز - وہ یہ ہے کہ adjournment motion جو ہاؤس میں discuss ہوتی

ہے وہ ایک incident ہوا ہے we are discussing the negative role of the Union on the financial and other viability of the major financial institutions اگر ان کے پاس کوئی جواز ہے تو ضرور پیش کریں اس سے زیادہ اہم قومی مسئلہ ہمارے سامنے اور کوئی نہیں ہے۔ اس کو آپ admit کریں اور میں یہ گزارش کروں گا کہ یہ اس وقت discuss ہو جب وزیر خزانہ یہاں پر موجود ہوں۔

جناب الیاس احمد بلور - جناب صفحہ نمبر ۳۴ پر واضح لکھا ہوا ہے کہ جو کیس کورٹ میں ہو اس کو ڈسکس نہیں کیا جاسکتا۔ یہ کورٹ میں نہیں ہے سزا۔ صرف ایف آئی آر درج ہے۔
صفحہ نمبر ۳۴

It shall not relate to a matter pending before any court or other authority performing judiciary or quasi-judicial functions.

تو یہ ابھی ایف آئی آر درج ہے ابھی یہ کورٹ میں نہیں گیا۔

Mr. Chairman: But what do you say about this?

کہ یہ نیشنل اسمبلی میں ڈسکس ہو چکا ہے۔

سید اقبال حیدر - سر ایک کورٹ نہیں ہے۔ دو تین کورٹس ہیں جہاں کیمنز پل رہے

ہیں۔

The issues raised here - one case is pending in the High Court of Lahore in respect of the misuse of the cars which is one of the allegations that the Union staff is using cars which are unauthorized and a stay order has been granted by the High Court of Lahore. Second Sir, it is not of recent occurrence. These malpractices which are being protested and condemned, they are continuing for the past more than 3-4 years and this is nothing which is of immediate or of the recent past. It is of gravity, it is of seriousness. The charges and allegations are serious. I am not opposed to the discussion.

Mr. Chairman: Then let me give you a suggestion.

some investigation is involved, finding out what is happening, even دیکھیے ہاں اس میں
making recommendations کہ بھی اس کو کیسے ذیل کیا جائے۔

There is no doubt that the matter is important. Why not let the Finance Committee take it up? I think they can look into it in detail.

Syed Iqbal Haider: FIA is already investigating and making recommendations.

جناب چیئرمین۔ ہاؤس کی جو سینیڈنگ کمیٹی ہے وہ اس کو دیکھ لے and make

recommendation to the Government کہ بھی یہ معاملہ that is a serious matter

Syed Iqbal Haider: But that is not proper, Sir

جناب چیئرمین۔ اگر ہاؤس agree کرے تو proper ہے۔

Syed Iqbal Haider: But Sir, since the case is pending in two courts, I am not opposed to the investigation.

جناب چیئرمین۔ ہاؤس کی کمیٹی ہو ہے وہ یہی دیکھے گی کہ کیا گزرتا ہو رہی ہے کیا

معاملات ہیں۔ حکومت کو کوئی recommendations دے دی گی اس کو ذیل کرنے کے لئے۔

Syed Iqbal Haider: But Sir, then the investigation should be general in nature in the sense not indigenous.

Mr. Chairnman: I am more inclined towards the point of view expressed by Sartaj Aziz Sahib

The second part - وہ جو پہلا مسئلہ ہے وہ تو ایف آئی آر آپ کہتے ہیں وہ تو عدالت میں ہے۔ جو کہ کتنے سالوں سے چل رہا ہے وہ کہتے ہیں کہ میرے زمانے میں بھی یہ تھا۔

Syed Iqbal Haider: But it is not confined to UBL.

(interruptions)

Syed Iqbal Haider: Sir, I am not talking of adjournment motions, I am talking of the *malpractices* against which there is no two opinion that they should be investigated into. The malpractices are of different nature with all the Nationalized Banks.

(interruptions)

Syed Iqbal Haider: Sir, investigation should not be confined to UBL and other Unions be allowed to do whatever they like unchecked because there is only one member from our party there.

(interruptions)

Mr. Chairman: Let us say somebody else brings up the question of other banks we will take it up.

اس وقت تو مسئلہ یو بی ایل کا ہے and the former Finance Minister is saying کہ ان کے زمانے سے چل رہا ہے۔

Syed Iqbal Haider: If issues are investigated by the Committee, I don't mind but if UBL, in particular, is made a target

سید محمد فضل آغا۔ اگر اقبال حیدر صاحب اس قسم کے اور ایٹوز اس میں لانا

چاہتے ہیں۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب سر تاج عزیز صاحب۔

جناب سر تاج عزیز۔ میں جناب پوری responsibility سے کہتا ہوں کہ یونین کی activities کا جو سکیل اور جو impact ہے damaging یو بی ایل کا وہ کسی اور یونین میں نہیں ہے۔ یہ میں ثابت کر سکتا ہوں کمیشن کے سامنے اگر ضرورت پڑے۔ اس لئے میں یہ نہیں کہتا کہ کمیشن suo moto بھی باقی یونین کو دیکھ سکتی ہے۔ Let us confine this investigation۔ میں نے suggest کیا تو اس کے بعد اچھی میٹنگ۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ کوئی اور مسئلہ لے آنا چاہیں تو لے آئیں۔

سید اقبال حیدر۔ جناب میں نے خود یہ raise کیا تھا ۲۰ دسمبر ۱۹۹۱ء کے دن این بی بی میں وہاں کی یونین نے وہاں سے پورا کمپیوٹر ریکارڈ نکالا اور چار ہزار جعلی appointment letters بزور طاقت 'بزور کلاشکوف انہوں نے نیشنل بینک میں۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ تو وہ پھر لائیں نہ مسئلہ۔

سید اقبال حیدر۔ میں لایا تھا سر۔ میں لایا تھا۔ میں اسی ہاؤس میں لایا تھا۔ میں اسی ہاؤس میں لایا تھا۔ اور وہ present کر دیا گیا تھا قاعدہ کو کہ یہ بچے ہم نے چار ہزار آپ کے بندوں کو ایوانٹ کر دیا۔ میں دھاندلی غنڈہ گردی 'لوٹ کھسوٹ' بدعنوانیوں کے سخت خلاف ہوں۔ لیکن یہ کہہ دینا کہ جہاں کہیں میٹیلز پارٹی کے بندے کا نام آ گیا ہے وہاں پہ Investigate ہو۔ جب میں نے این ڈی پی کے خلاف یہ موش فائل کی تھی تو میرے بزرگوں نے میرے ساتھیوں نے قطعاً یہ نہیں کہا تھا کہ اس کی انویسٹیشن ہونی چاہئے۔

جناب چیئرمین۔ یہ کب کی بات ہے؟

سید اقبال حیدر۔ جناب ۱۹۹۲ء کی بات ہے۔ میں نے چوہدری شجاعت حسین صاحب سے ذاتی طور پر بھی بات کی تھی کہ یہ وہاں پر ہو رہا ہے۔ غنڈہ گردی کی اتہا ہے کہ تمام ایڈمنسٹریشن کو بند کر دیا گیا تھا۔ ایف آئی آر lodge ہونی تھی۔ اس نے resist کیا تو

اس کے گھر پر بھی فائرنگ کی گئی تھی ۔ تمام بینکوں کی یونیز کے رول کو آپ as a specific issue دیکھیں۔

If the object is to curb the *mal-practices* and illegal activities of either union or of the management then it should be for all the banks, otherwise confining it to Aziz Memon than it would be very unfair.

Mr. Chairman: It is not for Aziz Memon. Yes Mr. Gluchki.

Syed Iqbal Haider: Of course you are.

جناب منظور احمد گلچکی۔ جناب والا میں نے اس سلسلے میں پہلے بھی عرض کیا تھا ۔ مسند یہ نہیں ہے ۔ مسند بالکل سیدھا سادھا ہے کہ اس معزز رکن نے پیسے collect کئے یو بی ایل کو bid دینے کے لئے اور اس کے بعد جب یہ نہیں ہو سکا تو ان لوگوں نے refund کی کوشش کی کہ ہمارے پیسے ہمیں واپس دئے جائیں ۔ اس کے بعد باقاعدہ اس معزز رکن نے وائس پریذیڈنٹ کو kidnap کیا ۔ ایک مہینے تک اس کو رکھا اور اس کو مارچ کیا گیا ۔ آپ کو یاد ہو گا کہ اسی ہاؤس کے اندر میں نے وہ فوٹو گراف آپ کو دینے تھے کہ یہ فوٹو گراف آپ دیکھ سکتے ہیں کہ اس کے جسم میں کن کن جگہوں پر ----- یعنی وہ فوٹو گراف بالکل naked تھے اور میں نے آپ کو دکھایا تھا۔ آپ نے کہا تھا کہ اس کو کسی اور دن پہ رکھیں۔ اسی کے بعد پھر vote of no confidence ہو ا ۔ یونین دوسری بن گئی ۔ لیکن وہ CBA approve تھا۔ لیکن اس کے باوجود نہ آفسر ان کو دئے گئے اور تین چار سو آدمیوں کو شوکار نوٹس دیا گیا ۔ ان کو suspend کیا گیا گیا۔ آپ یقین کریں کہ دس روپیہ کی ایف آئی آر ان کے خلاف کافی گئی۔

جناب چیئرمین۔ اب آپ کی کیا تجویز ہے کہ کیا کیا جائے۔

جناب منظور احمد گلچکی۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس کو کمیٹی کے حوالے کیا جائے ۔

یہ مناسب ہے ۔

جناب چیئرمین۔ میرے خیال میں اقبال حیدر صاحب اس کو کمیٹی میں جانے دیں۔

Let it be examined there and if in the Committee some body wants to raise....

سید اقبال حیدر۔ جناب نیشنل بینک کا بھی ہونا چاہئے۔

جناب چیئرمین۔ نیشنل بینک کا لائیں۔

سید اقبال حیدر۔ میں لا چکا ہوں۔ نیشنل بینک میں ایم کیو ایم کے لوگوں نے جو اتھا درجے دہشت گردی کی ہے اس کو بھی کمیٹی میں بھیجیں۔

Mr. Chairman: So that the House is agreed that it should go to the Committee.

Syed Iqbal Haider: Not just this issue. National Bank, Habib Bank, UBL

Mr. Chairman: You will be at liberty to bring other matters before the Committee. So with this observation

سید اقبال حیدر۔ نہیں جناب آپ نے ووٹنگ نہیں کرائی۔

جناب چیئرمین۔ نہیں ووٹنگ میں نہیں کرانا چاہتا۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ نہیں جناب والا میرا پوائنٹ آف آرڈر۔

Mr. Chairman: Dr. Sahib please, Dr. Sahib I am not allowing you to speak.

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ کیوں نہیں allow کرتے۔

جناب چیئرمین۔ میں نہیں کر رہا۔

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ کون سے قانون کے تحت

Mr. Chairman: Dr. Sahib I am not allowing to speak. Please sit down.

Let me handle this House. Please sit down Dr. Sahib.

ڈاکٹر شیر انگن خان نیازی۔ کوئی قانون قاعدے کے بغیر آپ مجھے اجازت نہیں

دے رہے۔ آپ مجھے غصے نہیں ہو سکتے۔ آپ چرمین ہیں۔ اس کا مطلب نہیں ہے۔ آپ قانون

کے مطابق کارروائی چلائیں۔

Mr. Chairman: Dr. Sahib please sit down. Law Minister Sahib please you handle it, if it is his matter he will handle it.

یہ کیا ہوا کہ ایک منسٹر بول رہا ہے آپ اس میں مداخلت شروع کر دیتے ہیں۔

So the suggestion is, Iqbal Haider Sahib, if this matter handled by the committee any other problem which the committee members might want.....

لا سکتے ہیں۔ رولنگ میں نہیں دیتا۔ نہ میں ووٹنگ کرانا چاہتا ہوں نہ رولنگ دینا چاہتا ہوں۔

سید اقبال حیدر۔ پیریز بھی specify کریں جناب۔ آپ کی terms of reference میں

that the role and conduct of the union as well as the management in the malpractices in the National Bank and Habib Bank, UBL from the year 1990 onward should be checked.

جناب چیئرمین۔ It is upto the Committee مجھے یہ کہنے کی کیا ضرورت ہے؟ کمیٹی

میں آپ کے لوگ بھی ہیں ادھر کے بھی ہیں۔

سید اقبال حیدر۔ کل کو کمیٹی میں یہ نہ کہیں کہ صرف عزیز میمن کے علاوہ باقی

سب بیگناہ ہیں صرف عزیز میمن ایک ہے۔

جناب چیئرمین۔ کمیٹی کی کمپوزیشن یہ ہے اقبال حیدر صاحب کہ آپ کے لوگ بھی

If any member wants to raise any issue, let him raise - میں ادھر کے لوگ بھی ہیں -

in the committee. جی پروفیسر صاحب

پروفیسر خورشید احمد۔ میں کمیٹی کے چیئرمین کی حیثیت سے اقبال حیدر صاحب کو یقین

دلاتا ہوں کہ یہ مسئلہ اور جو بھی related ہوں گے ان سب پر ہم بحث کریں گے اور آپ سارے ارکان

بھی وہاں ہیں ان کے ارکان بھی ہیں ہم نے کبھی کمیٹی میں پارٹی basis پر کام نہیں کیا ہے۔ انشاء اللہ

ہمارا مقصد جہاں جہاں بھی برائیاں ہیں خرابیاں ہیں اس کی اصلاح کرنا ہے۔

جناب چیئرمین۔ صدر صاحب کی بات بھی سن لیں۔

جناب چیئرمین۔ آپ نیشنلائزڈ بینکس کے جو بھی مسائل ریز کرنا چاہتے ہیں

with regard to union, you raise it in the committee

شیخ رفیق احمد۔ میری عرض یہ ہے کہ ایک تو مسئلہ specifically آپ کر رہے ہیں۔ یہ آپ ہی کے decision میں آنا چاہیے۔

جناب چیئرمین۔ میں decision نہیں دینا چاہ رہا۔ I am avoiding a decision.

شیخ رفیق احمد۔ وہ تو پھر آپ کی observation ہو گئی۔ ان کو تو پھر کوئی اصل میں اعتراض نہیں ہے۔ عرض یہ ہے I don't know مگر انہوں نے جو indicate کیا ہے وہ much more serious matters have been brought to the notice of the Senate and the Chairman and no action was taken, then why this particular incident is being referred to the Committee?

جناب چیئرمین۔ شیخ صاحب ۹۲ کی بات ہے اس وقت پتہ نہیں کیا ہوا تھا۔

شیخ رفیق احمد۔ may be hundred years ago میری عرض سن لیں

If a similar matter has been brought before the Senate and the Chairman has not referred it either treated as an adjournment motion and has not referred it to a Committee then there is a precedent before us. We have to follow as this House is a permanent institution. We have followed the precedent but we are willing to give them this concession but with a condition that all other Nationalised Banks..

صاحب اس طرح نہیں ہے کہ آپ ایک precedent تو by apss کر رہے ہیں اور

Mr. Chairman: So, with the consent of the House both these matters, one raised by Syed Iqbal Haider about NBP and the other on UBL, both referred to the Committee.

این بی پی کا جو آپ نے ریز کیا تھا ۹۲ والا۔ and this matter about the UBL

ڈاکٹر صدر علی عباسی۔ پوائنٹ آف آرڈر

جناب چیئرمین۔ جی جناب

ڈاکٹر صدر علی عباسی۔ گزارش یہ ہے کہ کیا یہ کمیٹی جو سینٹ کی فنانس کمیٹی ہے یہ پاور رکھتی ہے کہ کسی ممبر نیشنل اسمبلی کو اپنے ہاں سمن کرے؟

جناب چیئرمین۔ وہ تو کمیٹی میں ریز ہو جانے کا اگر قانون اجازت دیتا ہے تو رکھیں نہیں اجازت دیتا تو نہیں رکھتے۔ Why do you want the ruling from me?

ڈاکٹر صدر علی عباسی۔ میں صرف آپ سے انٹرمیشن لے رہا ہوں کیونکہ آپ ایک چیئر ریفر کر رہے ہیں تو کیا وہ جو کمیٹی ہے سینٹ کی کیونکہ اس میں ایک ممبر قومی اسمبلی involved ہے تو اس کو سمن کر سکتے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ تو اس کے لئے مجھے بحث سننی پڑے گی کہ کھتی ہے یا نہیں اگر یہ ایشو آتا ہے Then, I have to First, let the committee decide میرے پاس آنے کا I don't know. I will have to listen listen to every body میں اپنے آپ تو نہیں کر سکتا I don't know. I will have to listen to all the arguments and then say کرتی ہے کہ نہیں

Mr. Chairman: Next is Fazal Agha Sahib's Bonded Children Labour in the country No.72.

ii) RE: FILM SHOWN ON SWEDISH T.V. REGARDING BONDED CHILDREN LABOUR IN PAKISTAN.

Syed Muhammad Fazal Agha: It has been reported in the daily "Dawn" dated 19.03.1994 that according to a film shown by the Swedish TV on bonded children labour in Pakistan, about 20 million bonded workers are working in the country in different industries including 50,000/- children working in carpet industry alone.

In spite of the fact that the Government of Pakistan is a signatory to the

UN Conventions on Rights of Children laws like Employment of Children Act, 1991 have been passed and Bonded Labour Abolition Act, 1992 have been passed by the government of Pakistan, no implementation seems to have been made by the government agencies. The situation is alarming and bringing bad name for the country. This is also against the spirit of Islam.

I, therefore, move that this urgent matter of recent occurrence may kindly be discussed in the House by suspending the regular business.

Mr. Chairman: Is it being opposed?

Syed Iqbal Haider: Yes.

Mr. Chairman: It is being opposed.

فضل آغا صاحب مختصر فرمادیں۔

سید محمد فضل آغا۔ سرگزارش یہ ہے کہ ٹریڈری پنجر کا رویہ ہمیشہ یہ رہا ہے۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ Secondly میرا خیال ہے یہ بھی clarify کر دیا جائے سرتاج

عزیز صاحب اور اقبال حیدر صاحب

The matter being referred to the Committee is not the first incident but it is the usual matter. That should be clarified.

Syed Iqbal Haider: Usual matter of the national interest.

جناب چیئرمین۔ کیونکہ دوسرا subjudice ہے۔

سید محمد فضل آغا۔ گزارش یہ ہے کہ اقبال حیدر صاحب اور ڈاکٹر صاحب نے ہر بات کو اپوزی کرنا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا۔ یہ قومی اہمیت کی بات ہے اور ہم بحیثیت انسان کے اور ایک پاکستانی مسلمان کی حیثیت سے بھی اگر سوچیں تو اسلام میں یہ ہے کہ بچوں سے ملازمت کرانا درست نہیں وہ مسموم ہوتے ہیں بچانے اس کے کہ ان کو تعلیم دلائی جائے ان کے حقوق میں بلوغت سے پہلے ان کو آپ تعلیم دلائیں اسلامی سوسائٹی میں ہونے کے باوجود پاکستان

میں چائلڈ لیبر سے کام لیا جا رہا ہے صرف یہی نہیں بلکہ پاکستان سے باہر بھی لوگ بچوں کو لے جا رہے ہیں مختلف ملکوں میں اور ان سے مختلف کام کرائے جا رہے ہیں۔ بجائے اس کے گورنمنٹ ہمارے ساتھ تعاون کرے اور ایک قومی ایجوکیشنل بورڈ کے تحت اس کو اپوز کیا ہے اور یہ ملک کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ بدنامی کا باعث ہے۔ اس کے باوجود کہ ہم یونائیٹڈ نیشن کنونشن کے signatory بھی ہیں اور اسلام میں بھی اس کی پروویژن ہے تا کہ بچوں کو تحفظ دے سکیں ان کے حقوق دلا سکیں ان کی صحیح تربیت کر سکیں۔ مسلمان اور پاکستانی کی حیثیت سے ان کو ٹرینڈ کر سکیں۔ ان کی بچپن میں تعلیم اور تربیت بہت ضروری ہے اس سے ان بچوں کو اگر محروم کر دیں قوم ویسے ہی محرومیوں کی شکار ہے اور اگر ہم بچوں کو اس طرح محروم کرتے رہیں گے اور اگر اپوز کرتے رہیں گے تو میں نہیں سمجھتا کہ اصلاح معاشرہ میں کچھ بہتری ہم لا سکتے ہیں۔ یعنی قوم کو جس طرح ہم اپنے پاؤں پر کھڑا کرنا چاہتے ہیں وہ کر سکیں گے پھر یہی ہو گا جو امیر کلاس ہے ان کے بچے پڑھتے رہیں گے اور اس ملک کو رول کرتے رہیں گے اور جو غریب لوگ ہیں وہ اپنے بچوں کو آٹھ سال کے بعد ہی ملازمتوں کی طرف دھکیلتا شروع کریں گے تو گورنمنٹ کو اس بات پر غور کرنا چاہیے کوئی اس قسم کا پروگرام واضح کرنا چاہیے اور فیلڈ میں جو ایجنسیز ہیں جن کی ذمہ داری یہ بنتی ہے کہ بچوں سے ملازمت اور لیبر نہ لی جائے باقاعدہ strictly اس کو فالو کریں۔ غربت کی بناء پر تو شاید ان کو مجھواتے ہوں لیکن گورنمنٹ کی چاہیے کوئی بھی گورنمنٹ ہو، ذمہ داری بنتی ہے کہ بچوں کی دیکھ بھال صحیح طرح سے ہو صرف اس سے یہ نہیں ہو گا کہ اسلامی اقدار ہمارے پورے ہوں گے بلکہ بین الاقوامی دنیا میں ہم بدنامی سے بچ سکیں گے اور ایک انسانی حق کے ادا کرنے میں ہمیں مل کر کوشش کرنی چاہیے جو ہمارا اخلاقی اور اسلامی فرض بنتا ہے اس لئے میں گزارش کرتا ہوں کہ اس ایڈجرنٹ موشن کو ایڈمٹ کیا جائے اور اور ہاؤس میں سیر حاصل بحث کرائی جائے اور اس کے بعد جو ناظر خواہ اقدامات ہو سکتے ہیں گورنمنٹ سے توقع ہے وہ کیے جائیں۔

Mr. Chairman: Mr. Iqbal Haider Sahib

Syed Iqbal Haider: Sir, I had to oppose it purely on technical ground just for the rules of business. The issue raised by the honourable

member is undoubtedly a very serious issue. I entirely agree with the sentiments expressed by the honourable member and it is a menace in my country that some sections of public do compell children to work in violation of the law. We have adequate number of laws which do prescribe certain restrictions on the age of the worker as well as the nature of the job to be performed by young boy and the timing of the job to be performed. But they are not followed. Problem is essentially of the implementation of those laws. There is no two opinions. Our Government is absolutely committed and clear in this regard. Without mincing any word, I can assure the honourable member that we have made, we are continuing to make very serious efforts to prevent the abuse of the child labour as well as to draw some new ideas and strategies, some built-in check to prevent the violations of laws relating to the child labour. It is the matter of serious concern. It does cause embarrassment to the whole country in the eyes of the civilized world that the children are made to work in violation of law but it is one of our priorities to ensure as much as possible that such violations do not take place. Rights of the children are protected and they are not made to work in violations of the law.

جناب چیئرمین۔ سید فضل آغا صاحب اس میں دو تین دقتیں ہیں۔ ایک تو یہ ہے

recent occurrence نہیں ہے۔ یہ تو ایک continuing problem ہے پاکستان کا

Legislation اس پر موجود ہے۔ اور کوئی specific incidence نہیں ہے یہ تو سارے ملک کا مسئلہ

ہے۔ تو اس پر میرا خیال ہے کہ مناسب ہو گا کہ ۱۹۴ کی موشن پر discuss کریں بطور

adjournment motion شاید یہ Proper نہ ہو اور پھر یہ ہے کہ The time is over of

adjournment motions.

Syed Iqbal Haider: It may be brought even out of turn.

سید محمد فضل آغا۔ میں صرف ایک گزارش کرنا چاہوں گا کہ اقبال حیدر صاحب ہمیشہ ہاؤس میں بہت بیٹھی زبان سے 'لٹاٹی سے کام لیتے ہیں اور اب بھی انہوں نے کوئی ایسی specific بات نہیں کی جس سے ہاؤس کی یا قوم کی یا ہماری تسلی ہو کہ واقعی انہوں نے یہ قدم اٹھایا ہے۔ یہ سوچ رہے ہیں 'یہ Propose کر رہے ہیں' یہ کر رہے ہیں۔

Syed Iqbal Haider: It may be converted into a motion under Rule

194 to satisfy him.

سید محمد فضل آغا۔ مجھے پہلے اپنی بات مکمل تو کرنے دیں۔

جناب چیئرمین۔ ہاں ہاں کریں آپ۔

سید محمد فضل آغا۔ ہمیشہ جو بھی بات آتی ہے یہ گیلریز کی طرف دیکھتے ہیں اور لٹاٹی سے کام لیتے ہیں۔ سر، میں آپ کے حکم کا ہمیں احترام ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ یہ بہت اہم مسئلہ ہے اور ہم ذرا اپنے سینوں پہ ہاتھ رکھ کے دیکھ لیں کہ اگر ہمارے بچے اس حال میں ہوں اس ہاؤس میں جو اراکین بیٹھے ہیں اگر ان کے بچے اس حال میں ہوں تو وہ پھر بات کریں ناں۔ لیکن صرف لفظوں سے نرغا دینا 'یہ میں سمجھتا ہوں کہ اگر میں اسے ۱۹۴ کے تحت لاؤں گا تو سال ذریعہ سال تک اس کی باری نہیں آنے گی انتظار کرنا پڑتا ہے۔

جناب چیئرمین۔ آپ کی بات صحیح ہے سید فضل آغا صاحب لیکن اس کا کیا کیا

جانے کیوں کہ یہ ایک urgent معاملہ تو نہیں ہے کہ ابھی کل اٹھا ہے۔ یعنی This is a continuing problem.

سید محمد فضل آغا۔ میں یہ جانتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ پھر اس کو کیسے میں adjournment motion کے طور پہ لے لوں۔

سید محمد فضل آغا۔ یا تو پھر یہ ہے کہ اس کو 194 Rule Out of turn کے تحت

لیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ تو لے آئیں پھر میں دیکھوں گا اسے۔ کمانڈر صاحب۔

Mr. Khalil-ur-Rehman: Sir, this matter has been taken up by the Human Rights Committee of the Senate.

جناب چیئرمین - آپ نے take up کر لیا ہے۔

جناب خلیل الرحمان - جی ہاں۔

We have thoroughly thrashed this issue under the heading "The plight of the child in this country" and it does not only cover the labour part but many other aspects. We have come out with solution based on various factors and what the Government can do in this respect, what the NGOs can do, what the people can do. This report is going to be submitted, Sir, as soon as the Committee is reconstituted.

جناب چیئرمین - چلیں فضل آغا صاحب کو بھی ایسوسی ایٹ کر لیں اس میں

He can come and tell you what his views are on this matter.

Mr. Khalil-ur-Rehman: Next time, Sir, before finalizing, we will call him to the meeting.

جناب چیئرمین - ڈاکٹر حنی صاحب۔

ڈاکٹر عبداللہ بلوچ - جناب والا میرا پوائنٹ آف آرڈر یہ ہے کہ ڈسٹرکٹ جیل ماگھڑ سندھ میں کوئی دو سو سے زائد قیدیوں نے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے اور پانچ کی حالت ہو ہے وہ تشویشناک ہے ان پر تشدد بھی ہوا ہے اور بہت سے اخباروں کی اطلاع کے مطابق "انتخاب" اخبار میں یہ خبر ہے بہت سے جو قیدی ہیں ان کے پیشاب میں خون آنے لگا ہے۔ میں سمجھتا ہوں یہ انسانی جانوں کا مسئلہ ہے اور قیدی ویسے بھی.....

جناب چیئرمین - اس طرح کریں اس کی تفصیلات منسٹر صاحب کو دے دیں مجھے یقین ہے وہ جو بھی مدد کر سکتے ہیں کریں گے۔

ڈاکٹر عبداللہ بلوچ - اس ایوان میں اس کے بارے میں کہیں تو یہ زیادہ بہتر ہو گا۔

سید اقبال حیدر۔ بالکل کریں گے۔ - Sir, the time is over.

جناب چیئرمین۔ The time is over۔ پروفیسر خورشید احمد آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟

پروفیسر خورشید احمد۔ میں آپ کی توجہ مبذول کرانا چاہتا ہوں اس طرف کہ جن کمیٹیوں کے چیئرمین منتخب ہو چکے ہیں اس کو notify کر دیا جائے تاکہ کمیٹیوں کی میٹنگز شروع ہو سکیں۔ مزید اس میں تاخیر نہ کریں۔

جناب چیئرمین۔ وہ ہم کر رہے ہیں انشاء اللہ اگلے دو تین دن میں ہو جائے گا اس میں اب کوئی دقت نہیں ایک دو دقتیں تھیں وہ دور ہو گئی ہیں۔

Next is item No.3, Iqbal Haider Sahib.

LIMITATION (AMENDMENT) BILL, 1994.

Syed Iqbal Haider: Sir, with your permission, I introduce a Bill further to amend the Limitation Act, 1908 [The Limitation (Amendment) Bill, 1994].

Mr. Chairman: The Bill stands introduced and stands referred to the Committee concerned. Next is item No.4.

Syed Iqbal Haider: Sir, I had made a suggestion to the Leader of Opposition, that whatever I could think, the least controversial Bills may be taken first. Secondly, that the debate may continue on the issues on the agenda i.e. order of the day even throughout the next week. We have not a slightest objection on discussion on Sindh situation, on sectarian issue or on any issue. Next week, whatever we mutually decide, I have not slightest hesitation. My problem is that, today is the last day and these Bills will be lapsed, if atleast the least controversial Bills are passed with cooperation, I would highly appreciate

and with the consent of the Leader of Opposition, I propose that items No.6 and 8 may be taken first.

جناب چیئرمین - جی جناب لیڈر آف دی اپوزیشن -

راجہ محمد ظفر الحق - کل بھی اس معاملے پر بات ہوئی تھی اور یہی وجہ تھی کہ ہم نے پھر شام کے سیشن کا بائیکاٹ کیا ہم نے یہ پوائنٹ آؤٹ کیا تھا کہ کراچی کی situation of law and order کی اور sectarianism کے بارے میں جو ۱۲-۱۳ دن سے آرڈر آف دی ڈے پر یہ دونوں items آرہے ہیں اور خاص طور پر law and order کا سلسلہ سمجھنے session سے بھی چل رہا ہے وہ بھی unfinished business of the House ہے لیکن ان ۱۴ دنوں میں اس کے اوپر کوئی بات نہیں کی گئی - کل جو ہم نے اس بارے میں تجویز دی کہ ان معاملات کو پہلے لیا جائے تو پھر یہ کہا گیا کہ یہ معاملہ اب نہیں آسکتا قانون سازی کے لئے ایسے Bills ہیں جو lapse کر جائیں گے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس سے پہلے بھی جب کبھی بھی انہوں نے یہ کہا کہ یہ lapse کر رہا ہے تو پھر آپ کو پہلے لانا چاہئے تھا - اگر منسٹری آف لاء نے آپ کو inform نہیں کیا کہ اس Bill کی مدت کتنی ہے؟ میاد کتنی ہے؟ کب lapse ہوگا؟ تو یہ آپ کا منسٹر کا اور منسٹری آف لاء کا معاملہ ہے اس میں آپ sort out کریں کہ کن لوگوں نے آپ کو informed نہیں رکھا - لیکن ہاؤس کے اندر آکر یہ کہنا کہ جی پھر joint session بلاوانا پڑے گا - اس لئے ہر معاملہ جیسے کیسے بھی نیشنل اسمبلی میں پاس ہوا ہے اس کو یہاں لا کر انگوٹھا لگوانے کی کوشش کرنا یہ مناسب نہیں ہے legislation کو بھی seriously لینا چاہئے اور اس کے اوپر پوری بحث ہونی چاہئے - اور جو amendments ہوتی ہیں ان کے اوپر بھی مکمل کر بات ہونی چاہئے - پھر اس کے بعد اس consideration کو ہاؤس پر بھجورنا چاہیے کہ وہ اس بارے میں کیا فیصلہ کرتے ہیں - وہاں تو یہ threat رہے تھے اس قسم کی کہ یہ نہ ہوا تو پھر یہ اس میں چلا جائے گا آج اخبار میں وزیر قانون کا بیان بھی بھپا ہے کہ اگر اپوزیشن تعاون نہیں کرے گی تو ہم اس کو Joint session میں لے جائیں گے ہم تو خود یہ کہہ رہے تھے کہ اگر کوئی نیشنل اسمبلی کی بات وہاں پاس ہوتی ہے اور سینٹ میں آکر اس کے اوپر کسی نے کوئی تجویز دی ہے اور اس میں کوئی amendments پیش کی ہیں تو کوئی قیامت نہیں ٹوٹ پڑے گی اگر Joint session میں چلا

جاتا ہے کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن اسے آج threat کے طور پر استعمال کیا گیا ہے کہ اگر سینٹ یہ پاس نہیں کرے گا تو ہم اسے joint session میں لے جائیں گے۔ ہم welcome کرتے ہیں کہ بے شک اس کو Joint session میں لے جایا جائے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے لیکن ہم یہ بھی سمجھتے ہیں کہ جو بحث کل شروع ہوئی تھی اس کے لئے کم از کم ایک ہفتہ چاہئے۔ بحث کرنے کے لئے۔ اس بحث کو ختم کرنے کے لئے اور جو آئینم نمبر ۱۲۰۱۱ جو کل club کئے گئے تھے۔ ان دو کو پورا ایک ہفتہ چاہئے کیونکہ ۲۴ ارکان نے نام دیئے ہوئے ہیں۔ اور مزید بھی دے رہے ہیں اس لئے اس معاملے میں جو آج بھی آپ دیکھتے ہیں کہ پانچ آدمیوں کی کل کراچی کے اندر ان کی اموات ہوئی ہیں۔ اس میں سیکورٹی agencies کے بھی لوگ ہیں اور دوسرے بھی لوگ ہیں۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ کل اس غصے اور اس مہمچلاہٹ میں جو بحث وزیر قانون نے کی ہے وہ بھی اس معاملے کی سنگینی کو سامنے رکھ کر نہیں کی۔ وہ بھی بالکل ایک سطحی قسم کی بحث تھی۔ جس میں یہ چیز ان کے اوپر سوار رہی کہ چونکہ ان کے بارے میں کچھ علماء نے بیانات دیئے ہوئے تھے۔ وہ اس دائرے سے باہر نہیں نکل سکے۔ اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں legislation آج اگر یہ شروع کرنا چاہیں ہم نے پہلے بھی تعاون کیا ہے ہم نے بل پاس کروائے ہیں کمیٹیاں بنوائی ہیں ترمیم تجویز کرنے کے لئے اور پھر اس کو من و عن پاس بھی کر دیا ہے۔ اس لئے یہ الزام ابوزیمن کے اوپر نہیں لگ سکتا کہ انہوں نے اس معاملے میں افہام و تفہیم سے کام نہیں لیا۔ لیکن اگر ذرا سی کوئی یہ بات کسی جانے صبح سے لوگ بیٹھے ہوئے ہیں جس میں بزرگ ہیں بیمار ہیں جو دوسرے لوگ ہیں۔ اور لوگوں کے commitments بھی ہیں اس لئے آپ صبح کا رکھ لیں لیکن اس چھوٹی سی بات پر بھی کل جو ہنگامہ کھڑا کیا گیا تو اس لحاظ سے یہ ٹھیک نہیں تھا۔ اس لئے آج میں یہ سمجھتا ہوں کہ ان Bills میں سے order of the day میں جو تبدیلی کرنی ہے وہ کر لیں لیکن اگلا ہفتہ پورا کراچی کی 'سندھ کی situation پر اور sectarianism کی بحث پر گنا چاہئے تاکہ اس پر پوری بحث ہو سکے۔

Syed Iqbal Haider: I agree, sir, fully.

جناب منظور احمد گلگی۔ جناب والا! میں اس بارے میں ایک suggestion دیتا چاہتا ہوں۔ میری گزارش یہ ہے کہ یہ جو دو legislation work ہیں۔ آئٹم نمبر ۶ اور ۸ جو یہ کہتے

ہیں کہ lapse ہو رہے ہیں اور میرے خیال میں راجہ صاحب ----

جناب چیئرمین۔ ۶ اور ۸ ہی ہیں جی؟ اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ ان میں سے دو non controversial ہیں وہ ۶ اور ۸ ہیں۔ one

was amendment in CRPC which was carried during 1992.

جناب چیئرمین۔ جی لگی صاحب ۶ اور ۸ کو کہہ رہے ہیں۔

جناب منظور احمد لگی۔ اس کو موو کر لیں اور ہاؤس فیصلہ کر لے۔ اس کے بعد

اگر ٹائم بچتا ہے تو پھر ہمیں ان دونوں مسائل میں سے ایک کو ----

جناب چیئرمین۔ جی دیکھ لیتے ہیں کیونکہ اب agree کر گئے ہیں کہ اگلے ہفتے یہی

مسائل ہوں گے۔ جی جناب بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جہاں تک اس

سینٹ کا تعلق ہے۔ میں یہاں بیٹھے ہونے پر محسوس کرتا ہوں کہ شاید legislation میں جو ہمارا

basic کام ہے اس میں ہم شاید نیشنل اسمبلی کے فیصلوں کے پابند ہیں اور ان کے ماتحت ہیں۔

جناب والا ہمارا ریکارڈ دیکھ لیجئے۔ ہمیں حکومت نے 18 بل جب یہ نئی سینٹ constitute ہوئی

پیش کئے۔ اس کے بعد دو تین بل ایسے ہیں جو انہوں نے واپس لے لئے۔ اس کے بعد ہفتے بل

بھی آئے ہم نے یہ کوشش کی اور ان کے بار بار اصرار پر کہ یہ lapse ہو رہے ہیں ان کا ٹائم

ختم ہو رہا ہے یہ joint sitting میں جائیں گے، ہمیں آرڈیننس کرنا پڑے گا، ہم نے جناب وہ

ساری باتیں اقبال حیدر صاحب کی مانیں۔ اور بل پاس کئے۔ کوئی بل بھی میرا خیال ہے ایسا نہیں

آیا جو کہ بل regularly پروسیجر کے مطابق discuss کیا گیا ہو۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ شاید یہ

ہماری inefficiency ہو گی۔ فاضل وزیر قانون بسا اوقات یہ کہتے ہیں کہ ہماری amendments

میں بہت وزن ہے۔ لیکن کیا جناب ہم لوگوں کو اور قوم کو یہ تاثر دینا چاہتے ہیں

کہ ہماری سینٹ میں اتنی بھی اہلیت نہیں ہے کہ یہ ایک amendment بھی suggest کر

سکے، صرف اس لئے کہ فاضل وزیر قانون joint session میں نہیں جانا چاہتے۔ میں چاہتا

ہوں جناب کہ جائیں جیتے بل بھی joint session میں جائیں گے ان میں زیادہ بہتری کے

امکانات ہوں گے۔ اگر نیشنل اسمبلی بہتر ایک بل پاس کرتی ہے ہم اس میں amendment تجویز

کرتے ہیں تو ہمیں اس بات سے گھبرانا نہیں چاہیئے۔ اور خوف زدہ نہیں ہونا چاہیئے۔

جناب چیئرمین۔ اس کو take up کر لیتے ہیں۔ اس پر بحث کر لیتے ہیں۔ جی جناب
شہزاد گل صاحب کچھ کہنا چاہ رہے ہیں؟ جی جناب۔

جناب شہزاد گل۔ اس سلسلے میں میری بھی مختصر سی گزارش ہے۔ کہ ہم نے ہر ایک بل پر amendments دی ہیں۔ amendments ہم نے اس وجہ سے بھی دی ہیں۔ کیونکہ نیشنل اسمبلی میں اپوزیشن نے بائیکاٹ کیا تھا اور یہ سارے بل ایک طرف طور پر ایک دو دن میں پاس ہو چکے ہیں۔ اور کوئی بھی amendment وہاں نہ پیش کی جاسکی تھی بلکہ سارے بل ایک voice vote سے پاس ہوئے تھے اس وجہ سے یہ ہمارا فرض بنتا تھا کہ ہم ان سارے بلوں کا جائزہ لے کر اس میں مناسب ترمیمیں دیں۔ ہم نے ترمیمیں دیں۔ پھر لائسنس صاحب کے کہنے پر کہ چونکہ یہ lapse ہو رہے ہیں ہم نے کئی بل، یعنی ترامیم واپس لے لیں اور وہ بل جو اسپیشل کمیٹیوں میں گئے۔۔۔۔۔۔ اس سے ہماری بدنامی بھی ہوتی ہے۔ پریس والے کہتے ہیں 'لوگ کہتے ہیں' آپ نے ترمیمیں دیں اور پھر سمجھوتہ کر لیا اور واپس لے لیں۔ تو اس سے ہماری بدنامی نہ کریں۔ پہلے یہ جائزہ لیں کہ یہ بل اہم ہے، یہ lapse ہو رہا ہے۔ اس کو نمبر پر پہلے لے آئیں۔ تو ہم co-operation کریں گے اور وہ پاس بھی ہو جائیں گے۔ لیکن یہ غیر ضروری پہلے لے آتے ہیں اور پھر بعد میں یہی کہتے ہیں کہ یہ lapse ہو رہے ہیں اور joint sitting میں جائیں گے اس لئے آپ اپنی ترامیم پیش نہ کریں اور ہمارے ساتھ co-operation کریں اور اگر ہم انکار کرتے ہیں تو الزام ہم پر آتا ہے۔ الزام ان پر ہونا چاہیئے کہ یہ اپنا کام سمجھ کریں جو کہ قانون اور قاعدے کے مطابق نہیں کر رہے۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے جی۔ جی جناب اقبال حیدر صاحب۔

THE CODE OF CRIMINAL PROCEDURE (AMENDMENT) BILL 1994.

Syed Iqbal Haider: With your permission Sir, I beg to move that the Bill further to amend the Code of Criminal Procedure, 1898 the [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1994], as passed by the National

Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: It has been moved by Mr. Iqbal Haider, Minsiter for Law that the Bill further to amend the Code of Criminal Procedurre, 1898 [The Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1994], as passed by the National Assembly be taken into consideration.

جی ہے کیا جی یہ؟

Syed Iqbal Haider: Sir, it is a brief Bill. It is in respect of.

(interruptions)

جناب چیئرمین - Standing Committee والا کچھ ہے؟

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Yes, Sir.

جناب چیئرمین - تو پہلے ان کو جانے تو دیں ناں کہ ہے کیا یہ۔

Syed Iqbal Haider: It is a continuation of the Ordinance which was first promulgated in 1992 to seek aid of the Army for the Civil Administration and it was being considered necessary that section 131(a) be introduced for empowering the use of Military Froce for public security and maintenance of law and order. Now the last Ordinance, which was promulgated on 14th, July 1993, during the tenure of Mr. Nawaz Sharif's government. Now when this Ordinance was expired it has been repromulgated from time to time and it was converted into a Bill in the National Assembly and passed in the National Assembly session in April, 1994. This is a non-controversial Bill. This is the same Bill which was piloted by the previous government and we want to continue the same law. It is already enforced in the form of an Ordinance. It is very much on the books of statute even now.

جناب چیئرمین - اچھا اب اس پر amendment ہے آفتاب شیخ صاحب کا۔ موو کریں جی۔

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, I have already given notice and it is on the record.

Mr. Chairman: It is on the record.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: I move the motion that the Bill be circulated for the purpose of eliciting public opinion thereon. This is the motion, Sir.

Mr. Chairman: It is 88.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Rule 88, Sir. This is an amendment to the motion moved by the Law Minister. Rule 88, I quote its sub-rule (2)(a) and (b) - both the requests are there, both motions are there before you, Sir.

Mr. Chairman: Yes, Law Minister Sahib are you opposing it?

Syed Iqbal Haider: Yes, absolutely, Sir.

جناب چیئرمین - جی مختصر افرمادیجئے آفتاب شیخ صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ اسی سے identical موٹن میری ہے۔ کہتے ہیں تو میں موو کر دوں وگرنہ میں اسی میں بات کر لوں۔

جناب چیئرمین - اسی پر بات کر لیں ایک ہی چیز ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ - technically ان کی بھی موو ہو جانی چاہیئے سر۔

جناب چیئرمین - ویسے

What is the rule Bhinder Sahib should you also move?

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Yes, he has to move, Sir.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, actually the motion, the

notice of which has been given, should be moved and the motions then moved can be discussed together because the motions are identical.

جناب چیئرمین - ٹھیک ہے پھر آپ بھی موو کر دیں۔

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Right, Sir. I beg to move that the Code of Criminal Procedure (Amendment) Bill, 1994, as passed by the National Assembly, be referred to the Standing Committee concerned for report within a month.

Mr. Chairman: So, the motion stands moved.

جی جناب آفتاب صاحب مختصراً آپ بیان کریں۔

جناب آفتاب احمد شیخ - جناب یہ موشن (بی) انتہائی اہمیت رکھتا ہے اس لحاظ سے کہ amendment کے تحت جو اختیارات دیئے جا رہے ہیں ان اختیارات کے سلسلے میں اگر سیر حاصل یہاں بحث نہیں ہوتی ہیں کیونکہ یہ اختیارات ایک ادارے کو دیئے جا رہے ہیں جن کا سول معاملات میں مداخلت کرنا یا با اختیار ہونا یا اس قسم کی طاقت ان کو دینا ایک ایسا ایٹو ہے جس کو خود وہ سائیڈ بھی دو دفعہ سوچے گی کیونکہ ان کے اپنے کہنے کے مطابق ۱۱ سال ایک دور گزارا ہے اپنا۔

جناب چیئرمین! عرض یہ ہے کہ یہ amendment جو سامنے آ رہا ہے اس کے تحت میں توڑا سا اس کو پڑھ دوں تا کہ آپ کو کچھ اندازہ ہو کہ ہونا کیا ہے اس میں - amendment جو ہے وہ یہ ہے

"Besides being a political whip against the opponents."

And this is being used as a political whip in Sindh. This is being used, I repeat, Sir, this is being used as political whip in Sindh. The amendment as such, Sir, proposes:

Firstly Sir, the amendment is having retrospective effect. It has to date back from 28th of May 1992. First, it is going to legalise series of acts or actions taking long back. No.1, Sir. Normally, the actions which are open to exception

can not be legalised like this which is being done by the other side. No.2, Sir, this is, I am reading Section 131 which is being proposed to be added. Power used Military force for public security and maintenance of law and order. If the Provincial Government is satisfied that for public securities, protection of life and property public peace and maintenance of law and order, it is necessary to secure the assistance of the Armed Forces, the Provincial Government may require with the prior approval of the Federal Government or the Federal Government may on the request of the Provincial Government direct any officer of the Armed Forces to render such assistance with the help of the Armed Forces under his command and such assistance shall include the exercise of powers as specified in Section 46 to 49, 53, 54, 55A and (C), 58, 63 to 67, 100, 102, 103, 156.

سچا کیا ہے باقی CrPC کا جس کے اختیارات نہیں دیئے۔ اس کے بعد جناب۔

Every such officer shall obey such requisition or direction, as the case may be, Mr. Chairman, I crave for your indulgence, as the case may be, and in doing so, may use such force as circumstances may require in rendering assistance relating to exercise of powers specified in sub-section (1) every officer shall, as far as may follow the restrictions, conditions laid down in the Code and then there are two other formal amendments. Now my submission is, Sir, that this is an amendment of far reaching consequences.

Mr. Chairman: Therefore, you wanted to go to

میرا مقصد ہے کہ principles پر بھی discussion ہو گی ناں۔

Mr. Aftab Ahmed Shaikh : Sir, I know, the principles will be discussed in the first, second and third reading but my humble submission is that

I because have moved an amending motion , an amendment to the motion of Law Minister , because I have said , because this amendment is of far reaching consequences, because we have suffered in Sindh on account of these powers and because the other side proposes to give its formal shape , it will now be part of the statute book , it is being passed by this House. Therefore,, Sir, we will have to think that amendment of this nature which has got far reaching consequences must be referred to the public for eliciting their opinion that is the motion that I am making. Because Sir, giving such powers to a particular institution whose work is entirely to defend the borders of the country, is just like inviting with the story of the Arab and the camel, inviting the camel in the territory, Therefore, we have to be double cautious in passing or considering such business. Therefore, my motion is that this may be referred to the public for eliciting their opinion and not only that I have referred to so many agencies. They will be asked to give opinion about such powers. Furthermore Sir, Article 147 of the Constitution, Article 245 of the Constitution are there. They are there. They are very much there and in a situation where grave law and order situation has been created or a situation that borders are to be defended or in a situation where the involvement of Armed Forces is called for, there have ample powers available with the Federal Government. Therefore, amendment of this nature is not at all required. This is just a whip Sir. Therefore, I say this amendment may kindly be given due consideration.

Mr. Chairman: Ch. Muhammad Anwar Bhinder.

چوہدری محمد انور بھنڈر - سر مجھے اس بات کا احساس ہے کہ یہ فرسٹ ریڈنگ ہے جس میں ہم نے principles of the Bill کو discuss کرنا ہے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں ابھی ترامیم پر بات ہو رہی ہے۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب میں عرض کروں کہ یہ فرسٹ ریڈنگ کا ہی حصہ ہے۔ فرسٹ ریڈنگ شروع ہو چکی ہے، جب انہوں نے موشن موو کی کہ consideration کی جائے۔ اس کی amendment کے طور پر یہ amendment move ہوئی ہے۔ لہذا یہ اس موشن کی amendment ضرور ہے لیکن یہ فرسٹ ریڈنگ کا حصہ ہے اور فرسٹ ریڈنگ شروع ہوئی ہے۔ اس میں مجھے احساس ہے کہ ہم نے principles of the Bill پر ہی بات کرنا ہے اس لئے میں یہ عرض کروں گا کہ جہاں تک ان principles کا تعلق ہے میں ان principles پر عرض کرنا چاہتا ہوں۔ اس کے لئے جناب پہلا principle جو میں عرض کرنا چاہوں گا وہ یہ ہے کہ دفعہ ۱۳۱ پہلے Criminal Procedure Code میں موجود ہے اور اس میں دفعہ ۱۳۱ واضح طور پر یہ کہتی ہے کہ

when a public security is manifestly endangered by such an Assembly and when the Magistrate can be communicated by any Commissioned Officer of the Pakisan Army..

جناب چیئرمین۔ بھنڈر صاحب ایک چیز ذرا مجھے واضح کر دیں کہ آپ کی ترمیم ہے کہ

This should be referred to the Standing Committee ان کی پہلی ترمیم جو انہوں نے ابھی move کی ہے It should be circulated for eliciting public opinion یہ دو الگ الگ ہیں۔ تو اس کو کیسے handle کیا جائے۔ How to put it۔ اس کے لئے کیا کریں۔ شیخ صاحب ایک ہے کہ eliciting public opinion ان کی ہے کہ it should be referred to Standing Committee۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ سر یہ independent ہیں جناب۔

جناب چیئرمین۔ یہ الگ الگ ہوں گی۔ یعنی ان کی بھی ایک ترمیم ہے سینیٹنگ کمیٹی والی۔ ان کی دو ترامیم ہیں ایک ہے کہ سینیٹنگ کمیٹی کو refer کیا جائے، ایک ہے کہ circulated for eliciting public opinion۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جہاں تک سر اس کا تعلق ہے۔ اس سلسلے میں میرے خیال کے مطابق جناب وہ آنے گی as amendment لیکن یہ جو ترمیم آئی ہے پہلی جو انہوں نے substantive motion move کی ہے کہ motion be taken into consideration اس کی amendment کے طور

پر چونکہ move ہو سکتی ہے کہ It should be referred to the Standing Committee۔

جناب چیئرمین۔ نہیں تو پھر وہ کب ہو گا یہ Circulated for eliciting public

-opinion

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ وہ سر ترمیم کے ساتھ۔

as an amendment to the main motion.

جناب چیئرمین۔ یہ دیکھ لیں ناں تا کہ procedure صحیح ہو سکے۔

Rule 88 reads that on the day for which a Bill is set down under the Rule 87 or on any subsequent day to which the matter might have been adjourned the member incharge

ممبر انچارج تو آپ نہیں ہیں۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ نہیں سر آگے پڑھیں ناں۔

If the member incharge moves that the Bill be taken into consideration, any member may move as an amendment.

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے تو اس میں آتا ہے that it may be referred to the

Select Committee

جناب آفتاب احمد شیخ۔ ہے ناں سر آگے ہے۔

جناب چیئرمین۔ آگے ہے Circulated for eliciting public

opinion

جناب آفتاب احمد شیخ۔ دونوں ہیں سر۔

جناب چیئرمین۔ تو بھنڈر صاحب اس کا کیا کیا جانے؟ شیخ صاحب آپ بھی ذرا گائیڈ

کریں ناں ان چیزوں پر کہ کس طرح کریں۔

شیخ احمد رفیق۔ میرے خیال میں ان کو بحث کر لینے دیں۔ جو پہلے move ہونی

ہے پہلے اس پر آپ پوچھ لیں۔ If that is carried it will become redundant۔۔۔

Mr. Chairman: The other will become redundant.

Sheikh Rafique Ahmed : Yes, redundant.

جناب چیئرمین۔ تو پہلے take up والی circulation for public opinion کر لیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ وہ کر لیں جی۔

جناب چیئرمین۔ اس میں آپ کی ترامیم تو نہیں ہے ناں جی۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جی اس میں میری نہیں ہے۔

پروفیسر خورشید احمد۔ جناب چیئرمین۔ قاعدے کے مطابق تو بونے کا موقع دیا جانا

پائیے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں پھر لیا ہو جائے گا۔ اقبال حیدر صاحب بتائیں ناں کہاں پر ہے

Syed Iqbal Haider: Sir, the rules under which it has been moved relate to under the chapter and heading "Bill originating in the Senate", Page 37, Part I. The motion has been moved under Rule 88.

Mr. Chairman: Correct.

Syed Iqbal Haider: And the rules relating to a business is part III, Bills originating in the Assembly and transmitted to the Senate and if you kindly peruse these rules from 108 till 117 there is not a single rule which may authorise it to be referred for eliciting public opinion.

Mr. Chairman: I think *prima facie* what the Law Minister is saying seems to be correct.

لیکن یہ motion ہو سکتا ہے۔ m کا یہ ہو سکتا ہے۔ لیکن eliciting public opinion والا کون سا ہے یعنی جو آپ نے move کیا ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ میں نے ۸۸ کے تحت دو move کئے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ ۸۸ کے تحت نہیں آ سکتا کیونکہ ۸۸ جو ہے وہ ہے those Bills which originate in the Senate یہ جو شروع ہوتا ہے page 48 Bills originating eliciting public opinion اس میں یہ in the Assembly and transmitted to the Senate والی بات نہیں ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ نمبر ۲ موٹن جو میرا ہے be referred to the Committee

جناب چیئرمین۔ ہاں وہ ٹھیک ہے۔ وہ تو ۱۱۱ کے تحت آتا ہے standing committee والا۔

جناب آفتاب احمد۔ اس میں دونوں motion move کئے ہیں میں نے۔

جناب چیئرمین۔ نہیں let us be clear پہلا آپ move کر سکتے ہیں کہ نہیں دوسرا تو ٹھیک ہے۔ دوسرا تو آتا ہے۔

جناب آفتاب احمد شیخ۔ سر میری submission یہ ہے کہ یہ chapter جس کو انہوں نے refer کیا ہے۔

This Bill falls within the chapter that the Bill has originally originated in National Assembly has not been considered by this House as upper House, this is true, but when Rule 111 comes to my rescue..

جناب چیئرمین۔ نہیں اس کا مطلب یہ ہے کہ

are you considering that the motion where you ask for circulation for public opinion that is not in order

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir because I think.....

Mr. Sartaj Aziz: Sir, read 112

Mr. Chairman: 112. On the day on which the Bill as result of any of

the motion Rule 88 or on completion of the action and Rule 111.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Yes Sir.

جناب چیئر مین - کیوں جناب Law Minister صاحب۔

Syed Iqbal Haider: As a result of any of the motion of Rule 88 or completion of the action under Rule 111 is fit for consideration but principles of the bill in general provision may be discussed but that details of the Bill shall not be discussed. It is not authorised, 'eliciting public opinion'.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, Rule 88 has been referred to.

جناب چیئر مین - جی 'وہ کیوں refer ہوا' یہ دیکھیں ناں۔

Syed Iqbal Haider: Sir, if the public opinion has already been received, as a result.

Prof. Khurshid Ahmed: Was it circulated for public opinion by the Assembly?

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Sir, let me read Rule 112. On the day on which the Bill, as a result of any of the motion under Rule 88 or on completion of the action under Rule 111, is fixed for consideration, the principles of the Bill and its general provisions may be discussed but the details of the Bill shall not be discussed further than is necessary to explain its principles.

Syed Iqbal Haider: It only authorises discussion on the principles.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: Bills passed by any House Bills originating in the Assembly and transmitted to the Senate, this is chapter...

جناب چیئر مین - ایسا کریں کہ اس میں تو کوئی جھگڑا نہیں ہے کہ Standing

Committee میں take up ہو سکتا ہے

سید اقبال حیدر۔ نہیں سر Standing Committee میں بھی نہیں ہو سکتا۔

Mr. Hussain Shah Rashidi: Other motions on which public opinion....

جناب چیئرمین۔ اس پر تھوڑا بھگڑا ہے۔ As I said that I have to hear more۔

arguments to finally decide لیکن جس پر بھگڑا نہیں ہے اسکو تو کریں۔

سید اقبال حیدر۔ اس بھگڑے کو solve کرنے کا just to save time ایک اور بھی

proposition ہے سر

if the Leader of the Opposition accepts that like we followed the procedure last week we may pass this Bill and refer these amendments for consideration to the same Committee headed by the Dr. Javaid Iqbal.

Mr. Aftab Ahmed Sheikh: We do not agree.

Syed Iqbal Haider: Sir, just to save time, because I am conscious of the time being 1.15pm and I think that the Leader of the Opposition should be inclined to accept it.

Mr. Chairman: To keep the procedure straight

فی الحال جس پر بھگڑا نہیں ہے وہ یہ ہے کہ motion move ہو سکتا ہے to refer it to the

'Standing Committee' اس پر بھی بھگڑا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ اس پر بھی بھگڑا ہے۔

جناب چیئرمین۔ کیا وہ تو ۱۱ کے تحت ہو سکتا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ سر ۱۱ کے تحت بھی نہیں ہو سکتا۔

جناب چیئرمین۔ کس طرح۔

Syed Iqbal Haider: Any member may move an amendment.

Mr. Chairman: That the Bill be referred to the Standing Committee.

So, the member is moving it, and can be referred to the Standing Committee.

جو پہلی والی بات ہے اس پر جھگڑا ہے let us keep that until I am clear in my mind کہ کیا کرنا ہے۔ اس میں clear ہے کہ Standing Committee کا motion ہو سکتا ہے۔

سید اقبال حیدر۔ میں یہ گزارش کر رہا ہوں کہ

instead of referring it to the Standing Committee a compromise formula I was trying to present but then it will lapse.

جناب چیئرمین۔ میری بات تو سنیں what I am trying to say is کہ کم از کم قانونی طور پر اس پر جھگڑا نہیں ہے تو یہ ہو سکتا ہے باقی جو ہے آپ آپس میں کریں یہ بعد کا مسئلہ ہے۔

Syed Iqbal Haider: But the Bill is lapsing today so it cannot be referred otherwise, legally it can be referred. Because if the Bill is not passed then the Bill will be a nullity in law. So you cannot refer it to the Standing Committee which is not in existence in the eye of law.

Mr. Chairman: You are referring it today, it exists today.

Mr. Chairman: It exists today.

Syed Iqbal Haider: Today it exists but when the Standing Committee may consider it. It will not be in existence. This is my handicap so my proposal, compromise formula, is that if the members feel very strongly about their amendments then I will prepare to concede that the Bill may be passed and their amendments may be referred to the same Committee which is headed by Dr Javed Iqbal and we can add couple of more members who are very keen by the

way, name of Mr. Awam was mentioned by me but it did not appear in the list of those members Sir, what will be the agreed amendments required to be made in the Bill, subsequently we will move an Official Bill to incorporate the agreed the amendments in the Bill and that commitment will be fully considered.

جناب چیئر مین۔ وہ آپ کی تجویز ہے۔ وہ آپ ان سے بات کر لیں۔

سید اقبال حیدر۔ میں نے بات کی ہے۔

جناب چیئر مین۔ لیکن کم از کم جو میری ذمہ داری ہے وہ یہ ہے کہ what do

I do?..... جی بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ دراصل ہم نے Rules of Procedures and

Parliamentary practice سے بہت کر ایک نئی تجویز اپنائی ہے اور جب بھی کوئی بل

آتا ہے۔ جناب فاضل وزیر قانون صاحب کہتے ہیں کہ اس کو اپنا لو۔ ہم نے ایک case کیا

do case کئے کہ ان میں ان کے بل lapse کر رہے تھے conceded۔ اب جناب یہ بات جو

ہے کہ سینٹ یہ طریقہ کار اختیار کر رہی ہے کہ بل تو پاس کر دے۔ بل کر پاس کر رہی ہے

amendments کو pending رکھ رہی ہے۔

جناب چیئر مین۔ یہ تو ان کی آپس کی بات ہے۔ مجھے قانون بتا دیں I how do

proceed?

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ اس کے لئے گزارش یہ ہے کہ جہاں تک تعلق ہے

that the motion should be taken into consideration and the matter be referred to

the Standing Committee وہ موشن تو آنے گی ان کی motion for amendment میں۔

اس پر بحث ہو گی۔ and that would be the first reading.

جناب چیئر مین۔ پھر اس پر آپ بول لیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جی میں اس پر عرض کرتا ہوں۔

سید اقبال حیدر۔ راجہ صاحب سے پوچھ لیں میں نے ان سے درخواست کی تھی۔

محرف رفیق احمد - میں نے ۴ بجے کے اجلاس میں دو دفعہ سحاش کی تھی۔ جب آپ ہوتے تو دیکھتے۔

جناب چیئرمین۔ جی بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا! میں مختصر طور پر اس موئن پر عرض کرنا چاہتا ہوں کہ پہلے سے دفعہ 131 موجود ہے۔ duplicate کی ضرورت نہیں ہے۔ دوسری بات جناب یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ بہت سے وسیع اختیارات دیئے گئے ہیں۔ اس لئے کمیشن کو دیکھنا ہو گا کہ اتنے وسیع اختیارات کہ دفعہ 100 کے اختیارات وہ بھی ان کو دے دیئے گئے ہیں۔ کیا دفعہ 100 کے اختیارات 'دفعہ 54 کے اختیارات' دفعہ 55 کے اختیارات 'دفعہ 102 اور 103 کے اختیارات' بھی ان کو دیئے جانے چاہیے؟ اور پھر کیا یہ آرمی آفیسرز کو دے دیئے جانے چاہیے یا بناب والا! کسی اور کو دے دیئے جانے چاہیے۔ یہ اختیارات چونکہ بہت وسیع ہیں۔ اس لئے میں یہ چاہتا ہوں کہ ان کی committee کی طرف سے ان کا examination کی سے ہو۔ اس نے کمیشن کی طرف refer ہونا چاہیے۔

جناب چیئرمین۔ جی اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ جناب یہ تمام وہ اختیارات ہیں جو کہ مئی یا جون 1992 میں نواز شریف صاحب کی حکومت نے آرمی کو دیئے تھے۔

Army operation was enforced by the then coalition Government of MQM and PML(N) and it is nothing new. On the one hand Sir, we want law and order and at the same time Sir, we are facing such organized trained terrorists who are equipped with the most sophisticated lethal weapons that ordinary policemen cannot counter them. Why did they enforce the Army Rule in Sindh? It was their Government Sir? The MQM was very much in power. PML(N) was very much in power. What were the circumstances that compelled them to impose army rule? The circumstances were that, many terrorists were so powerful and it was physically not possible to combat them through the ordinary police force. We are

only continuing the same laws, same powers what were conferred by them. Why should they object on it I fail to understand?. If it was so, inadvisable and undesirable then it should have been undesirable in 1992 and 1993. It was never considered undesirable in those days. Please we are talking of national interests. We want to restore sanity, peace and harmony in the society. It is not possible to counter and crush the organized terrorism of the ethnic forces and the sectarian forces which are determined and bent upon killing the Muslims of Pakistan in an ordinary course. It is a national issue. Please, I appeal to you that I am not being emotional. It is a national issue, it is a menace, it is a sense of insecurity faced by the people of Pakistan. For God sake rise above the political prejudices and polarisation and worked together to crush the terrorist, whether they are in the shape of any ethnic group or sectarian party. Let us work together, let us bring law and peace in our society. I beg of peace. We are all citizens of Pakistan. Your relations are also living here. My relations are also living here. I am under as much sense of insecurity as much you are in sense of insecurity. We have to provide the sense of security to the people of Pakistan. And for that reason we want to give this power and you have given those powers and on this plea, I want in the national interest that it should not be opposed. Thank you.

Mr. Chairman: Dr. Abdul Hayee Sahib.

میرا خیال یہ لیا ہو جائیگا۔

Mr. Chairman: It has been moved by Mr. Attab Ahmad Sheikh that the code of criminal procedure amendment Bill, 1994 as passed by the National Assembly, be referred to the Standing Committee.

سید اقبال حیدر۔ بل پاس کروادیں، لیڈر آف دی اپوزیشن سے بات کر لیں۔

It is physically impossible of implementation of this motion after today, this Bill..

he amendment was carried and referred to the Standing Committee)

جناب چیئرمین۔ میرے پاس جو ہے وہ میں نے کرنا ہے۔

Syed Iqbal Haider: It will be a redundant motion.

Mr. Chairman: Today it is not a redundant, tomorrow it might be.

پھر دیکھ لیں گے۔ میرے پاس تو ایک amendment آئی ہے۔

I have to put it to the House.

Syed Iqbal Haider: It will be an exercise in utility.

Mr. Chairman: I know, but what do I do?

Syed Iqbal Haider: If they want to indulge in an exercise....

جناب چیئرمین۔ مجھے تو بنائیں نا کہ میں کیا کروں۔ میرے سامنے تو اک

amendment ہے۔ I will put it 1 باقی کل کیا ہو گا وہ آپ جانیں اور لیڈر آف دی ہاؤس جانے۔

It has been moved by Mr. Aftab Ahmad Sheikh that the Code of Criminal Procedure Amendment Bill, 1994 as passed by the National Assembly be referred to the Standing Committee concerned for report within one month.

Mr. Chairman: Those in favour may stand in their seats. Let the staff count.

Those who are against may stand.

29 in favour of the amendment and 25 in against it. The amendment is carried.

So this stands referred to the Standing Committee. Next is item No.8.

THE PAKISTAN PENAL CODE (AMENDMENT) BILL, 1994.

Syed Iqbal Haider: Sir, with your permission, I move that the Bill further to amend the Pakistan Penal Code 1860, as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Mr. Chairman: So, it is proposed by Mr. Iqbal Haider, Law Minister, that the Bill further to amend the Pakistan Penal Code 1860 [The Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 1994], as passed by the National Assembly, be taken into consideration.

Yes Mr. Iqbal Haider Sahib.

Syed Iqbal Haider: Sir, This is a very simple and a non controversial Bill. With a view to provide the terrorists activities and acts of terrorism aimed at destabilising the Government of friendly countries and those who are in alliance with Pakistan for a peace are punished under the Laws of Pakistan. This is the basic object and then any person who will be involved in any terrorist activities against our friendly countries, will be punished. It will be an offence under section 125 and 126 of Pakistan Penal Code.

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: Sir, I may be allowed to move the amendment.

Mr. Chairman: Yes, Please

Ch. Muhammad Anwar Bhinder: I want to move Sir, that the Pakistan Penal Code (Amendment) Bill, 1994 as passed by the National Assembly, be referred to the Standing Committee concerned and to report within a month.

جناب چیئر مین۔ جی اس پر فرمائیں۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا اس قانون کے تحت جو ترمیم کی جا رہی ہے۔ وہ ترمیم یہ ہے کہ اگر کسی ملک کے خلاف جس کے ساتھ پاکستان کے ایسے تعلقات ہیں اگر کوئی Act of Terrorism ہو تو وہ بھی دفعہ ۱۲۵ کے تحت cover ہوگا۔ جناب والا میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ جو ترمیم کرنا چاہتے ہیں اس ایکٹ کی language ملاحظہ فرمائیں۔

"In section 125 after full stop at the end the following explanation shall be added namely, any act of terrorism committed to destabilise a foreign Government in alliance or at peace with Pakistan shall be within the meaning of this section."

اب Shall be with in the meaning of this section کا کیا مطلب ہے۔ یہ جرم تو بناتے نہیں۔ punish کرتے نہیں۔ پھر کہتے ہیں کہ یہ جرم بنے گا۔ جناب والا جب یہ جرم نہیں بنے گا۔ اس کو punish نہیں بنائیں گے۔ تو پھر کیسے اس کے متعلق بات کر سکیں گے۔
(وقفہ برائے اذان)

جناب چیئرمین۔ جناب انور بھنڈر صاحب۔

چوہدری محمد انور بھنڈر۔ جناب والا یہ عرض کر رہا تھا کہ دفعہ 125 کو ملاحظہ فرمائیں یہ کہتی ہے۔

That whoever wages war against the Government or any Asiatic power in alliance or at peace with Pakistan or attempts to wage such war or abets the waging of such war shall be punished with imprisonment to which fine may be added or with imprisonment of either description for a term which may extend to 7 years to which fine may be added or with fine.

اس پر جناب یہ سیکشن ختم ہو گیا اور یہ offence بھی بن گیا punishable بھی ہو گیا اور سزا بھی تجویز ہو گئی۔ اس کے آسے یہ explanation لگاتے ہیں۔ اور یہ explanation میں کہتے ہیں۔

Any act of terrorism committed to destabilize a foreign government in alliance or at peace with Pakistan, shall be within the meaning of this section, shall, what Sir, shall be within the meaning of this section

کہ اسکی تعریف میں آئے گا اس میں کیا تعریف میں آئے گا۔ Whether it will be an offence under this section, will it be an offence under this section, will it be an

exception under this section? language جو ہے۔ یہ اس کو جرم نہیں بناتی۔ یہ پہلے اس کو جرم بنائیں۔ پھر اس کو punishable بنائیں۔ تو پھر جناب والا ان کا یہ مقصد پورا ہوگا۔ یہ drafting جو ہے meaningless ہے۔ اس میں کوئی چیز واضح نہیں ہوتی۔ کہ کیا کسی دوست ممالک کے خلاف اگر کوئی اس قسم کی کارروائی کرتا ہے۔ تو وہ جرم ہوگا۔ اور جرم کی سزا کا مستوجب ہوگا۔ یہ چیزیں جناب نہیں۔ یہ کمیشن کو جانے۔ وہاں اس بل کی ابھی طرح چھان بین ہو اس کی ابھی طرح سے پڑتال ہو۔ وہ ترامیم suggest کریں۔ اور اس کو پہلے punishable بنائیں۔ پھر اس کی سزا تجویز کریں۔ shall be within the meaning of this section۔ تو کوئی مطلب نہیں۔ اور کوئی اس سے مقصد نہیں نکلتا۔ اس لئے جناب والا یہ کمیشن کو refer ہونا چاہیے۔ اس کی اگر اس طرح سے consideration کریں گے تو جو مقصد گورنمنٹ اس سے حل کرنا چاہتی ہے یا جو مقصد لینا چاہتی ہے۔ وہ اس سے پورا نہیں ہوگا۔ نہ یہ جرم بنے گا۔ نہ سزا ہو سکے گی۔ نہ اس کی سزا تجویز ہوتی ہے۔ اس لئے میں یہ گزارش کروں گا۔ کہ یہ بل کمیشن کو refer کیا جائے۔

جناب چیئرمین۔ جی جناب لاہنسر صاحب۔

Syed Iqbal Haider: Sir, with due respect and regard, I would just briefly say it is a misconceived plea that it is not being made into an offence or there is any ambiguity or vagueness in the proposed amendment. It is very categorical. Offence already exists under 125 and 126 of the Pakistan Penal Code, a new offence is being created that if any body who indulges in such kind of terrorism against a friendly state, it would be punishable under Section 125 and 126. There is no confusion in this regard. The apprehensions are not so well founded, Sir.

Mr. Chairman: So we will put the amendment to the vote of the House. It has been moved by Ch. Muhammad Anwar Bhinder that the Pakistan Penal Code (amendment) Bill, 1994, as passed by the National Assembly, be referred to the Standing Committee concerned for report within a month. All those who are in favour of amendment may say, Aye. All those against, may say No. Again I think, we will have to request and I am unable to really make out. All those in favour may stand.

نہیں قانون کیا کہتا ہے وہ دیکھ لیں۔ ابھی تو گنتی ہو رہی ہے۔ گنیں جی گنیں۔ وہ قانون ذرا دیکھ لیں کیا کہتا ہے۔

Please count, to this side and twenty eight in favour and twenty four against, the amendment is carried. So this stands referred to the Standing Committee.

Syed Iqbal Haider: For a futile pupose, the Bill will not exist in the eye of law tomorrow.

Mr. Chairman: Yes, Dr. Safdar Abbasi

ڈاکٹر صدر علی عباسی۔ میں اس ہاؤس کے ریکارڈ پر ایک بات لانا چاہوں گا کہ اس سے پہلے جو سی آر پی سی والا بل یہ گونٹ لا رہی تھی وہ پاکستان مسلم لیگ نواز گروپ اور اے این پی کی ہومسٹرک گونٹ تھی ان کا آرڈیننس تھا اسی آرڈیننس کو انہوں نے بل بننے سے روکنے کے لئے delayed tactics اختیار کی تھیں اور House of the۔ This should come on the record of the

جناب چیئر مین۔ وہ already Law Minister صاحب نے کہہ دیا ہے

Syed Iqbal Haider: I move, since there is no cooperation and since the Opposition is not willing to cooperate and have any kind of understanding and they have violated. I will say please, let me read and have satisfaction so that it may be brought on the record that the Opposition is opposed to any kind

cooperation in legislation and that is why I may read the remaining items on the agenda, let it be voted upon.

Mr. Chairman : And there is no remedy of it. Try and seek cooperation.

Syed Iqbal Haider: Sir, I met in your Chamber. I made a request.

(interruptions) which was given no respect by the Leader of the Opposition despite having agreed.

جناب چیئرمین۔ ملک صاحب، میرا خیال ہے آپ کو کچھ role play کرنا پڑے گا۔ راجہ صاحب کی بات سن لیں۔ پہلے ان کی بات سن لیں، پھر آپ کی سنتے ہیں، باری باری سنتے ہیں۔

راجہ محمد ظفر الحق - جناب چیئرمین کل سے پہلے جس قدر تجاویز Treasury benches کی طرف سے آئیں، ہم نے انہیں کھلے دل سے قبول کیا۔ اور آج بھی یہ کہہ رہے ہیں کبھی نہیں کیا۔ اور تمام بل جیسے جیسے کر کے in the national interest ہم نے پاس کئے ان کی amendment کے لئے کمیٹی بھی بنائی لیکن کل ہم نے صرف یہ چاہا کہ اجلاس بجانے شام کے صبح کر لیں، انہوں نے کہا قطعاً نہیں ہو سکتا۔ ہم کوئی dictation قبول نہیں کریں گے میں صرف یہ گزارش کرتا ہوں کہ میں نے اس وقت بھی ادب سے یہ گزارش کی کہ اگر ہمارے بغیر آپ یہ معاملہ آگے چلانا چاہتے ہیں تو آپ اپنا حق پورا کر لیں۔ آج انہوں نے اپنا حق پورا کیا ہے، اس سے اگر کوئی بل کمیٹی کو refer ہوتا ہے، یہ بھی procedure میں رکھا ہے، یہ طریقہ کار ہے۔ کیونکہ جیسے آپ نے arguments سنے ہیں اس میں یہ ہوا ہے کہ کسی کی language ٹھیک نہیں، کسی کا طریقہ کار درست نہیں، تو اس میں کیا برائی ہے کہ جو ایک سینیٹنگ کمیٹی اس معاملے کے لئے بنی ہوئی ہے اس کو بل ریفر کیا جائے۔ جب اپنی باری آتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ جی یہ اوپر سے نیچے، نیچے سے اوپر لے جائیں لیکن جب ہم کہتے ہیں کہ قانون کہتا ہے کہ بل سینیٹنگ کمیٹی کو ریفر ہو کیونکہ یہ legislation اور اس کی ساری drafting ہی غلط ہے تو اس میں کہتے ہیں جی یہ delay کر رہے ہیں ہماری بات نہیں مان رہے۔ اب بھی میں یہ کہتا ہوں باوجود

انکے کل کے اس قسم کے رویے کے ہم پھر بھی نیشنل انٹرسٹ کو ہی سامنے رکھیں گے۔ ہم کبھی ایسی بات نہیں کریں گے جس سے بلاوجہ کوئی delay کرنا مقصود ہو، بلاوجہ حکومت کو کوئی زچ کرنا مقصود ہو، قطعاً نہیں کریں گے لیکن اس حق سے ہمیں محروم نہیں کیا جاسکتا کہ اگر ہم یہ دل سے محسوس کریں کہ piece of legislation بالکل غلط ہے، اس کی drafting غلط ہے، اس کا طریقہ کار غلط ہے تو پھر بھی ہم گونگے بہرے ہو کر یہاں بیٹھے رہیں ایسا تو نہیں ہونا چاہیئے۔ اس لئے۔۔۔۔۔ (مداخلت)۔۔۔۔۔ یہ کوئی طریقہ ہے۔ یہ میں سمجھتا ہوں کہا اگر یہ اپنا رویہ درست رکھیں تو حکومت کے لئے بہت ساری مشکلات کم ہو سکتی ہیں۔ قومی سطح پر ہر معاملے میں لیکن ایسا نہیں ہوتا۔ اب بھی ہم یہ کہتے ہیں کہ کوئی اگر فارمولا نکالتے ہیں لیڈر آف دی ہاؤس موجود ہیں باقی سنجیدہ لوگ موجود ہیں کیا یہ ضروری ہے کہ صرف انہی لوگوں کے ذریعے negotiate کیا جائے جو negotiation کے معنی ہی نہیں سمجھتے۔ اس کی spirit ہی نہیں سمجھتے۔ وہ اس کو اپنے ذہن میں لا ہی نہیں سکتے۔ ایک آدمی جو ساری زندگی ایوزیشن میں رہا ہے (اس کی مثال وہی کہ جیسے ایک شخص) ship wreck ہو کر کسی جزیرے میں پہنچا تو کسی نے اس کو بچا کر بٹھایا تو اس نے کہا یہاں کوئی گورنمنٹ ہے اس نے کہا کیا کرو گے۔ اس نے کہا میں ایوزیشن کا آدمی ہوں۔ بعض دفعہ تو ایسا طریقہ بھی ہو جاتا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ افہام و تفہیم اچھی چیز ہے اس میں رخصت نہ ڈالا کریں۔ اس میں آپ کا نقصان بھی ہوگا، قوم کا نقصان بھی ہوگا۔ ایسا نہ کریں۔ ہم خود آپ سے گزارش کرتے ہیں کہ ان معاملات کو افہام و تفہیم سے ہی طے کریں۔

(مداخلت)

جناب چیئرمین۔ پہلے ملک قاسم صاحب کی بات سن لیں۔ ملک قاسم صاحب۔

Malik Muhammad Qasim: Sir, I was not here yesterday, I can't say about that but at least I was here today. And I was in your Chamber sir, and we all, myself, the Law Minister, Raja sahib as well as Chaudhry sahib were there and we had, I appreciate what Raja sahib is saying, if there is any hinderance from his point of view that certain legal thing is not being done or there is anything else drafting etc., etc. I am not saying that the drafting is wrong,

I am not saying that the other things which Raja sahib has alleged with regard to the Bill or his allegations are correct. I am only saying this thing that this is the Upper House, we know that what is happening in the Parliament, in the National Assembly and even in the Joint Session here. There was a lot of hue and cry from both the sides, I would say. But today it hurts me that today we came to an understanding that if the Law Minister agrees that from next sitting that is from Sunday onwards, it was demanded that it should be from Monday but he went to the extent and he said that even from Sunday I will do whatever has been demanded by the Opposition with regard to resolutions or debate on sectarianism. On other issues, he conceded that all those five days would be completely given to the opposition for that purpose and it was agreed that as far as these two Bills are concerned and it was agreed in the interest of the State and in the interest of the nation that because they are lapsing, therefore, they will be taken up today and if there is nothing much wrong with them that will be accepted and there will not be any hinderance to the passage of these two Bills. It hurts me, Sir, if we make such commitments on very small issues, it is a very petty matter that a certain understanding has been reached between the Opposition and the Government that this thing is to be done and these Bills, very small Bills, have to be passed, then if we go back from that commitment, well, it hurts me but it definitely shows that we cannot, even if we come to an understanding on big issues, if there is no confidence amongst ourselves, if we don't, whatever commitment we make, if we don't fulfil that, if we have not fulfilled any commitment I apologize on behalf of this (Government) side but if we have been fulfilling the commitments and if a commitment has been made by the Leader of the Opposition, by a very important person from the Opposition

the Leader of the Opposition, by a very important person from the Opposition side Ch. Shujaat Hussain and you were there, Sir, you saw, if you heard it yourself. This commitment was made and we were prepared to fulfil that commitment..... (interruptions)

Malik Muhammad Qasim: No, you Mr. Chairman judge it yourself, I won't say, I won't go into any controversy, you were there yourself.

Mr. Chairman: My interest is that for the future running of this House if the two can come to an understanding,

- عیسیٰ

Malik Muhammad Qasim: We should, I would say, we should. It does not matter if these two Bills go to the Standing Committee but the bigger thing, bigger issue is something else. Sir, the bigger issue is that what was happening in the country, you know it and I also know it. You are seeing what you read. The bigger issue is something else, Sir. The bigger issue is that what is happening in the country, you know it and I also know it. You are seeing what you read in the newspapers. Let us forget the allegations which we make against each other. If anybody is killed, it is not that the country does not suffer, the country suffers, whether it is your government or whether it is our government. If anything goes wrong in the country or in any province, whosoever government it may be or whosoever may be sitting in the Opposition. Actually, it is the nation and the country which suffers and if we make commitment, we suppose it to be the highest thing in this country. We suppose to be the representatives of the people. We are representatives of the people, if we make a commitment and then we don't fulfil it, Sir, it reflects upon us and the nation

suffers. Let me tell you because we will not be able to create confidence at least I want confidence amongst ourselves, I want consensus amongst ourselves. Let us sport each other on principles but for God's sake let us have if we have an understanding, if we have a consensus and this country can not be run without consensus. It is a fact of life. Let us start honouring this country, I am not blaming you, I am blaming myself also and let us get together and if we are making fun on such smaller issues, then Sir, we are not fit enough to run this country, whether we are in the Opposition or whether we are in the Government.

Therefore, I beg of you, therefore, I beg of this side also and I beg of you that at least on such small matters, if we come to an understanding, we must stick to our understanding, we must stick to our words, we must stick to everything, we still stick to it that in the next five days, Sir, we will give them whatever was committed by the Law Minister. It shall be fulfilled and you can have the debate on whatever those issues at that time were discussed. That is all I have to say, Sir.

جناب چیئرمین۔ راجہ محمد ظفر الحق صاحب۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ جناب چیئرمین مجھے افسوس ہے کہ ملک قاسم صاحب نے ایسی بات کہی ہے جس کی ان سے مجھے توقع نہیں تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ کل ہماری غیر حاضری میں شام کو اجلاس ہوا اور مجھے یہ بھی بتایا گیا کہ یہاں بعض ارکان نے یہ تجویز بھی کیا اور جو ریکارڈ پر موجود ہے، آج اپوزیشن موجود نہیں لہذا ٹیمپلٹیشن ہی کر لی جائے۔ یعنی جس طریقے سے فیشنل اسمبلی میں اپوزیشن کی غیر حاضری میں بے شمار بل پاس کرتے گئے تھے یکطرفہ طور پر without consideration اسی طریقے سے اس ہاؤس میں بھی یہ کارروائی دہرائی جائے۔ لیکن اس پر اتفاق نہ ہو سکا۔ لہذا دو تقاریر کروائی گئیں۔ میرا خیال یہ تھا کہ ایسا وہ نہیں کریں گے۔ وہ co-operation اور افہام و تفہیم کے معاملے کے اوپر ہی چنے کی کوشش کریں گے کیونکہ اس

میں سبھی کا قائد ہے۔ آج صبح آپ نے مجھے ٹیلیفون کیا کہ اس معاملے میں کل جو بد مزگی ہوئی ہے اسے رفع کرنا چاہئے۔ آپ نے مجھے اپنے جمیبر میں دعوت دی۔ میں اور چوہدری شجاعت صاحب وہاں موجود تھے۔ اور لائسنس بھی آگئے اور ملک قاسم صاحب بھی اتفاق سے تشریف لے آئے کیونکہ کل یہ یہاں نہیں تھے۔ اور انہوں نے یہ کہا کہ وہ لاہور سے سیدھے یہاں آگئے ہیں۔ اس لیے یہ تجویز ہوا کہ آج کیا کرنا ہے اور انہوں نے کہا کہ چونکہ یہ بل lapse ہو رہے ہیں لہذا یہ بل پہلے consider کئے جائیں۔ اور جو debate ہے کراچی کی situation کے اوپر sectarianism کے اوپر وہ آئندہ پورا ہفتہ اس کی لئے دیا جائے۔ یہ بل آج consider کئے جائیں۔ بعینہ میں وہ لحاظ استعمال کر رہا ہوں۔ اسی لیے آج وہ بل یہاں consider ہونے شروع ہوئے اور بل کی consideration کے دوران امداد علی اعوان صاحب نے لائسنس صاحب کو approach کیا۔ اور کہا کہ کیا یہ تجویز مناسب نہیں کہ جس طرح مسئلے کمیشن بنائی گئی تھی باقی بلوں کے معاملے میں ایسی ہی بنائی جائے۔ پھر وہ میرے پاس آئے کیونکہ اس معاملے میں کوئی اور بات نہیں ہوئی تھی ماسوائے اس بات کے کہ پہلے یہ بل consider کر لئے جائیں کیونکہ یہ بل order of the day میں بھی نیچے ہیں۔ lower priority پر تھے۔ اور مخدوم شہاب الدین صاحب کا Nationalization of Banks Bill کی امینڈمنٹ جو تھی وہ مسئلے نمبر پر تھی۔ تو ہم نے کہا کہ ہم اتفاق کرتے ہیں کہ اگر آپ یہ بل پہلے consider کروانا چاہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اور یہی صبح یہاں کھڑے ہو کر بھی میں نے کہا اور اسی طریقہ سے ہوا لیکن اگر کوئی یہ کہے کہ یہ understanding آپ دیں کہ آپ بغیر consideration کے ان کی amendments پر بات کئے بغیر بل کے merits کو دیکھے بغیر ان کی language کو دیکھے بغیر محض اس لئے کہ یہ بل lapse ہو رہے ہیں اس پاس کر دیں تو یہ اندھے کی لالچی قانون میں نہیں چل سکتی۔ نہ ایسا ہونا چاہئے وہ بھی میرے ساتھ اتفاق کریں گے۔ اس لیے اگر اقبال حیدر صاحب آئندہ co-operation چاہیے ہیں تو انہیں اپنا معاملہ بھی straight رکھنا چاہئے۔ انہیں کل بھی اس بات کا احساس کرنا چاہئے تھا جیسا آج صبح رفیق صاحب نے کھڑے ہو کر یہ کہا کہ میں سہارن کرتا ہوں۔ میں نے ان سے یہی گزارش کی کہ یہی سہارن آپ ان سے کل بھی کرتے۔ تاکہ یہ ماحول خراب نہ ہوتا۔ آج ہم نے consideration کیلئے agree کیا۔ بل consider ہوئے۔ بل ہاؤس کی property تھے۔ ہاؤس نے اپنا حق استعمال کیا اس میں کسی کو کوئی رنجیدگی نہیں ہونی چاہئے۔

کسی کو کوئی شک نہیں ہونا چاہیے۔ لیکن جس معاملے میں ہم اطلاق کریں گے جو commitment دریں سے اسے انشاء اللہ تعالیٰ پورا کریں گے باوجود اس بات کے کہ وہ نہ بھی پورا کریں۔۔۔۔۔ کیونکہ ہم یہ سمجھتے ہیں کہ اس سارے ملک کا نظام صرف ایک آدمی کی غلط پالیسی کی وجہ سے خراب نہیں ہونا چاہیے۔ میں نے پہلے بھی یہ کہا ہے کہ ان میں کچھ سنجیدہ لوگ بھی تو ہیں۔ وہ اس معاملے میں آگے آ سکتے ہیں۔ وہ اس معاملے کو بہتر طریقے سے سلجھا بھی سکتے ہیں۔ یہ معاملہ نہیں ہے کشمیر کمیشن کا معاملہ ہے۔ باقی معاملات ہیں۔ اس لئے میں یہ گزارش کروں گا کہ جو سنجیدہ لوگ ہیں۔۔۔۔۔ اب ایک صاحب ہیں وزیر صاحب ہیں ہر وزیر کا معاملہ وہ اپنے اوپر اٹھا لیتے ہیں۔ دن میں دس بار آپ کو کہتے ہیں کہ آپ سمجھ ہی نہیں سکتے میری بات کو۔ ادھر سے کوئی کھڑا ہوتا ہے تو اسے بھی کہتا ہے کہ تمہیں سمجھ ہی نہیں ہے۔ تو یہ کوئی language ہے۔

co-operation حاصل کرنے کی تو اس لئے میں نہیں سمجھتا کہ یہ سارا

سے 'اخلاق سے' اور سنجیدگی سے جاری ہیں نہیں ' ان میں بہت اچھے اچھے لوگ ہیں ان کے ساتھ پہلی دفعہ اتفاق ہوا ہے ۔ ہم لوگ کوئی کہاں سے آیا کوئی کہاں سے آیا لیکن یہ بات ان کی وجہ سے ان کے ساتھ بات چیت کرنے کی وجہ سے ان کیلئے دل میں احترام بھیجے اور ہم اس احترام کو قائم رکھنا چاہتے ہیں ۔ اس لئے یہ معاملہ اگر آئندہ بھی چلتا ہے تو باہمی احترام اور افہام و تفہیم سے چل سکتا ہے اس طرح نہیں چل سکتا جس طرح کل چلایا گیا۔

جناب چیمبرمین - ملک صاحب پہلے بات کریں پھر آپ - کیونکہ وہ der of the

House ہیں۔ میں باقیوں کو بھی وقت دوں گا۔ ملک صاحب۔

Malik Muhammad Qasim: Mr. Chairman, sir, I would not take more than one minute.

جناب چئیرمین۔ ملک صاحب کی بات سن لیں۔

Malik Muhammad Qasim: Sir, I just want to keep the record straight.

مقاومت سے ہی بات چلتی ہے۔ میں اس کو کوئی deny نہیں کرتا چاہتا۔ لیکن میں صرف اتنا کہتا چاہتا ہوں کہ صرف consideration کی بات نہیں ہونی تھی

Kindly listen to me, Raja Sahib. I did not speak a word when you were speaking. The point is that Syed Iqbal Haider said that because it is an old Ordinance and an old Bill and this has lapsed and it was issued by the previous government and there is no controversy in it, therefore, it was agreed upon that this Bill will be seen, it shall be compared with the Ordinance which was passed by the previous government and if it is the same and there is no difference, we shall support it. This was the understanding. I don't say that. The gentlemen, whether they sit on this side or on that side can differ with me or differ with Raja Sahib. I do not deny that but this was the understanding atleast amongst us.

کہ اگر اس میں فرق کوئی نہیں ہوگا تو ضرور اسکو کیا جائے گا۔ So we must keep that in mind

راجہ محمد ظفر الحق۔ Consider کیا جائے گا۔

ملک محمد قاسم۔ نہیں میری بات سنیں۔ ایسی بات نہیں ہے۔ اور پھر ہم کیوں مت

کر رہے تھے۔۔۔

(مدانت)

ملک محمد قاسم۔ اگر نہیں ہے تو آپ کہتے کہ وہ بل اور Ordinance نہیں ہے وہ

بل نہیں ہے اسے ہم یہ نہیں کرتے وہ اور چیز ہے۔ وہ اسکو دیکھ لیں حاتم کو کر لیں صبح کر لیں کل کر لیں۔

I just want to keep the record straight. I just want to say that this was, Ch. Shujat is sitting there, ask him to contradict me, if he had not said

کہ میں اس کو دیکھوں گا

because it was passed when he was the Minister, that it would be passed. It is such a small matter why should I tell a wrong thing.

Raja Muhammad Zafar-ul-Haq: It is not a small matter.

Malik Muhammad Qasim: No, the point is, I have always said that these are too small matters on which we should score points against each other. It is a fact that we agree that if it is the same verbatim as it was in that Ordinance which was brought into force by the previous government, if it is just like that, then the Bill would be supported by you. Ch. Shujat said that.

چوہدری شجاعت حسین۔ میں personal explanation پر بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب چیئرمین۔ چوہدری شجاعت حسین صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ جناب والا، یہ باتیں جو وہاں پر ہوئی ہیں ملک صاحب ایک طرف بیٹھے ہوئے تھے راجہ صاحب دوسری طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ میں آپ کو بتا دوں آپ بھی تعریف فرماتے تھے لیکن آپ باتوں میں مصروف تھے ہم آپس میں باتیں کر رہے تھے۔ وہاں پر میں نے کہا کہ اس وقت ان حالات کو دیکھتے ہوئے law and order کو درست کرنے کے لئے بل ہم لائے تھے۔ لیکن ہمیں ڈر ہے ہمیں شک ہے کہ اب یہ چیزیں بدل چکی ہوں گی اس لئے یہ لازم ہے کہ سارا بل یا سارا آرڈیننس جو ہے وہ ہمیں دیا جائے اس کے اوپر ہم دیکھیں کہ آیا وہ وہی ہے یا اس میں کوئی تبدیلی کی گئی ہے یا اس میں کوئی چیز ہے اور وہ consideration میں آنے لے۔ لیکن ہم نے کہا کہ آپ اسے ہمیں دے دیں۔ وہ راجہ صاحب کو ابھی انہوں نے provide کیا۔ نہ میں نے دیکھا ہے کیونکہ وہ بل اس وقت پیش ہوا تھا جب میں Interior Minister تھا۔ تو یہ بل سارا consider کیا جائے گا۔ باقی دوستوں کو بھی دکھائیں گے کہ آیا یہ وہی چیزیں ہیں یا نہیں۔ لیکن میں یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ یہاں ریکارڈ درست کرنے کی بات ہوئی تو جو آرڈیننس اس وقت لائے تھے وہ ایک مخصوص حالات کے لئے جب ہم لے کر آئے تو اس کے نتائج نکلے اب ہمیں شک ہے کہ یہ جو بل ہے یہ پاس کرانے کے بعد یہ وہی کرنا چاہتے ہیں۔ اختیارات کوئی فوج کے پاس یا ریجنرز کے پاس نہیں اس وقت وہاں پر پولیس کے اختیارات پاس اس طرح کے ہیں کہ ریجنرز اور فوج کو بدنام کرنے کے لئے وہ جاتے ہیں لوگوں کو پکڑتے ہیں اور اس کے بعد پولیس کے حوالے کرتے ہیں اور پولیس والے لینا دینا کر کے ان کو چھوڑ دیتے ہیں۔ یہ تمام چیزیں ہیں جناب والا، یہ بل سینڈنگ کمیٹی کے پاس چلا گیا تو اس کو اچھے طریقہ

سے دکھا جانے کا اور ان تمام چیزوں کو بھی دکھا جانے کا جو اس میں قیادتیں ہیں جس وجہ سے اب تک فوج بھی بدنام ہو رہی ہے رنجرز بھی بدنام ہو رہی ہے دوسری ایجنسیاں بھی بدنام ہو رہی ہیں تو بہتر ہے یہ اچھی بات ہے کہ یہ سینیٹنگ کمیٹی کے پاس گیا ہے۔

جناب چیئر مین۔ ٹھیک ہے گنجی صاحب کی بھی بات سن لیں۔

جناب منظور احمد گنجی۔ جناب والا 'میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں۔ یہ سینیٹنگ کمیٹی میں گیا یقیناً وہ procedure کا ایک حصہ بھی ہے اور بعض اوقات سینیٹنگ کمیٹی میں بھی جاتے ہیں Joint Session بھی ہو سکتا ہے۔ میں ذرا ایک وضاحت کرنا چاہوں گا مجھے افسوس ہے کہ لیڈر آف دی اپوزیشن نے کہا کہ کل یہاں پر جب کارروائی شروع ہوئی تو بہت سے ممبروں نے ان کے مطابق بہت سے ممبروں نے کہا کہ legislation کی جانے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ ایک ممبر نے۔

جناب منظور احمد گنجی۔ میں جناب والا کہتا ہوں انہوں نے ایک کی بات نہیں کی۔ انہوں نے کہا بعض ممبروں نے۔

راجہ محمد ظفر الحق۔ ایک کہا ہے۔

جناب منظور احمد گنجی۔ مجھے کہنے دیں۔ میں نے آپ کو interrupt نہیں کیا۔ جناب والا 'میں آپ سے بات کر رہا ہوں۔ جناب والا 'کل یہ ہوا۔ کل کا واقعہ آپ کو پتہ ہے کہ Chair نے ruling دی کہ debate چونکہ ہونی ہے اس لئے خام کو ہم دوبارہ سینٹ کا سیشن رکھیں گے۔ اس میں مجھے افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ راجہ صاحب جیسے Seasoned Politician اٹھ کے کھڑے ہوئے اور انہوں نے جس جذباتی پن کا مظاہرہ کیا 'انہوں نے یہ کہا کہ جی چیئر پرسن میں آگئی ہے اور ہم اس فیصلے کو قبول نہیں کرتے اور یہ تمام باتیں کہیں جو میں سمجھتا ہوں کہ ان کے خایاں خان نہیں تھیں۔ میں نے راجہ صاحب کو پہلی مرتبہ اس رویے میں دکھا کہ جو چیز کی روننگ ان کے حق میں جاتی ہے تو اس پر تو واہ واہ کرتے ہیں اور جب چیز کی روننگ ان کے خلاف چلی جائے تو وہاں پر Protest کرتے ہیں اور ایسا رویہ اختیار کرتے ہیں جو ان کو نہیں کرنا چاہیے۔ جناب والا 'کل ہوا یہ کہ باقاعدہ یہاں پر ایک کمیٹی بنائی گئی۔ اس کمیٹی کو بھیجا گیا راجہ صاحب چونکہ دستیاب نہیں تھے تو ہم دوسرے ساتھیوں کے پاس گئے

کہ آپ لوگ آجائیں اور جو بھی فیصلہ ہو گا یہاں ہم کرنے کو تیار ہیں۔ لیکن جو مجھے Information ملی ہے وہ یہ تھی کہ وہ آنا نہیں چاہتے۔ پھر ہم نے یہ فیصلہ کیا کہ ایک دو تقاریر ہوں گی اس کے بعد ہم باقی کارروائی اس لئے نہیں کریں گے کیوں کہ ایوزیشن موجود نہیں ہے اور ہم اس Precedent کو اختیار نہیں کرنا چاہتے جو دوسرے باؤسز میں ہوتے ہیں۔ ہم افہام و تفہیم کے ساتھ دونوں مل کے Legislation کریں گے یہ سب کچھ ہوا لیکن راجہ صاحب نے باؤس کے اجتماعی فیصلہ کو تسلیم نہ کیا کہ Legislation کی جانے۔ مگر راجہ صاحب کو کسی نے بتایا ہے تو بالکل غلط بیانی کی ہے اس نے اور میں سمجھتا ہوں کہ اس نے ایوزیشن اور ٹریڈی بینجز کے درمیان ایک فلیج حاصل کرنے کا طریقہ اختیار کیا ہے۔

جناب چیئرمین۔ چوہدری شجاعت حسین صاحب۔

چوہدری شجاعت حسین۔ ملک صاحب آخر میں جو بات کر رہے تھے میں اس کی وضاحت کرنا چاہتا تھا۔ میں جناب والا حلقہ یہ بات کہنے کے لئے تیار ہوں کہ راجہ ظفر الحق نے بطور لیڈر آف دی ایوزیشن پاس کروانے کا نہیں کہا تھا۔ بات یہی ضرور ہوتی تھی۔ میں نے کہا تھا راجہ صاحب یہ بل چونکہ میرے وقت میں پیش ہوا تھا اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اس بل کو آپ دیکھ لیں اور یہ اچھی بات ہے کہ کوئی ایسی چیز سامنے آئے جس سے لا اینڈ آرڈر درست ہو سکے۔ لیکن راجہ صاحب نے قطعاً یہ نہیں کہا تھا کہ ہاں ٹھیک ہے میں بل پاس کر دوں گا۔

جناب چیئرمین۔ جناب احتیاق اعظم صاحب۔

سید اشتیاق اعظم۔ جناب والا اس بات کا خاص طور پر ذکر کیا گیا کہ میاں نواز شریف کے زمانے میں یہ چیزیں ہوتی تھیں۔ میں یہاں سب کے سامنے دہرانا چاہتا ہوں کہ چوہدری خاں علی خان نے اور غلام حیدر وائیں شہید نے کئی بار جو کچھ کراچی میں ہو رہا تھا اس کی مذمت اور مخالفت کی تھی۔ اگر وہ نواز شریف صاحب کے ساتھی نہیں تھے تو پھر اور کون تھے؟

جناب چیئرمین۔ عبدالرحیم مندوخیل صاحب۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ جناب والا سینٹ میں جو بل قومی اسمبلی کی

طرف سے آتے ہیں یہ ایک پریکٹس بن گئی ہے گورنمنٹ نے سینٹ کو paralyse کیا ہے کہ

یہاں بل آ جاتے ہیں اور آپ کو یاد ہو گا کہ اس سیشن میں جو بھی بل آیا ہے اور جو منظور ہوئے ان کا ایک Argument یہ تھا کہ یہ آج Lapse ہو رہے ہیں۔ اب اگر یہ Lapse ہو رہے ہیں اور ہم نے ایسے ہی انہیں منظور کرنا ہے تو جناب والا اس کی ذمہ داری کس کی ہے؟ ہم یہ کہتے ہیں کہ بہت صحیح بات ہے جناب والا کہ اس میں جو کچھ ہمارا حق ہے ہم اس کو استعمال کریں۔

جناب چیئرمین۔ ٹھیک ہے۔

جناب عبدالرحیم خان مندوخیل۔ دوسری بات جناب والا گورنٹ والے یہ کہتے

ہیں کہ یہاں اپوزیشن نے کل جو رویہ اختیار کیا جناب والا اپوزیشن نے قومی اسمبلی میں بائیکاٹ کیا ہوا تھا اور یہ تمام بل وہ ہیں جو اس بائیکاٹ کے دوران انہوں نے ایسے ہی پاس کروانے تھے۔ اب کل کی بات ہے جناب وزیر قانون نے جو رویہ اختیار کیا وہ یہ ہے جناب کہ جو اہم مسائل ہیں ملک کے وہ تمام کے سیشن میں۔ اب یہ کوئی طریقہ ہے کہ ایک پروپیگنڈہ کا ایک ذریعہ بناتے ہیں اس بات کو کہ اپوزیشن والے نہیں آتے ہم تمام کے سیشن میں وہ رکھیں گے اور جو بل ہیں وہ صبح کے سیشن میں رکھیں گے۔ تو یہ بات جو ہے یہ بذات خود ایک قسم کا ناباؤ پروپیگنڈہ کرنا ہے۔ اپوزیشن کو بدنام کرنے کا ایک ذریعہ ہے جو یہ بناتے ہیں۔ تمام دن جب یہاں پارلیمنٹ میں ہم کام کرتے ہیں اس کے بعد کیا آپ نے کسی ایک دن دو ٹائم پر سیشن رکھا۔ آپ نے صرف یہ کہا اس مسئلے کو ابھانے کے لئے کہ وہ بل پہلے منظور کرو، Lapse ہو رہے ہیں اور باقی چیزیں جس کو ہم اہمیت نہیں دیتے یعنی یہ گورنٹ والے ان کو کیا اور وقت لے لیں تو یہ جو طریقہ ہے آپ کا یہ طریقہ یہ سب مل کر یہ چیزیں لائی جائیں گی بل بھی آئیں گے اور یہ دوسری چیزیں بھی ہوں گی لیکن بل میں یہ خیال رکھنا ہو گا کہ آپ قومی اسمبلی سے پاس کروا کر یہاں رکھیں اور آپ اندازہ لگائیں جناب والا ایک علیحدہ کمیٹی ہم نے بنائی ہوئی ہے کہ بل لے آؤ ہم اس کا جائزہ لیں گے پھر اس کو ایوان میں لے آئیں گے پھر اس پر ہم بات کریں گے بعد میں گورنٹ والے کوئی بات نہیں کریں گے وہ صرف ایک راجہ صاحب کی طرف سے اپوزیشن کی طرف سے غیر ضروری رعایت انہوں نے دی۔ ایک کلواگرام یاڈیزہ کلواگرام افون پر موت کی سزا لیکن راجہ صاحب نے ان کو ایک رعایت دی اور ہم نے بل یہاں منقطع طور پر منظور کیا۔ تو میری عرض یہ ہے جناب والا کہ یہاں بدوز کرنے کا کبھی ہم آپ کو

موقع نہیں دیں گے۔ کیونکہ آپ کو رول کے مطابق چننا پڑے گا سینٹ میں جو رول ہوں گے
چیزیں اس کے مطابق رونگ دیں گے۔ اس کے مطابق جائیں گے۔ ایسا نہیں ہو گا کہ۔۔۔۔۔

جناب چیئرمین۔ بنی ٹھیک ہے جی آپ تشریف رکھیں۔ جی ڈاکٹر عبدالحئی صاحب۔
آپ کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالحئی بلوچ۔ جناب چیئرمین صاحب شکریہ۔ یہ جو کل سے صورت حال
ہمارے اس معزز ایوان میں پیش ہوئی ہے۔ اور آج بھی کچھ صورت حال اس طرح سے نظر آ رہی
ہے کہ اپوزیشن اور گورنمنٹ کے درمیان روابط کی کمی سمجھیں یا تعاون کی طرف جو اشارے ہیں وہ
کم نظر آتے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو کل کا افسوس ناک واقعہ ہوا ہے وہ مناسب نہیں ہے
اس معزز ایوان میں۔ اور آج تھوڑی بہت دوری نظر آتی ہے۔ اس کو بھی اس معزز ایوان میں
نہیں ہونا چاہیے۔ یہ ایک تاریخی حقیقت ہے کہ ہمارے ملک کے نظام میں جمہوریت اور جمہوری
عقیدے اس کی اشد ضرورت ہے اس ملک کے عوام کو اس کے لیے ہم سب ہنگ و دوگرد رہے ہیں۔
ابھی تک ان مراحل سے گزر رہے ہیں۔ اور یہ تاریخی حقیقت ہے کہ ہمارے ملک کا زیادہ وقت غیر
جمہوری قوتوں کا رہا ہے اور غیر جمہوری قوتوں کی وجہ سے ان کی باقیات بھی ہمارے نگھے میں
بہت ہیں۔ ہمارے ملک کے ذمے ہیں ان ایوانوں کے ذمے ہیں۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ یہ جو
مشکلات اور مسائل ہمیں درپیش ہیں بالخصوص سیاست کے حوالے سے سیاست میں ہماری مہارت
رہنمائی کی جو کمی ہے۔ حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے درمیان یہ مشکلات تاریخی طور پر ہمیں
ورثے میں ملی ہیں۔ یہ غیر جمہوری حکومتوں کی وجہ ہے کیونکہ ملک میں زیادہ عرصہ غیر جمہوری
قوتیں اقتدار میں رہی ہیں انہوں نے ہمارے لئے کوئی اچھی روایت نہیں بھجوزی۔ جس کی وجہ سے
۸۸ سے ۸۵ سے غیر پارٹی بنیاد پر جو اسمبلی بنی ۸۵ میں یا ۸۸ میں پھر وہاں جماعتی سیاست آئی
تو ۸۸ میں چلتے تو یہ تھا کہ وہ سیاسی قوتیں چاہے وہ حزب اقتدار میں ہیں یا حزب اختلاف میں
دونوں کو رہنمائی کا مظاہرہ کرنا چاہیے تھا بدقسمتی ہمارے ہاں یہ ہے کہ ایک روایت بن چکی ہے
کہ سیاست میں ہر ایک کی غلط روایت ہے کہ حزب اقتدار میں اگر کوئی آتا ہے تو دوسرے کا ضرور
یہ فرض بن گیا ہے یعنی حزب اختلاف کا کہ وہ ان کو جتنا جلدی اور جتنے کم عرصے میں اقتدار
سے دور کر سکتے ہیں کریں یہ اس کو اپنی کامیابی اور اپنی فتح سمجھتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے دنیا

کے اس مہذب معاشرے میں یہ دونوں جمہوریت کے اہم ستون پیسے ہیں ایک ہی گاڑی کے دو پہیئے حزب اختلاف اور حزب اقتدار - جو آج حزب اختلاف میں ہے وہ کل حزب اقتدار میں بھی جاسکتا ہے - حزب اقتدار اور حزب اختلاف یہ دونوں ضروری ہیں جمہوری اداروں کے لئے میں سمجھتا ہوں کہ ہم سب کو سارے ملک کے عوام کو اور دونوں معزز ایوانوں کو قومی اسمبلی کو اور سینٹ کو سیاست کے لیے یہ ضرور ملے کرنا ہے ہمیں مل کر اس مسئلے کو حل کرنا ہے اور خاص طور پر جو یہ ایوان بالا ہے یہ سب سے بڑا ایوان ہے معزز ایوان ہے سنجیدہ ایوان ہے یہاں بڑے اچھے سنجیدہ لوگ ہیں بڑے اچھے مقرر لوگ ہیں - ہم سمجھتے ہیں کہ ایوان بالا کو پیش رفت کرنی چاہیئے - اور ہمیں یہ ثبوت دینا چاہیئے اپنے سیاسی عمل کے حوالے سے کہ ہمیں ہر صورت میں اس ملک کے اندر جمہوریت کو مستحکم کرنا ہے - اور قانون کی بالا دستی کو اس ملک میں لانا ہے - کیونکہ قانون میں حزب اقتدار اور حزب اختلاف سب یکساں نظر آئیں تو کافی حد تک حزب اختلاف کی یہ شکایت دور ہو جائے گی - اور بالخصوص ملک کی ترقی اور خوشحالی میں حزب اختلاف کو اس طرح سے شامل کیا جائے - Victimization کا یہ جو سلسلہ ہے یہ جو کردار کشی کا سلسلہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ ایوان کے اندر یا ایوان سے باہر تمام سیاستدانوں کو اس کی حوصلہ شکنی کرنی چاہیئے - سیاست اس ملک کی ایک ایسی ضرورت ہے کہ آپ اس کے بغیر ملک کے اندر کوئی مناسب تبدیلی نہیں لا سکتے - میں سمجھتا ہوں جتنا اس ملک کو سیاسی عمل اور سیاست کی ضرورت ہے ایک جمہوری نظام کی ضرورت ہے پارلیمانی نظام کی ضرورت ہے - صحیح معانی میں وفاقی نظام کی ضرورت جتنی ہمارے اس غریب ملک کو ہے کسی کو شاید نہیں - ایک ضرورت ہے ہمارے ملک کی -

میں اس سلسلے میں یہی عرض کروں گا کہ سینٹ کے ایوان بالا کی حیثیت سے اس مسئلے پر حزب اقتدار اور حزب اختلاف دونوں کو مکمل تعاون کرنا چاہیئے - تمام اہم قومی معاملات پر اور قانون سازی کے مسئلے پر ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا چاہیئے - اگر گورنمنٹ کوئی ایسا قانون لارسی ہے جو عوام کے مفاد میں نہیں ہے تو اس کے لئے میں حکومت کو بھی کہتا ہوں کہ جناب والا - آپ مہربانی کریں - یہ جو آخری وقت پر لے آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ lapse ہو رہا ہے - ہماری سمجھ میں یہ نہیں آیا - اتنا بڑا عرصہ آپ کے پاس ہے ، آپ مہربانی کریں جو بھی آپ کے ایسے ضروری بل ہیں ان کو وقت سے پہلے لائیں تاکہ حزب اختلاف اس کو سمجھے سوچے اور اس پر بات کرے یہ جائز شکایت ہے حزب اختلاف کی کہ قومی اسمبلی سے جو بھی آنے اور

ہم اس پر ٹھپہ لگائیں، یہ حزب اختلاف والے جائز بات کرتے ہیں۔ آپ اس کو پہلے لاؤ، وقت سے پہلے لاؤ، کمیٹی دیکھے، دوسرے لوگ دیکھیں، ممبران اس پر ہوئیں۔ اسے کوئی سیاست کا بھی طریقہ کار ہے۔ بھئی وقت پر لائیں تاکہ lapse نہ ہو۔ یہ تو آپ کے ہاتھ میں ہے۔ قانون کا جو ٹکڑہ ہے اس کا کام ہے کہ وہ پہلے لانے، اسمبلی میں یا یہاں فلور پر۔ اس پر بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ میں اس گزارش کے ساتھ آخر میں یہ عرض کروں گا کہ حزب اختلاف اور حزب اقتدار اس ٹکڑے کے اندر شیج منوں میں جمواری اقدار کے لئے، خدا کے لئے تعاون کریں اور شیج منوں میں عوام کے مفاد میں قانون سازی کریں۔

جناب چیئرمین۔ شکریہ۔ بنی اقبال حیدر صاحب۔

سید اقبال حیدر۔ کیر پینے سے کوئی فائدہ نہیں۔ جب co-operation کا وقت تھا تو اس وقت میرے بلوچستان سے معزز رکن جو ابھی بات کر رہے تھے ان تک نے عدم co-operation کیا۔ سر یہ resolution جو آج آپ نے پاس کیا ہے اس کی کیا اہمیت ہے، کیا مقصد serve کرے گا، کیا purpose serve کرے گا۔ کیونکہ بل جو ہے قانون کی نگاہ میں اب وہ exist ہی نہیں کرے گا کل صبح سے

It was only an objective to retard and prevent legislation through this House and nothing else and Sir, these Bills are on the Orders of the Day from 14th July. This House had started from 14th July. I had put all these Bills on the Orders of the Day. So, the allegations that why were these Bills not brought before is not correct, because they were much on the Orders of the Day.

Mr. Chairman: Iqbal Haider Sahib, if they were on the agenda from 14th of July,....

تو اس کو تو آج ۱۴ دن ہونے ہیں۔ تو یہ باقی وقت کیسے خانہ ہوا؟

Syed Iqbal Haider: I tell you, very simply. Everyday we have not been able to..... (interruption)

Syed Iqbal Haider: The number of working hours have been very small. Sir, throughout this week we have sit fully, even last week.

جناب چیئرمین۔ یہ تو ۹ دن ہوتا ہے ہر روز۔

سید اقبال حیدر۔ میں جانتا ہوں Sit اس میں اس سے پہلے جو تھا National Assembly کا Session چل رہا تھا بجٹ سیشن سے پہلے سینٹ کا سیشن تھا۔ اس میں بھی ہم نے سات بل پاس کئے تھے جتنے ہم کر سکے تھے اس کے بعد بجٹ سیشن تھا۔ ۲۸ مئی کو سینٹ کا سیشن ختم ہوا تھا اور ۲ جون سے نیشنل اسمبلی کا سیشن شروع ہو گیا تھا۔ اس کے بعد جون ۲۸ جون کو نیشنل اسمبلی کا سیشن ختم ہوا ہے اس کے بعد ۱۴ جولائی کو یہ آ گیا ہے۔ ۱۴ جولائی سے daily آ رہا ہے۔ پچھلے ہفتے بھی میں نے لیڈر آف اپوزیشن سے بڑی دست بستہ درخواست کی تھی کہ روزانہ اجلاس رکھ لیں انہوں نے کہا کہ نہیں اقبال ہمارا پارٹی فیصلہ نہیں ہوا۔ تو انہوں نے میری درخواست کے باوجود روزانہ اجلاس سے اجتناب کیا۔ اب وہ کیر پیٹنے سے کوئی فائدہ نہیں

let us see if the Leader of the Opposition, I hope, would keep this word in future. I would appreciate it.

جناب چیئرمین۔ اس میں اقبال حیدر صاحب one thing I want to point out کہ جب یہ اسجینڈا آیا ہے حکومت کی جانب سے اس وقت حکومت کا اپنا منصوبہ روز اجلاس کا نہیں تھا۔ یہ تو بعد میں آپ نے کوشش کی۔

سید اقبال حیدر۔ پچھلے ہفتے بھی ہم بیٹھے ہیں۔

جناب چیئرمین۔ پروفیسر خورشید احمد۔

پروفیسر خورشید احمد۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہاؤس کا موڈ یہ ہے کہ میں اجلاس برخاست کرنے کی درخواست کروں۔

جناب چیئرمین۔ راشد سی صاحب کچھ کہنا چاہتے ہیں۔

جناب حسین شاہ راشدی۔ نہیں جناب میں کچھ نہیں کہتا۔

جناب چیئرمین۔ اتوار کو کتنے بجے رکھنا ہے۔

So the House is adjourned to meet again on Sunday, at 4 p.m.

[The House then adjourned to meet at four in the evening on Sunday, 31 July, 1994].